يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا

برہان الشیعہ

یعنی

ردِ بہتان الشیعہ باقوال مذہب سنیہ

حصہ اول

مؤلفہ جناب حکیم ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر جعفری اثنا عشری
کربلائی جھنگ سیالوی سابق حنفی سنی
مصنف ثبوت نبوت و ثبوت خلافت انوار الائمہ و تحفہ نورانی و آئینہ مذہب سنی وغیرہ

اعلان

چونکہ کتاب بہتان الشیعہ سے پنجاب کی نہری آبادی میں عوام ناواقف زمینداروں میں بدظنی اور مذہب شیعہ سے نفرت پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ اس لئے یہ جواب بغرض رفاہِ اہل اسلام شائع کیا جاتا ہے تاکہ حق اور باطل میں شناخت ہو سکے۔ ورنہ جواب تو خود مؤلف ملاں صاحب نے اپنی کتاب میں جابجا دیا ہے منصف مزاج و محققین غور سے ملاحظہ فرماویں

مصدقہ:- جناب رئیس الواعظین عمدۃ المتکلمین زبدۃ العارفین مولانا سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سنبڑواری جناب عمدۃ المتکلمین و فخر المناظرین جناب حکیم و مولوی و حافظ علی محمد صاحب سکنہ چنڈ بھروانہ و جناب افلاطون دوران۔ وارسطو زمان حامی دین متین محب آلِ یاسین جناب مولانا مولوی حکیم امیر الدین صاحب نمبردار و رئیس چک جلال الدین تھوکھر جھنگ

جسکو منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی نے چھپوا کر شائع کیا
(پبلک پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپی)

نذر

یہ چند اوراق میں جناب فیضمآب معلی القاب عمدۃ المتکلمین و فخر الواعظین حامئ دین سید المرسلین سیادت پناہ سیدنا و مولانا مولوی محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری لاہور کی خدمت بابرکت میں پیش کر کے نذر کرتا ہوں۔ کہ جناب ممدوح ہمیشہ اعانت و حمایت و اشاعت مذہب امامیہ اثنا عشریہ میں تن من دھن سے مصروف رہتے ہیں اور جناب ہی کے مواعظ حسنہ و خوش بیانی سے پنجاب میں مذہب حقہ کو ترقی ہوئی ہے اور مومنین جھنگ پر ان کی خاص عنایت و شفقت ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ
از جھنگ سیال

نوٹ

عمدۃ المتکلمین۔ رئیس الواعظین۔ زبدۃ العارفین جناب مولانا مولوی سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری نے اپنی مہربانی سے کتاب ہذا کے تمام حقوق ہم کو عنایت فرما دئے ہیں۔ لہذا التماس ہے کہ اس کتاب کے چھاپنے کا کوئی اور صاحب قصد نہ کرے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اٹھائے گا۔

المـــلتمس
مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ و آلہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین - الرحمٰن الرحیم - مالک یوم الدین والعاقبۃ للمتقین والجنۃ للمطیعین والنار للمعاندین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ وصیہ وخلیفتہ ووزیرہ ومشیرہ سیدنا امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب وآلہ الطیبین الطاہرین المطہرین الصابرین الشاکرین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہم اجمعین الی یوم الدین -

امابعد قال اللہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے اور دین اسلام کا دارومدار توحید و رسالت پر ہے۔ اور علت غائی بنی نوع انسان صرف معرفت توحید کا علم ہے۔ وہی دین سب سے اکمل اعلیٰ و افضل ہے جس میں توحید باری تعالیٰ کامل ہے۔ یہی روح مذہب ہے جس مذہب میں تعلیم توحید ناقص ہے۔ اسیقدر وہ مذہب ناقص ہے جس مذہب میں جس درجہ کا شائبہ شرک ہوگا۔ اسی درجہ کا وہ مذہب ناقص ہوگا اور جہاں صریح شرک ہوگا وہ بالصراحتہ باطل ہوگا۔ اصل اصول مذہب کامل توحید ہے اور وہی دلیل حقانیت ہے اور حقیقی و سچا موحد و مومن کامل توحید وہ شخص ہے جو توحید فی الذات توحید فی الصفات توحید فی العبادہ اور توحید فی الطاعۃ کا قائل و عامل ہو اسلام کے سوائے جتنے غیر مذاہب ہیں۔ ان میں توحید کے یہ چاروں مراتب نہیں پائے جاتے۔ لوگ خدا پرستی کو چھوڑ کر آتش پرست۔ قبر پرست۔ گنگا پرست۔ جمنا پرست۔ اوہام پرست۔ بت پرست۔ ہیاکل پرست۔ گوسالہ پرست۔ ستارہ پرست۔ تثلیث پرست۔ مادہ پرست۔ قدماء ثلاثہ پرست طاغوت پرست اور شیطان پرست بن رہے ہیں جو دین توحید کی کامل تعلیم دینے آیا ہے اور جو مکمل علم توحید لایا ہے۔ وہ دین محمدی ہے جو دین اسلام کی آخری اور مکمل صورت ہے۔ اور جس شان اور جس آن بان سے توحید کی تعلیم دین محمدی صلعم نے دی ہے۔ اس کی مثال اس سے پہلے کسی دین میں

ہرگز نہیں ملتی جس شان سے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کامل توحید معرفت الوہیت و الوہیت عظمت و جلالت کو بیان کرتا ہے۔ اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ اس قرآن شریف سے کامل توحید فطرت انسانی کے موافق بجلی کی طرح چمک اٹھی۔ اور آفتاب توحید نے کوہ صفا سے طلوع کرتی ہے تمام دنیا جہان کو نورانی شعاعوں سے منور کر دیا۔ بعد ظلمات کفر و شرک کو دور کرکے کلمہ لا الہ الا اللہ کا ڈنکا بجا دیا ؎

چمکا ہے جب جہاں میں ستارہ محمدی — لاکھوں ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

اسی توحیدی مشن اور معرفت و حقانیت اسلام کی اشاعت و تبلیغ و ہدایت کیواسطے ماموریں من اللہ بارہ آئمہ اطہار آل سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان نبوی صلعم سے منصوص ہو کر بنی امیہ و بنی عباس کی جابرانہ و ظالمانہ سلطنت میں مبعوث ہوتے رہے اور ان برائی نام مسلمانوں کو اصلی اسلام پر لاتے رہے۔ جن مومنین نے انکی اطاعت و تابعداری کر لی تو وہ شیعاں و تابعداران و موحدین مخلصین کہلائی۔ اور جن لوگوں نے اپنی قیاس و اجتہاد و رائے کو مقدم سمجھا اور من گھڑت مسائل و فقہ مخالف کتاب اللہ و سنت و فرمان آئمۃ الہدیٰ لوگوں میں پھیلائے اور بادشاہوں کی خوشامد میں حب و لالچ و طمع دنیاوی سے حسب خواہش سلاطین فتوے جاری کئے اور ایک نیا اسلام جاری کر دیا۔ وہ سنی مشہور ہوئے۔ زمانہ گواہی دیتا ہے اور تمام خونی تواریخ اسلام شاہد ہیں۔ کہ مسلمانوں نے ہر ایک سلطنت میں ان سادات کرام کی توہین کی ان کو ایذا پہنچائی۔ انکو شہید کیا۔ انکے فرمان کو چھوڑ کر اپنے مصنوعی مسائل جاری کر دیئے بناوٹی احادیث پر عمل ہونے لگا۔ اور مسلمانوں نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور کتاب اللہ و سنت سے منہ موڑ دیا۔ محدثین نے احادیث و روایات مخالفین سادات عظام سے درج کر دیں لیکن پاک و مقدس زاہد و عابد و واقفان علوم لدنی سے کوئی حدیث بھی نہ لی اور نہ ہی ان کو مستند سمجھا۔ باوجود محاسن جمیلہ اور مآثر جمیلہ کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو حضرت بخاری اور انکے شیخ یحییٰ بن سعید وقعت کی نگاہوں سے دیکھنا پسند نہ فرماتے تھے اور انکو محبوب نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے امام جعفر صادقؑ کی روایت اور حدیث کو گوساری

امت نے قابل حجت سمجھا ہے۔ مگر امام بخاری کے نزدیک حضرت امام علیہ السلام کی مرویات مستند نہیں (تصحیح سادق صفحہ) یہی وجہ ہے کہ بخاری و دیگر محدثین و مفسرین و مجتہدین نے ان بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی مخالفت میں اسلام کی لٹیا ڈبو دی اور شریعت اسلام میں وہ شرمناک مسائل جاری کر دیئے جیسے مسلمان غیر مذاہب کے روبرو ہرگز منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ نہ ان کتب سنیہ میں شان توحید الوہیت نہ شان نبوت نہ عزت صحابہ اور نہ ہی صفت امہات المومنین نہ طہارت نہ عبادت۔ فقط اسلام کا نام ہی نام ہے۔ جب تک اہلسنت کی یہ کتابیں موجود ہیں مسلمان ہرگز حقیقی راہ نجات و صراط مستقیم نہیں پا سکتے۔ اس پر طرہ یہ بناوٹی مسائل اور اپنی دوڑ۔ عقل نہ فطرت فقہ کو چھپانے کی خاطر اور اجماع۔ اپنی دولت و ثروت کو قائم رکھنے کے واسطے سنی ملا مولوی صاحبان حقیقی موحدین مومنین سے ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں ہر ایک ضلع۔ ہر ایک گاؤں۔ ہر ایک ضلع میں شور و شر۔ فتنہ و فساد۔ مچاتے رہتے ہیں۔ اور سنی شیعہ کا جھگڑا اٹھا کر مسلمانوں میں نفرت پھیلاتے پھرتی ہیں۔ اشتہارات رسالہ جات۔ کتب و پمفلٹ میں جھوٹے قصے اور افسانے اور موضوعات روایات لکھ کر مسلمانوں کو بہکاتے ہیں اور غلط امن نہیں ہونے دیتے۔ آج تک سنی مسلمانوں کی طرف سے برخلاف مذہب شیعہ جتنی کتابیں و رسالے چھپ چکے ہیں سب میں کتمان حق۔ کذب افتراء پرانے دیرینہ بوسیدہ اعتراضات گالی گلوچ۔ سب و شتم بد تہذیبی کے سوا کچھ بھی نہیں دنیا انکے مکر و فریب چالبازی کو سمجھ گئی ہے اور امن و شانتی کے زمانہ میں روزانہ مسلمان مذہب سنی حنفی کو چھوڑ کر اہلحدیث و مرزائی ہوتے جاتے ہیں۔ آخر کو حقیقی مذہب شیعہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مذہب شیعہ نے ہر ایک رسالہ و کتاب مخالف کا جواب باصواب دیا ہے مگر ہماری کسی کتاب کا اہلسنت والجماعت نے جواب دیا اور نہ ہی وہ قیامت تک جواب لکھ سکیں گے۔ مجھے چند احباب نے فرمائش کی۔ کہ میں بہتان الشیعہ مولفہ میاں احمد دین صاحب کھرل کا جواب لکھوں تاکہ مسلمان حق اور باطل میں تمیز کر سکیں۔ اس لئے اس کا جواب لکھ کر منصف ناظرین پر اس کا فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

(ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ)

یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برہان الشیعہ رد بہتان الشیعہ

۱۔ بہتان ملا رسول خدا نے فرمایا تھا کہ میری امت کا آخر زمانہ میں تہتر فرقہ ہوگا۔ ان میں سے ایک بہشتی ہوگا۔ اور باقی تہتر دوزخی ہونگے ابتدا اسلام کے بعد خلفاء کے آخر زمانہ میں دو فرقے ظہور میں آئے اول اہلسنت والجماعت سوم شیعہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں اپنے آپ کو شیعہ علیؑ کے لقب سے مشہور کرنے لگے (بہتان الشیعہ حصہ اول صفحہ ۶ تمہید) (فرقہ ناجیہ کون ہے)

الجواب حسب فرمان جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت میں سے ایک ہی فرقہ بہشتی وہ ہے جس کے واسطے حدیث ثقلین معیار صداقت ہے جو اطاعت و محبت و ولایت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عین فرض جانتا ہے۔ جو اسلام ایمان۔ نجات و مغفرت کیواسطے محبت اہلبیت ایک کسوٹی ہے۔ اور آیہ ولایت اللہ کے گروہ۔ ناجی فرقہ کا پتہ دیتی ہے۔

آیت ولائیت۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ۔ والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الذکوٰۃ وھم راکعون (پ ۶۔ مائدہ ع ۱۳ رکوع) تحقیق تمہارا والی اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ مومن ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں صدقہ دیتے ہیں۔

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون (پ ۶ المائدہ ع ۷) ترجمہ اور جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ اور مومنوں کا دوست دار ولایت کرکے ہوکر رہیگا۔ پس اللہ کے گروہ کا بول بالا ہے۔ وہ کون مومنین اللہ کا گروہ ہیں

جن سے تولا کرنا ذات پاک پروردگار نے فرض کر دیا ہے۔

شانِ نزول تمام علمار اہلسنت اسپر متفق ہیں کہ یہ آیت شریف جناب امیرالمومنین علی المرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نازل ہوئی۔ جب کہ انہوں نے مسجد نبوی میں ایک سائل کو انگوٹھی خیرات کر دی (حدیث التفاسیر صث ۱۱۶ تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲ صث ۲۹۳ ۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صث ۱۱۸ ۔ ثعلبی۔ تفسیر قادری جلد اول صث ۲۳۳ ۔ کشاف ابن جریر۔ خازن۔ فتح البیان حقانی۔ روح المعانی۔ معالم التنزیل ثبوت خلافت ۲۱۔ پس قرآن شریف کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ اس حزب اللہ کے گروہ کے سردار جناب امیرؑ ہیں۔ اور اس آیت شریف پر سوائے خاندان نبوت و اہلبیت رسالت کے اور کسی اصحاب نے عمل نہیں کر دکھایا۔ اس فرقہ ناجی اور حزب اللہ کے تمسک و تولا و متابعت کیواسطے جناب رسول اللہ صلعم کے فرمان موجود ہیں۔ اور وہ بمنزلہ نفس علی ہیں۔ و اٰتاکم الرسول فخذوہ کا حکم صاف موجود ہے۔

۱۔ **حدیث ثقلین** ۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یوماً فینا خطیبا بماءٍ یدعیٰ خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الھدیٰ والنور فخذوہ بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واھلبیتی اذکرکم اللہ فی اھلبیتی اذکرکم اللہ فی اھلبیتی (رواہ مسلم مشکوۃ باب مناقب اہلبیت النبیؐ صث ۴۰۵)

ترجمہ۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہمارے درمیان ایک پانی پر جس کا نام خم (غدیر) درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور لوگوں کو پند و نصیحت فرمائی پھر فرمایا۔ لوگو میں تمہاری طرح آدمی ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فرشتہ میرے پاس آوے اور میں اسکو قبول کروں اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اول ان میں سے قرآن شریف ہے کہ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور جنگل یا رو یں صحابہ کو اللہ کی کتاب پر ابھارا۔ اور رغبت

دلائی پھر فرمایا دوسرے بھاری چیز میرے اہلبیت ہیں۔ میں تم کو حق اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میں تم کو اہلبیت کے حق میں اللہ کے تیئں یاد دلاتا ہوں۔

۲۔حدیث ثقلین۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی (رواہ الترمذی مشکوٰۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبیؐ ص۵۶۹) ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو عرفہ کے دن حجتہ الوداع میں انکی اپنی اونٹنی قصوا پر سوار خطبہ پڑھتے دیکھا۔ سو میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے۔ اے لوگو میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو پکڑو گے تو گمراہ نہ ہوگے ایک تو اللہ کی کتاب ہے۔ دوسری میری آل اولاد اہلبیت۔

۳۔حدیث ثقلین۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھلبیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (رواہ الترمذی جلد ۲ ص۵۹۱ ومشکوٰۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبی ص۵۶۹) ترجمہ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم اس کے ساتھ تمسک کروگے۔ تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے۔ ایک لمبی رسی آسمان سے زمین تک ہے۔ اور میری عترت اہلبیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ پس نظر کرو کیونکر ان دونوں چیزوں کی خبرداری کرتے ہو۔ (میرے بعد ان کے حقوق کی کیا رعایت کرتے ہو۔

ب۔ امام احمد حنبل کی روایت میں بجائے ثقلین کے لفظ خلیفتین آیا ہے (درمنثور جلد ۲ ص۶۰)

۴۔ حدیث سفینہ۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ۔ سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (رواہ احمد مشکوۃ باب مناقب اہلبیت النبی صـ ۵۲۳) ترجمہ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ درآنحالیکہ وہ خانہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے۔ فرمایا سنا میں نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے آگاہ رہو میری اہلبیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی سے ہے۔ جو کوئی اس میں سوار ہوا۔ نجات پاگیا۔ اور جس نے منہ موڑا ہلاک ہوکر مرا۔

۵۔ حدیث امارت۔ وان تومروا علیًا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیًا مھدیًا یاخذ بکم الطریق المستقیم (رواہ احمد مشکوۃ۔ باب مناقب العشرۃ صـ ۵۰۴) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم علیؑ کو امیر بناؤگے۔ لیکن میں گمان نہیں کرتا کہ تم اس کو امیر بناؤگے۔ اس کو علیؑ کو پاؤگے راہ راست دکھانیوالا کو سیدھے راستہ کی طرف لے جاویگا۔

۶۔ حدیث الحق۔ رحم اللہ علیًا اللھم ادر الحق معہ حیث دار (رواہ الترمذی باب مناقب علیؑ جلد دوم صـ ۵۷۶ مشکوۃ باب مناقب العشرہ صـ ۵۰۴) ترجمہ اللہ تعالی علیؑ پر رحمت کرے پاک پروردگارا۔ حق کو اس طرف پھیر جسطرف کہ علی علیہ السلام ہوں۔ پس آیات بینات اور احادیث سرورکائنات صلعم سے ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ اور بہشتی گروہ وہ ہے۔ جو اللہ تعالی کی کتاب اور اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار وتابعدار اور متمسک ہے اور جو مقدمات دینی اور احکام شرعی میں ان ہردو کے مخالف ہے وہ عقیدۃً عملاً وعقلاً باطل اور غیر معتبر ہے اور جس نے ان دونوں سے انکار کیا۔ گمراہ اور دین سے خارج ہے۔ یہی راہ نجات وصراط مستقیم کی کسوٹی ومحک ہے۔ دیکھو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح اپنے اہلبیتؑ کیساتھ تمسک اور انکے اقتدا کی تاکید فرمائی تھی اور انکے کیا کیا حقوق اپنی امت پر ظاہر کردیئے تھے اور قرآن کے سمجھانے کے لئے اہلبیتؑ کو مفسر ومبین مقرر فرمایا مگر افسوس ہے کہ امت نے اہلبیت رسول

اللہ کو تکلیف و ایذا پہنچانی اور انکے احکام سے روگردانی کا نام اسلام سمجھا۔ کیا حدیث ثقلین کا یہی مطلب سمجھا کہ جناب علی علیہ السلام سے مخالفت جناب سیدہ معصومہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے مخاصمت حسنین الشریفین سے عداوت کریں اور اہلبیت رسالت کو ستائیں۔ بچوں کو قطرۂ آب سے ترسائیں۔ انکے خیمے جلائیں۔ اور ہر زمانہ میں سادات کرام کو تکالیف پہنچائیں اور آئمہ اطہار کو زہر دے کر شہید کرائیں اور مذہب اسلام میں بدعات جاری کر کے مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم اپنے قیاس و اجتہاد سے چار مذاہب بنائیں حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی جھگڑا او ہی اور اہلحدیث۔ مرزائی۔ قادیانی۔ وہابی۔ چشتی صوفی نام رکھا۔ کیا یہی وصایائے نبوی پر عمل ہے۔ بولو! آج دنیا میں سوائے مذہب امامیہ شیعہ اثناعشریہ کے کون مذہب و فرقہ ہے۔ جو اہلبیت نبوت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام و فرمان کی پیروی کرتا ہو۔ کون مذہب ہے جو بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم کو اپنے امام۔ پیشوا و لیڈر جانتا ہو۔ وہ کون مذہب ہے جسکے مسائل موافق کتاب اللہ و سنت۔ و فطرۃ و سائنس کے ہوں وہ کون فرقہ ہے جس کے رہبر اور ہادی پاک و مقدس معصوم۔ عابد۔ زاہد۔ متقی و پرہیزگار سب علماء عالم سے زیادہ عالم محدث و مفسر و فقیہ و واقف علوم لدنی ہوں اور جنکا سلسلہ حسب و نسب اور جنکے علوم ظاہری و باطنی جناب رسول اللہ صلعم تک پہنچتے ہوں۔ آؤ مسلمانو! تم مذہب امامیہ کی توحید۔ شان رسالت و امامت اصول و فروع سے مقابلہ کرو۔ یہی معیار صداقت یہی محک دیانت ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تمہاری محدثین و مفسرین نے بہت کم روایات اولاد سرور کائنات صلعم سے لی ہیں کیا وہ قابل اخذ روایات نہ تھی یا تمہارے عوام الناس یا مجتہدین سے علم و فضل میں کم تھے بلکہ ابتدا ہی سے بجائے نصرت اور رفاقت کے انحراف اور بغاوت کی [illegible] تھی۔ قیامت تو یہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم سے جدا ہوتی ہے انکی ودیعت اور امانت میں خیانت کی نگاہیں پڑنے لگیں۔ اور مسلمانوں نے عصا موسوی کے حبل متین کو چھوڑ کر سحر سامری کی وہ رسیاں ہاتھ میں لیں جنہوں نے دائرہ عظمت اہلبیت رسالت کو اس کے مرکز سے ہٹا کر مشرق سے مغرب

میں پہنچا دیا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مطلع صبح نبوت پر شام ظلمت کا دمدار ستارہ نمودار ہوگیا۔ یعنی نیابت نبوت کے مقدس مسند پر خاندان بنی اُمیہ کے خبیث ممبر یزید و مروان جلوس کر کے دودمان مصطفوی کے دشمنوں کا مقصد دلی پورا ہوگیا۔ زیادہ تر لطف کی بات یہ کہ سنی مسلمانوں نے دنیاوی عزت طمع و لالچ میں آکر بارہ آئمہ اطہار اولاد سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے خلفاء اثنا عشر منصوص علیہم میں معاویہ۔ یزید اور مروانی اولاد کو داخل کر دیا۔ اور مسلمانوں کو ہمیشہ ان انوار مقدسہ سے منحرف رکھا۔ اور شیعان آئمہ اطہار علیہم السلام کو روافض کا خطاب دیکر ہمیشہ انسے بائیکاٹ کیا۔

الف۔ اور سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل نعمان بن ثابت کوفی کو امام اعظم کا خطاب دیا۔ حیوۃ الحیوان دمیری اور دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ ابن شبرمہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ ایکدن ہم اور ابوحنیفہ (نعمان بن ثابت کوفی) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے ابوحنیفہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بزرگ فقیہ عراق ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید یہ نعمان بن ثابت ہیں۔ جو امور دین میں قیاس کو دخل دیتے ہیں۔ ابوحنیفہ نے کہا اصلحک اللہ بیشک میں ہی نعمان بن ثابت ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور امور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ کرو۔ کیونکہ جس نے پہلے ایسا کیا وہ ابلیس ہے یعنی بمقابلہ حکم الٰہی یہ کیا کہ مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پس اس نے اپنی قیاس میں خطا کی اور گمراہ ہوا۔

(ب) امام جعفر صادقؑ نے ابوحنیفہ صاحب سے سوال کیا۔ کہ تم اس محرم کے باب میں کیا فتوے دیتے ہو جس نے ہرن کے وہ دانت جنکو رباعیات کہتے ہیں۔ توڑ ڈالے ہوں۔ ابوحنیفہ نے کہا اے فرزند رسول اللہ صلعم اسبارہ میں جو حکم شریعت ہے۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تم کو دعویٰ علم وزیرکی تو بہت ہے۔ مگر اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ محض وہی دانت ہوتے ہیں جنکو

ثنایا کہتے ہیں (ابن خلکان۔ صبح صادق صہ ۱۵) افسوس ہے کہ سنی مسلمانوں نے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ قیاسات و اجتہادکو تو اسلام میں دستور العمل سمجھا۔ مگر فرمان و اقوال آئمۃ الہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پرواہ نہ کی۔ انسے صاف انکار کر دیا۔ یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ صلعم گمراہ ہوگئے اور تہتر فرقوں میں منقسم ہوکر بھٹک گئی۔ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں قدریہ۔ جبریہ۔ جہمیہ۔ خوارج و نواصب۔ زندیقوں نو مسلم عیسائیوں نو مسلم یہودیوں۔ دہریوں برائے نام مسلمانوں سے روایات و احادیث تو جمع کر دیں۔ مگر سیدنا امام جعفر صادق ع کے احادیث روایات کو مستند نہ سمجھا۔ حالانکہ بخاری صاحب امام پاک کے ادنیٰ غلاموں کے درجہ علم سے بھی کم تر تھے۔ کیا کوئی مسلمان منصف مزاج و محقق بتا سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت سے محبت و مودہ و حسن اعتقاد تھا۔ کیا ان لوگوں نے ثقلین کا تمسک کیا۔ اگر ثقلین پر عمل کرتے تو یہ گھر گھر امام اور گھر گھر محدث نہ بنتے۔ آؤ دوستو۔ حنفی مسلمانو! اپنے عقاید۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ و غیرہ کے مسائل ثقلین کی کسوٹی پر پرکھو۔ پھر انصاف کرو کہ کہاں تک صاف اترتی ہو۔ آؤ نماز پنجگانہ ہی کا مقابلہ کرو۔ جو نماز کہ حنفی مسلمان پڑھتے ہیں۔ وہ ہرگز نماز محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہیں۔ دیکھو کتاب لاجواب فلک النجاۃ فی الامامت والصلوٰۃ مولفہ مولانا حکیم و حافظ مولوی علی محمد صاحب حنیفی الجعفری و مولانا مولوی حکیم امیرالدین صاحب شیعی کھوکھر رئیس اعظم و نمبردار چک جلال الدین کھوکھر ڈاکخانہ چنیلہ۔ تحصیل جھنگ۔

(ج) مذہب شیعہ کے ناجی فرقہ ہونے کے واسطے جناب رسول اللہ صلعم کا فرمان موجود ہے یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہوں گے۔ (صواعق محرقہ صہ ۲۷۲)

اعتقاد شیعہ

بہتانِ ملا۔ یہ صاحبان شیعہ تو اصحاب کرام کی دشمنی کیوجہ سے توحید القرآن و اللہ کے فرمان و رسالت نبی آخر الزمان کی تمہید کے اس طرح منکر ہیں الاخرہ (بہتان الشیعہ صہ ۹)

برہان الشیعہ - فرقہ اثنا عشریہ - مذہب شیعہ کے یہ عقائد ہیں - توحید - عدل - نبوت امامت - قیامت - یہ اصول دین ہیں - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - خمس - جہاد - تبرا - تولا یہ فروع دین ہیں -

۱ - شیعوں کا خدا واحد لاشریک - معبود حقیقی - حی - قیوم - ازلی - ابدی - خالق - مالک اور عادل ہے اس کی کوئی صورت اور جسم - مکان - زمان نہیں وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے - کوئی بشر اس کو دیکھ نہیں سکتا رویت محال ہے -

۲ - اللہ تعالٰے کے تمام فرشتے اور کتابیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور روز قیامت حساب و کتاب عذاب قبر - پلصراط - جنت اور دوزخ سب برحق ہیں -

۳ - سیدنا محمد رسول اللہ - سردار دوجہاں - خاتم النبین - سید المرسلین شفیع المذنبین پاک و معصوم نبی ہیں -

۴ - حضرت امام علی المرتضٰے علیہ السلام - حضرت امام حسنؑ - امام حسینؑ - امام زین العابدینؑ - امام محمد باقرؑ - امام جعفر صادقؑ - امام موسیٰ کاظمؑ - امام علی رضاؑ - امام محمد تقیؑ - امام علی نقیؑ - امام حسن عسکریؑ - امام محمد مہدیؑ آخر الزمان علیہم الصلوٰۃ والرضوان برحق امام - پیشوا اور ہمارے لیڈر ہیں - انکی اطاعت و پیروی عین اطاعت اللہ و رسول مقبول ہے - یہ تمام امت کے والی - حاکم - خلیفے اور اسلام کے وارث اور اولی الامر ہیں - ان کی امامت کا منکر مخالف کتاب اللہ ہے -

۵ - قرآن شریف اللہ تعالٰی کی پاک کلام غیر مبدل و غیر محرف ہمارے واسطے نور وہدایت ہے -

۶ - محبت و مودۃ خاندان نبوت و اہلبیت رسالت صلعم ہم پر فرض عین ہے - منکر خارجی ہے -

۷ - تمام اصحاب کبار اخیار وفاداران و تابعداران آل سیدنا احمد مختار برحق اور واجب التعظیم ہیں - اللہ تعالٰے اُن سے راضی ہو وہ مومنین کاملین تھے - انکو سب و شتم کرنا - انکی توہین کرنا - سراسر گناہ و بیدینی ہے -

۸ - دشمنان خدا و رسولؐ اور دشمنان خاندان رسول صلعم سے ہمارا تبرا ہے

تحریف القرآن

بہتان کھلا - بدین وجہ حضرات تحریف و تغیر و تبدل کے

قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جو قرآن حضرت عثمان نے جمع کیا ہے۔ وہ پورا نہیں۔ اس میں سے نقصان کرکے جلادیا گیا ہے۔ قرآن شریف کو بیاض عثمانی کہکر اپنے ایمان سے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ الاخرہ (بہتان الشیعہ صہ ۹)

الجواب برہان شیعہ محققین شیعہ ہرگز قرآن شریف کی تحریف و تبدیل کے قائل نہیں اور بعض اخباری شیعہ الزاماً اہلسنت والجماعت کو جواب دیتے ہیں کہ سنی صاحبان تحریف کے قائل ہیں۔ ہمارے شیخ الصدوق رئیس المحدثین محمد بن علی بن بابویہ القمی طیب اللہ ثراہ اپنے اعتقادات میں فرما گئے ہیں۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ علی نبیہ ھو مابین الدفتین وما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک۔ قال۔ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب (تفسیر صافی مطبوعہ ایران صہ ۱۲ سطر اخیر۔ کتب خانہ مولوی امیرالدین صاحب لکھوکھرا) ترجمہ۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل کیا۔ جو دو دفتیوں کے مابین ہے۔ اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ نہیں اور کہا۔ کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی کہ ہم اس زیادتی کے قائل ہیں۔ پس وہ جھوٹا ہے (رسالہ اعتقادات صہ ۲۵)

(ب) علم الہدیٰ سید مرتضیٰ۔ محقق طبرسی محمد بن الفضل صاحب مجمع البیان شیخ الطائفہ۔ محمد بن الحسن الطوسی اور تمام جمہور مجتہدین شیعہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہیں (قوانین الاصول۔ جلد اول۔ باب ۶ بحث کتاب ۳۱۵ سطر ۱۰۔ تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول صہ ۵ سطر ۱۵۔ سطر ۲۱)۔

(ج) البتہ کتب صحاح ستہ تفسیر اتقان و تفسیر حسینی و درمنثور سیوطی وغیرہ کتب اہلسنت میں تحریف القرآن کا بیان مفصل مذکور ہے۔ دیکھو آئینہ مذہب سنی و موعظہ تحریف قرآن۔ جو کہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور سے مل سکتا ہے۔

اول۔ حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے زید بن ثابت سے قرآن از سر نو لکھو۔ اگر اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ ان سب کو جلادینے کا حکم دیا۔ (وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق (مترجم بخاری فضائل القرآن پارہ بیسواں

صہ ۱۲۲ و صہ ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور) مشکوٰۃ ۔ فضائل القرآن ۔ ربع ۲ صہ ۱۳۱ ۔

دوم ۔ عن ابن عمر قال لایقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذھب منہ قرآن کثیرا (تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی صہ ۱۶ سطر ۹) ابن عمر سے مروی ہے کہ تم میں کوئی شخص بھی یہ نہیں دعویٰ کر سکتا کہ اس نے پورا اور مکمل قرآن ہمسک کیا ہے ۔ اور اس کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ مکمل اور پورا قرآن کیا ہے ۔ کیونکہ اس قرآن کا بہت سا حصہ اس میں سے نکل گیا ہے ۔

سوم ۔ بی بی عائشہ نے فرمایا کہ سورہ احزاب (پارہ ۲۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری دو سو آیات تلاوت کی جاتی تھیں جب حضرت عثمان نے قرآن لکھوائے صرف اسیقدر آئیتیں سورہ احزاب میں لکھوائیں جو اس وقت موجود ہیں (تفسیر اتقان صہ ۳۱۶ سطر ۱۱۔ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صہ ۱۸۰ سطر ۲۳ ۔)

چہارم ۔ عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ ہم صحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس آئت تبلیغ کو اس طرح پڑھا کرتے تھے ۔ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ۔ مگر اس وقت یہ جملہ ان علیاً مولی المومنین قرآن شریف میں موجود نہیں (تفسیر درمنثور جلد ۲ صہ ۲۹۸ سطر ۱۰)

پنجم ۔ حضرت عمر نے مدینہ میں خطبہ پڑھا ۔ پھر فرمایا ایسا نہ ہو تم بھول جاؤ ۔ رجم کی آئت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم آئت کو اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی بعد آپ کے رجم کیا ہے قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے ۔ اگر لوگ یہ نہ کہتے عمر نے بڑھا دیا ۔ کتاب اللہ میں تو میں اس آئت کو قرآن میں لکھوا دیتا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتہ (یعنی محض مرد اور محض عورت جب زنا کریں تو انکو سنگسار کرو ۔ ہم نے اس آئت کو پڑھا ہے (کشف المغطاعن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صہ ۳۴۵ سطر ۲۰ ۔ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صہ ۱۸۰ سطر ۱۸ ۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صہ ۳۱۶ سطر ۵)

ششم ۔ عبداللہ ابن مسعود سورہ واللیل کو یوں پڑھتے تھے الذکر والانثی لیکن موجودہ قرآن شریف میں وما خلق الذکر والانثی ہے (بخاری پ ۲۰ ۔ فضائل قرآن صہ ۹۶/۱۲۰

ہفتم۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیھم وغیر الضالین (بخاری پ۱۸ صفحہ ۲۳ سورہ بقر۔ مطبع احمدی لاہور)

ہشتم۔ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس کو عبداللہ بن مسعود قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لئے اتریں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں (بخاری پ۲۰ کتاب التفسیر صفحہ ۷۱۱ مطبع احمدی لاہور۔ تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۴۱۶ سطر ۳۔ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶۹ سطر ۷۔ ا۔

نہم۔ وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین (بخاری کتاب التفسیر تبت یدا ابی لھب پ۲۰ صفحہ ۷۴۱ مطبع احمدی لاہور) یہ آیت شریف اب قرآن مجید میں نہیں۔

دھم۔ حمیدہ بنت ابی یونس نے کہا کہ ابی نے ۸۰ برس کی عمر میں مجھے آیت پڑھکر سنائی کہ مصحف عائشہ میں یوں ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قبل ان یغیر عثمان المصاحف (تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صفحہ ۳۱۶ سطر ۲۰) یعنی آئت صلوٰۃ کے بعد وعلی الذین یصلون الصفوف الاول۔ کی عبارت قرآن میں حضرت عثمان کے تغیر و تبدل کرنے سے پہلے موجود تھی۔۔

نوٹ:۔ سورتوں کی ترتیب۔ وجود قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف کیا آنحضرت صلعم کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی اور اسی لئے نمازی کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے پڑھے۔ جس سورت کو چاہے بعد میں پڑھے۔ ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری پ۲۰ صفحہ ۱۲۳ مترجمہ مولوی وحیدالزمان صاحب محدث سنی المذہب)

عبداللہ ابن سباء

بہتان ملا۔ مذہب شیعہ عبداللہ ابن سبا کی ایک بنا ہے (صفحہ ۱۳)

الجواب: برھان الشیعہ۔ مذہب شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کا بانی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنہوں نے کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی فرما کر ان سے تمسک

کرنے کا حکم فرمایا اور محبان و موالیان و شیعان علیؑ کو جنت کی بشارت دی۔ صواعق محرقہ صہ ۱۴۷) ہمارا ایمان و اعتقاد ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ۔ خود ملاں اپنے رسالہ بہتان الشیعہ صہ ۱۳ پر جواب دیتا ہے چنانچہ غالیوں کا سرگردہ عبداللہ ابن سبا ہے۔ وہ حضرت علیؑ کو خدا جانتا تھا۔ اصلی طریقہ غالیوں کا یہود سے ہے کہ عبداللہ بن سبا پہلے یہودی تھا بعد اس کے بظاہر ایمان لایا۔ پھر کافر ہو کر کہنے لگا۔ کہ حضرت علیؑ خدا ہیں۔ میں ان کا پیغمبر ہوں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اے شیطان تم توبہ کرو۔ لیکن وہ توبہ پر راضی نہ ہوا۔ آخر الامر قید خانہ سے نکال کر جلا دیا۔ ملا صاحب جب جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام نے اس کو جلا دیا۔ تو وہ ہمارا پیشوا اور رہبر کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کا قول و فعل مذہب شیعہ اثنا عشریہ کیواسطے کیسے حجت ہو سکتا ہے۔ لعن اللہ عبداللہ بن سباء ہم تمام عقائد سبائیہ خطابیہ فرقہ غالیہ۔ نواصب و خوارج سے الگ اور بیزار ہیں۔ آپ مذہب اثنا عشریہ کے کسی کتاب اصول و فروع سے عقائد سبائیہ کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ شرم شرم۔ ہاں البتہ مذہب اہلسنت و الجماعت کی بنیاد معاویہ بن ابو سفیان امیر شام کے زمانہ سے شروع ہے۔ اور تمام معاویہ شاہی مسلمان سنی کہلاتے رہے اور تابعداران و شیعان جناب علی علیہ السلام سے لڑتے جھگڑتے رہے۔ شیعہ کا لفظ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نام نامی کیساتھ لگایا گیا ہے۔ ان من شیعتہ لابراھیم (پ ۲۳ والصافات) حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تابعداروں کا نام شیعہ کہا گیا ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ (پ ۲۰ ۔ القصص)

ب۔ شیعہ اولی و شیعہ مخلصین اہلسنت جماعت کے پیشوا [illegible] مہاجرین والانصار ہیں۔ خلافت جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام میں مہاجرین و انصار کا نام اول لقب شیعہ ہوا (تحفہ اثنا عشریہ صہ ۴ صہ ۶ صہ ۱۸)۔

ج امام اعظم صاحب کوفی مجتہد امام اہلسنت حضرت زید بن امام زین العابدین علیہ السلام کے شیعہ مخلصین میں سے تھے (دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صہ ۲۵ مطبوعہ لونکشور)

شیعہ موحدین۔ مومنین۔ محبان خاندان سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بیجا افترا و بہتان نہ لگائیں۔ کیا آپ اپنے باقی فرقوں کے عقائد کے ذمہ دار ہیں۔ منصور نے انا الحق

کہا اور خدائی دعویٰ کیا۔ تمام صوفیا کرام اللہ تعالیٰ کے حلول کے قائل ہیں۔ فرقہ حنبلی اللہ تعالیٰ کا جسم قرار دیکر گدھے پر سوار کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو زردوزی جوتی پہناتے ہیں اور اس کو گھونگریالے بالوں والا جوان بتاتے ہیں اور عرش پر بٹھاتے ہیں۔

۵۔ بہتان سنی شیعوں کا حضرت علی کو خدا جاننا۔ شیعہ اندرون دل سے حضرت علی کو خدا جانتے ہیں ص۱۴

جواب شیعہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کوئی شیعہ اثنا عشریہ حضرت علی علیہ السلام کو خدا نہیں جانتا۔ یہ آپ کا سراسر بہتان ہے

کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ۔ آپ کے شرمندہ کرنے کیواسطے کافی ہے۔ ہمارے امام سید حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر ص۱۲ عقیدہ الوہیت کی تردید کیواسطے وافی ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کوئی امیر المومنین (علی) کے حق میں درجہ عبودیت سے تجاوز کرے وہ بھی گروہ مغضوب علیہم اور ضالین میں داخل ہیں۔ اور امیر المومنین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم کو عبودیت کے درجہ سے مت بڑھاؤ پھر چاہا ہو سو کہو اور مبالغہ مت کرو۔ اور جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو درجہ عبودیت سے درجہ الوہیت پر پہنچا دیا تم ایسے غلو اور زیادتی سے پرہیز کرو۔ کیونکہ میں غالیوں سے بیزار اور ناراض ہوں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب امام رضا علیہ السلام کی تقریر یہاں تک پہنچی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار کی تعریف ہمارے سامنے بیان فرمائیے۔ کیونکہ اگلے لوگ ہمارے مذہب [illegible] مختلف رائے دے گئے ہیں۔ تب حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی قیاس اور رائے سے خدا کی توصیف کرے وہ ہمیشہ شک و شبہ میں گرفتار اور راہ راست سے منحرف رہتا ہے۔ جن اوصاف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کی ہے انہی سے تم بھی اس کی تعریف کرو۔ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ کوئی صورت اور شکل نہیں ہے۔ اس کو حواس خمسہ سے نہیں پا سکتے۔ لوگوں پر اس کو قیاس نہیں کر سکتے الخ۔ جب حضرت اس بیان سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا صلعم میرے بعض ساتھی ایسے ہیں کہ وہ تمہاری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ تمام صفتیں علی علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں اور وہی اللہ ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ جب امام علیہ السلام نے اس شخص کی یہ تقریر

سنی تو جسم مبارک میں لرزہ پڑ گیا اور تمام بدن عرق عرق ہو گیا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ان
باتوں سے پاک اور منزہ ہے جو کافر اور ظالم لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیا علیؑ کھانا
نہ کھاتے تھے۔ پانی نہ پیتے تھے نکاح نہ کرتے تھے پیشاب اور پاخانہ وغیرہ کی حاجت ان
کو نہ ہوتی تھی۔ توبہ استغفار نہ کرتے تھے جس شخص میں یہ صفات موجود ہوں۔ کیا وہ خدا ہو
سکتا ہے۔

۶۔ **بہتان سنی**۔ رسول خدا سے جو باتیں خداوند نے کی ہیں حضرت علیؑ کی زبان میں کی ہیں۔

برہان شیعہ۔ یہ روایت مذہب سنی کی کتاب صحیح المطالب میں ہے۔ حیات القلوب و
تفسیر صافی سے وہ متفق ہیں۔

۷۔ **بہتان سنی**۔ ایک فرشتہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے علیؑ کی صورت پر پیدا کیا ہے
ملائک مقربین جب حضرت علیؑ کے دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں۔ تو اس فرشتہ کی زیارت
کرتے ہیں (بہتان شیعہ صفحہ ۱)

برہان شیعہ۔ یہی روایت دیکھو معارج النبوۃ۔ جلد ثانی۔ رکن سیوم صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ
مطبع نور لاہور۔ کتاب سنی المذہب۔

۸۔ **بہتان سنی**۔ کلمہ شریف اور اذان میں بھی حضرت علیؑ کا نام شامل ہے مگر یہ قرآن شریف سے
ثابت نہیں۔

برہان شیعہ۔ مکمل کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مروجہ آذان کا ثبوت قرآن شریف
سے نہیں ملتا۔ آپ دکھلا دیں اور احادیث صحیحہ اہلسنت سے ثابت ہے کہ جناب علیؑ کی معیت و
شمولیت جناب رسول اللہ صلعم سے ازل سے رہی ہے عالم ارواح۔ عرش معلی۔ اصلاب
طاہرہ۔ ارحام مطہرات۔ وقت ولادت۔ دعوت قریش۔ شب ہجرت۔ غزوات۔ فتح مکہ میں دوش نبوت
آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ۔ آیت صلوٰۃ۔ صدقات تحریمہ۔ ابواب المساجد۔ خم غدیر۔ سورہ برات۔
شرکت دفن و کفن۔ لحد قبر النبی صلعم میں معیت تامہ ملی۔ (الف) حدیث شریف۔ خلقت انا و علی
من نور واحد (رواہ احمد۔ تذکرہ خواص الامۃ۔ ثبوت خلافت صفحہ ۲۹۶)۔ ب۔ قال رسول
اللہ صلعم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مشکوٰۃ جلد ۸
مناقب علی صفحہ ۹۱) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جناب علیؑ سے تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے
جیسا ہارون کو موسیٰ۔ مگر میرے بعد نبی نہیں۔ ج۔ انا و علی من شجرۃ واحدۃ۔ میں اور علی

(ہ) علی منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا علی مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ ہارون موسیٰ سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں (ارجح المطالب باب چوتھا صفحہ ۵۲۴ - ۵۳۶ منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۵ - ارجح المطالب صفحہ ۵۳۶ صواعق محرقہ صفحہ ۷۲) (و) انت منی و انا منک اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے (بخاری کتاب المناقب پارہ ۱۴ صفحہ ۹۹) - (ز) علی منی و انا منہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے (احمد۔ طبرانی۔ ارجح المطالب صفحہ ۵۱۰ کنز العمال) (ح) ان علیاً منی و انا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی (رواہ الترمذی۔ باب مناقب علی جلد ۲ صفحہ ۵۷۲) تحقیق علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومن کا سردار ہے

(ح) لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ و یحبہ اللہ ورسولہ (متفق علیہ۔ بخاری پارہ ۱۴ باب مناقب علی صفحہ مطبع احمدی لاہور) ترجمہ جنگ خیبر کے دن جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ البتہ میں کل یہ نشان اس مرد کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح کریگا۔ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ ایسی ایک حدیث آپ حضرات اصحاب ثلاثہ کی شان میں دکھلایئے - (ط) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس ایک بھونا ہوا مرغ پڑا تھا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اللّٰھُمَّ ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ۔ اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھانے میں شریک ہو پس جناب علی تشریف لائے اور سرور عالم صلعم کیساتھ ملکر مرغ کھایا (ترمذی جلد دوم باب مناقب علیؑ صفحہ ۵۷۴ و خصائص نسائی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۔ احمد فی المناقب معجم الکبیر طبرانی بحوالہ ارجح المطالب صفحہ ۵۷۳ -

(ی) حضرت زید بن اوفی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم جناب علیؑ سے فرماتے تھے کہ یا علی تم جنت میں میرے ساتھ میری بیٹی جناب فاطمۃ الزہراؑ کے ہمراہ میرے محل میں ہونگے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی۔ اخواناً علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب بحوالہ ارجح المطالب ۴

(ک) حضرت نے فرمایا اے علی سوائے میرے اور تیری اس مسجد میں جنبی بیٹھنا اور کسی

کو حلال نہیں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۶ باب مناقب علیؑ نولکشور مشکوۃ جلد ۹ صفحہ ۱۲۱)

(ل، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابھا (شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۶) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا در ہے (م) انا دار الحکمۃ وعلی بابھا (جامع ترمذی جلد ۲ باب مناقب علیؑ صفحہ ۵۷) جناب نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں علیؑ اس کا در ہے۔ (ن) انا سید العالمین وعلی سید العرب (صواعق محرقہ صفحہ ۲ منتخب کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۳۲) جناب نے فرمایا میں دونوں جہان کا سردار ہوں اور علیؑ سردار عرب ہے۔ (س) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی ابن طالب (در منثور سیوطی و بحوالہ ارجح المطالب باب چوتھا صفحہ ۵۶ سطر اخیر کتاب سنی) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں معبود سوائے اللہ کے وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے علی ابن ابی طالب کے ساتھ اس کی تائید کی ہے۔ (ع) لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرائت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی واخرجہ (طبرانی۔ از منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۳۵) جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا جب میں شب معراج کو جنت میں داخل ہوا میں نے عرش معلی پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کو علیؑ سے مدد اور نصرت دی گئی (ف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من سب علیاً فقد سبنی (رواہ احمد مشکوۃ باب مناقب علیؑ) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ (ص) من کنت مولاہ فعلی مولاہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خم غدیر پر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کبار کے روبرو جناب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا کہ جس کا میں سردار ہوں اس کا علیؑ بھی سردار ہے۔ (دیکھو ابن ماجہ۔ مسند احمد حنبل۔ نسائی خصائص ثبوت خلافت حصہ اول ارجح المطالب) یہ خلافت بلافصل پر نص جلی و قول فیصل ہے۔

(ق) قال رسول اللہ صلعم رائت علی باب الجنۃ مکتوباً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ واخو رسول اللہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کا رسول ہے

اور علیؑ اللہ کا بنایا ہوا حاکم ہی ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے (مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی شافعی مودۃ ششم نمبر اول منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ سطر ۴)

(ر) قال رسول اللہ صلعم لعلی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ (مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی المرتضیٰ سے کہ تو میرا دنیا اور آخرۃ میں بھائی ہے

(س) قال رسول اللہ صلعم لما عرج بی رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی الخصائص الکبریٰ جلال الدین سیوطی ص مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن۔

۹۔ بہتان سنی۔ بعض بادشاہان ترک و آل تویہ تیمن و تبرک کے لیے آنحضرت کی تصویر اپنی تلواروں پر نقش کر کے بغرض فتح و نصرت پاس رکھتے تھے (بہتان الشیعہ ص ۱۸)۔

برہان شیعہ۔ جب بی بی عائشہ کی تصویر اللہ تعالیٰ نے سبز ریشم پر بنا کر بذریعہ وحی جبرئیل آنحضرت صلعم کو دکھلائی کہ یہ آپ کی زوجہ ہے۔ تو جناب کی تصویر میں کیا حرج ہے۔ (تصویر بی بی عائشہ دیکھو بخاری کتاب المناقب پارہ ۱۵)

۱۰۔ بہتان سنی۔ اٹھتے وقت اللہ اکبر کی بجائے یا علیؑ مشکلکشا کہتے ہیں اور اللہ کے سلام کے برخلاف اپنا سلام بنالیا ہے۔ جیسا کہ یا علیؑ مدد۔ یا علیؑ مشکلکشا علیؑ۔

برہان شیعہ۔ علیؑ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ ھو العلی العظیم۔ ھو العلی الکبیر۔ ھو العلی المتعال۔ تو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یا علیؑ مدد یا علیؑ مشکلکشا کہنا کونسا گناہ ہے اور شرک اور کفر تو یہ ہے کہ تمام سنی مسلمان فقیروں اور پیروں کو پکارتے ہیں یا غوث الاعظم دستگیر یا خواجہ اجمیر یا باہو سلطان یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ کرتے رہتے ہیں۔

۱۱۔ بہتان سنی۔ حضرت علیؑ اور رسول خدا صلعم تمام پیغمبروں جمیع اصحاب سے افضل ہیں ص ۲۰

برہان شیعہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کو آیہ مباہلہ میں نفس رسول صلعم قرار دیا۔ انفسنا و انفسکم کا فرمان الٰہی موجود ہے جب جناب رسول اللہ صلعم تمام کائنات سے افضل ہیں تو نفس رسول صلعم کیونکر افضل نہ ہوگا۔ اس کی بحث دیکھو تفسیر کبیر فخر الدین رازی ہیں

۱۲۔ بہتان سنی۔ حضرت علیؑ علیہ السلام نے مدینہ شریف کو چھوڑ کر اپنا دار الخلافہ کوفہ میں کیوں مقرر کیا (بہتان الشیعہ ص ۲۵)

برہان شیعہ۔ چونکہ بنی امیہ اور جناب بی بی عائشہ طلحہ و زبیر نے خلیفہ برحق اور قرآن

ناطق امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام سے بغاوت کی اور ہزاروں لوگوں کو ورغلا کر جناب امیرؓ پر چڑھائی کی۔ اس واسطے حرم رسول اللہ صلعم مدینہ منورہ کی عزت۔ جان و مال کو بچانے کیواسطے جنگ جمل بصرہ میں اور صفین ایس معاویہ شامی باغیوں سے لڑائیاں لڑنی پڑیں اور جناب امیر علیہ السلام کو اپنا ہیڈ کوارٹر کوفہ میں رکھنا پڑا۔

فضیلت کربلاء معلیٰ

سہتان ملا۔ حضرات شیعہ مقامات مکہ معظمہ کو چھوڑ کر کوفہ کی بے حد فضیلتیں بیان کرتے ہیں۔ حضرات شیعہ مکہ معظمہ سے کربلاء معلیٰ کی زمین کو افضل جانتے ہیں اور اہل کوفہ کی تعریف جناب علیؓ نے بہت کی ہے (بہتان الشیعہ خلاصہ صفحہ ۳۰)

برہان شیعہ۔ ملاں صاحب اپنے ثبوت میں کسی اصول و فروع سے کوئی حدیث پیش نہ کر سکے بلکہ مکہ معظمہ کی فضیلت میں عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۵۸ سے خود ہی جواب دیکر شرمندہ ہوئے یاد رکھو کہ مکان کا شرف مکیں سے ہوتا ہے جیسا کہ کعبۃ اللہ سے مکہ معظمہ و سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی ذات بابرکات سے مدینہ منورہ کو شرف ملا۔ رہنا نیک و بد کافر و مشرک۔ مومن و منافق ہر ایک قسم کے لوگ حرمین الشریفین میں موجود ہے اسی طرح کوفہ اور کربلاء معلیٰ کو جناب سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام و سیدنا امام حسین علیہ السلام و حی الفداکی شہادت اکبر سے شرف حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپکے اولیاء کرام و صوفیاء عظام کے قبور سے مکانات شریف کہلانے ہیں جیسے پاکپٹن شریف۔ گولڑہ شریف۔ اجمیر شریف سیال شریف وغیرہ حالانکہ انکی شرافت پر کوئی دلیل شرعی نہیں۔ کربلاء معلیٰ کی خاک کو خاک شفا کا درجہ ملا۔ اور مشاہد مقدسہ کی زیارت کا درجہ یہ کہ شیخ عبد الحق سنی دہلوی اپنی کتاب جذب القلوب صفحہ ۱۷۲ مطبع نولکشور پر فرماتے ہیں۔ در فصل خطاب از امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی سائر اہلبیت النبوۃ می آرد فرمود۔ من زار واحداً من الائمۃ کان لمن زار رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم۔ جس نے آئمہ الطہار میں سے کسی کی زیارت کی۔ گویا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ قبر موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ تریاق اکبر است۔ مرقبول و اجابت دعا را (جذب القلوب صفحہ ۱۹۳)۔

(ب) شیخ عبد الحق صاحب فرماتے ہیں قبر اجاد مومنین روضہ ایست از ریاض جنت (جذب القلوب صفحہ ۱۸۹) پس قبر شریف جناب علی المرتضےٰ و سیدنا امام حسینؑ شہید کربلا و بقیہ آئمۃ الہدیٰ جو امیر المومنین ہیں افضل ریاض جنت ہوں گے۔ قبر سیدنا امام حسین علیہ السلام پر جناب سیدنا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز جنازہ پڑھتے دکھا دیئے ہیں (غنیۃ الطالبین فصل عاشورہ ص ۱۴۵)

۱۴۔ بہتان سُنی۔ ہر ایک امام اہل سادات کے برادران مع پیر شیعان (حضرت علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام تک۔ اکثر اماموں سے پھر گئے وفادار نہ بنے۔ اماموں کو قتل کرتے رہے۔ گستاخی کرتے رہے۔ بیعت توڑ دی قاتلان امام حسینؑ سب کے سب کوفی شیعہ تھے۔ (خلاصہ مطلب بہتان الشیعہ از صفحہ ۱۴۳ تا صفحہ ۱۵۰)

نبی و امام صرف ہادی ہیں۔ نذیر

برہان شیعہ۔ اگر مُلاں صاحب کو کتاب اللہ اور سنت اور فطرت کی واقفیت ہوتی تو وہ ہرگز اپنی کتاب کے اتنے ورق سیاہ نہ کرتا۔ ملاں صاحب نے یہ نہ سوچا۔ کہ یہی اعتراض تو جناب رسول کردگار سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پاک پروردگار پر بھی آتا ہے کہ تعلیم کتب سماویہ و تعلیم القرآن کے تاثیر چنداں نہ تھی کہ ہمیشہ مسلمان مرتد ہوتے رہے اور انبیاء مرسلین سے پھرتے رہے اور انکو قتل کرتے رہے اور گستاخانہ کلام سے پیش آتے رہے۔ تمام کتب مذہب سُنی گواہ ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ انبیاء کرام اور اوصیائے عظام کا کام صرف تبلیغ واشاعت اور تزکیہ نفس تعلیم الکتاب والحکمۃ ہوتا ہے نبی و امام مخلوق میں بشیر و نذیر اور ہادی بنکر آتے ہیں اور شریعت و معرفت و احکام ربوبیت پہنچاتے ہیں۔ اور بس۔

الف۔ انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (البقرۃ ۱۴/۱)
ترجمہ ہم نے تجھ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا کرکے بھیجا۔ اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہ ہوگی

(ب) ما علی الرسول الا البلاغ۔ واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون (المائدہ ۶/۱۳)
ترجمہ پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر خدا کا حکم پہنچا دینا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کھولتے ہو۔ اور جو تم چھپاتے ہو۔

(ج) وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین (الانعام ۷/۵) ترجمہ اور ہم پیغمبروں کو اسی لئے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں۔ کہ نیکوں کو خوشخبری سنائیں اور منکروں کو ڈرائیں۔

(د) قل یا ایہا الناس انما انا لکم نذیر مبین (الحج ۱۷/۷) کہدے لوگو میں تم کو خدا کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور کوئی بات نہیں۔

(ھ) تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (الفرقان ۱۹/۱)

ترجمہ بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اتارا۔ اس لئے کہ سارے جہاں کو ڈرانیوالا۔

(و) یا ایہا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا (الاحزاب ۲۲/۶) ترجمہ اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری دینے والا اور کافروں کو خدا کے عذاب سے ڈرانیوالا۔ اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانیوالا اور روشن کرنیوالا جیسے چراغ (بھیجا)

(ز) وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (فاطر ۲۲/۳) اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نہ کوئی ڈرانیوالا نہ گذرا ہو۔

(ح) انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً۔ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ۔ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا (الفتح ۲۶/۱) ترجمہ

(ط) انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء وھو اعلم بالمہتدین (القصص ۲۰/۹) اے پیغمبر تو جسکو چاہے اس کو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے۔ کون راہ پر آنے کے لائق ہے۔

(ی)۔ ولست علیہم بمصیطر (الغاشیہ ۳۰/۱) تو انپر کوئی کڑوڑی (داروغہ) نہیں

(ک)۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ فان تولیتم فانما علی رسولنا البلاغ المبین (التغابن ۲۸/۲) اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا کہا مانو پھر اگر تم نہ مانو منہ پھیر لو تو یہ سمجھ رکھو۔ ہمارے پیغمبر کا کام صرف کھول کر تم کو خدا کا حکم پہنچا دینا تھا (تبویب القرآن)

(ل) ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانہار۔ ومن یتول یعذبہ عذاباً الیما (الفتح ۲۶/۲) ترجمہ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہنا مان لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی حکم نہ مانے اس کو تکلیف کا عذاب دیگا۔

(م) وقلیل من عبادی الشکور۔ اللہ کے شاکر بندے کم ہیں۔

پس اہل بصیرت وسعید فطرت مسلمان کیواسطے یہ آیات بینات کافی ہادی و رہبر ہیں

کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا کام تبلیغ احکام الہی ہے اور ہدایت ذات خداوندی کے اختیار ہے۔ ہر ایک نبی و رسول کے زمانہ نبوت میں مومن۔ منافق۔ مشرک و کافر۔ تین گروہ چلے آئے ہیں۔ مومنین صالحین باتباع انبیاء و مرسلین جنتی ہو گئے اور باقی فرقے انکار رسالت سے دوزخی بن گئے۔ یہ ادیان راہ شریعت کا قصور نہیں۔ بلکہ مخلوق خدا کا جرم ہے کہ انہوں نے ہدایت کو نہ مانا۔ اسی طرح آئمۃ الطاہرین دوازدہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار علیہم السلام جو ترجمان رسول مقبول و وارثان شریعت و معرفت تھے مسلمانوں کو ہدایت اور تزکیہ نفس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کی اشاعت و تبلیغ کیواسطے مبعوث ہوتے رہے۔ جن لوگوں نے صدق دل سے اطاعت و تابعداری کی وہ مومنین صالحین و شیعان مخلصین قرار پائے۔ باقی جو لوگ منافق و منکر۔ مؤلفۃ القلوب برائے نام مسلمان تھے۔ وہ ہمیشہ دنیا کو مقدم رکھ کر آئمہ اطہار علیہم السلام کے احکام سے روگردانی کرتے رہے اور ایذا دیتے رہے اور معاویہ شاہی و بنی عباسی جاسوس شیعی لباس و رنگت میں فساد و فریب کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مشرک و بت پرست باغی بن گئے۔ اور تھوڑی موحد ہیں و ما قدروا اللہ حق قدرہ کا فرمان ناطق ہے۔ اور بنی امیہ و بنی عباس کی سلطنت و حکومت میں دنیاوی لالچ۔ طمع جاہ و مال و عزت و امارت میں راہ حق و صراط مستقیم سے منہ موڑ کر دین اسلام حقیقی کو چھوڑ کر اپنے فتاوے و اجتہاد چلاتے رہے۔

جاسوس۔ انارکسٹ و منافقین برائے نام شیعہ گروہ میں شامل ہو کر دین اسلام کو نقصان پہنچاتے رہے۔ یہ کس کا قصور ہے جن لوگوں نے احکام الہی کو نہ مانا وہ خود گمراہ ہو گئے اور دوزخ کی ایندھن بنے۔

اول۔ ابلیس نے حکم الہی کو نہ مانا اور سجدہ تعظیمی حضرت آدم علیہ السلام کو نہ کیا حالانکہ وہ فرشتوں میں شامل تھا۔ واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین (البقرہ) ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس شیطان نے نہ مانا اور شیخی میں آ گیا وہ منکروں میں تھا۔ ف: فرمایئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اول شیطان باغی ہوا۔ یہ کس کا قصور ہے۔ حضرت علی علیہ السلام اور باقی آئمۃ الہدیٰ سے تو انکے شیعہ باغی ہوئے۔ یہاں ایک فرشتہ کافر ہو گیا۔

دوم۔ حضرت ہابیل فرزند حضرت آدم علیہ السلام کو قابیل اس کے حقیقی بھائی

نے قربانی قبول نہ ہونے کے باعث قتل کر ڈالا۔ دنیا میں یہ پہلا خون اور پہلا شہید ہے
یہ کس کا قصور ہے اور کون ذمہ دار ہے۔
سوم۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان کافر و مشرک ہو کر طوفان میں غرق ہوا۔ اس پر ہدایت کارگر نہ ہوئی۔ سوا اس میں رسالت حضرت نوحؑ میں کوئی اعتراض نہیں۔
چہارم۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی باوجود ایک نبیؑ کی صحبت میں رہنے کے کافرہ ہو کر عذاب الہٰی سے مری۔
پنجم۔ حضرت موسیٰؑ کی مسلمان امت بنی اسرائیل جب جناب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور حضرت ہارونؑ کو خلیفہ بنا گئے۔ تو گوسالہ پرست ہو گئی۔ انہوں نے سامری کو اپنا امام بنالیا اور شریعت موسوی توحید سے منکر ہو کر مرتد ہو گئے (قرآن شریف)
ششم۔ حضرت موسیٰؑ کا چچازاد بھائی قارون مسلمان تھا۔ وہ زکوٰۃ سے منکر ہوا اس سے زیادہ توریت کا کوئی قاری نہ تھا۔ وہ دین موسوی سے پھر گیا اور سامری کی طرح منافق بن گیا۔ (تبویب صفحہ ۵۱۵)
ہفتم۔ بنی اسرائیل مسلمان امت ہمیشہ جناب موسیٰؑ کو تکالیف و ایذا پہنچاتے رہے ناحق انبیا و مرسلین کا خون کرتے رہے۔ اپنے لوگوں کو جلا وطن کرتے رہے۔ احکام شریعت کے برخلاف ہمیشہ دم بھرتے رہے۔ اپنے علما اور رہبانوں کی کورانہ تقلید میں دین اسلام کی تحریف کرتے رہے اور ہمیشہ فتنہ و فساد برپا کرتے رہے۔ بلکہ بنی اسرائیل قوم نے حضرت موسیٰؑ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور انکو فتق وغیرہ کی مرض بنا کر ننگا بھگایا (قرآن شریف و بخاری حاشیہ ۲۹۸ کتاب المغازی) المعلم ترجمہ مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۶)
نہم۔ جب حضرت موسیٰؑ و ہارون علیہم السلام گذر گئے اور انکے قائمقام حضرت یوشع بن نون پیغمبر ہوئے۔ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اس جنگل سے نکلے۔ اور ایک شہر پر پہنچے حکم ہوا کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ زبان سے کہتے ہوئے شہر میں داخل ہو۔ انہوں نے بجائے سجدہ سر کے بل گھسٹتے ہوئے چلے اور زبان سے کہتے جاتے تھے حنطہ فی شعیرۃ یعنی گیہوں جو کے اندر غرض اس بے ادبی اور نافرمانی سے پروردگار عالم کو غصہ آیا اور طاعون کا عذاب انپر بھیجا۔ کہ ایک گھڑی میں ستر ہزار آدمی مر گئے (تبویب القرآن صفحہ ۵۴) یہ سب مسلمان۔ امت رسولؑ تھے۔ اللہ سے مخول کرتے تھے۔

دھم۔ دیکھئے یہودی بنی اسرائیل امت موسوی جناب موسےٰؑ کو منہ پر کیا ٹکا سا جواب دیتی ہے۔ اور ہزاروں میں سے صرف دو ایماندار ثابت قدم نکلتے ہیں۔ اور جناب موسےٰؑ ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ و اذقال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیا و جعلکم ملوکا و اٰتکم مالم یوت احدا من العالمین (...تا) فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین (المائدہ ۲/۶) ترجمہ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا بھائیو۔ اللہ نے جو تم پر احسان کیا۔ اس کو یاد کرو۔ اس نے تم میں کئی نبی پیدا کئے اور تم کو غلامی سے بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ بھائیو پاک زمین ملک شام میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے لکھدی ہے اور پیٹھ موڑ کر مت پھرو پھر الٹے نقصان میں آجاؤ وہ لوگ کہنے لگے اے موسیٰؑ وہاں تو بڑے زبردست سخت لوگ رہتے ہیں اور ہم تو ہر گز وہاں جانے والے نہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو بیشک ہم داخل ہونگے۔ دو آدمی جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے تھے (حضرت یوشع اور کالب) اور خدا تعالےٰ نے ان پر فضل کیا تھا کہنے لگے ایکبارگی حملہ کر کے انکے دروازے میں گھس پڑو۔ جہاں تم دروازے کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہوگے اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھو کہنے لگے اے موسیٰؑ ہم تو ہر گز وہاں نہیں جانے کے جب تک وہ لوگ (عمالقہ) وہاں ہیں تو ایسا کرو۔ تم جاؤ اور تمہارا پروردگار دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ موسیٰؑ نے دعا کی پروردگار امیرا زور اپنی جان پر چلتا ہے یا اپنے بھائی (ہارون) پر۔ تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے۔ انتہیٰ فرمائیے ان قوم کا کون ذمہ وار ہے۔ کیا جناب موسیٰ علیہ السلام کا قصور ہے۔ نگر ہر گز نہیں۔

یازدھم۔ جناب عیسیٰؑ کو آپ کے یہود اسکریوطی حواری نے پکڑوایا۔ وہ مسلمان تھا تمام یہودی باوجود دعویٰ شریعت موسویؑ کے جناب عیسیٰؑ کے جانی دشمن اور دینی برحق کو تکالیف پہنچاتے رہے۔ یہ کس کا قصور ہے

دوازدھم۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکی اپنی امت و رعایا دیو وجن ستاتے رہے۔ حضرت سلیمانؑ حاجت کو جاتے وقت اپنی انگشتری جس کی تاثیر سے جن اور دیو سب انکے تابع تھے اپنی بی بی کو دیگئے۔ صخر شیطان صورت حضرت سلیمان بنکر وہ انگوٹھی انکی بی بی سے لیگیا اور اس کو پہنکر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھ کر لگا حکومت کرنے۔ حضرت سلیمانؑ

ڈر کے مارے کہ کہیں مجھ کو مروا نہ ڈالے چھپ گئے۔ چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پہ بیٹھے اور صخر کو سمندر میں قید کیا (تبویب القرآن صفحہ ۵۴۴ فٹ نوٹ)

سیزدھم ۔ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے جو مسلمان اور پیغمبر زادے تھے۔ حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو آکر عرض کیا کہ انکو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ خون آلودہ پیراہن دکھائی دیا۔ اس کے بعد حضرت یوسفؑ چند روپیہ میں قافلہ میں بیچ ڈالا۔ اور اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہہ دیا۔

چہاردھم ۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جو کلمہ گو مسلمانوں اور امت محمدیہ نے برا سلوک کیا۔ آپکو ایذا پہنچائی۔ آپکے قتل کے منصوبے باندھے۔ آپ کے خاندان مقدس کو تکلیف دیں۔ مرتد ہو گئے اور دین اسلام میں تحریف وتغیر وتبدل کیا۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی نبی یا رسول کیساتھ نہ ہوا۔ تاریخ اسلام خون سے لکھی پڑی ہے اور یہ امت مرحومہ قیامت کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہی۔ اعمال صحابہ سنتے جایئے۔

اعمال صحابہ ۔ ۱۔ حضرت ابو بکر نے شب ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ کیا۔ اور غار ثور میں جا چھپے۔ باوجود حفاظت خداوندی و ملائکہ اور غار کے منہ پر مکڑی کے جالا ہونے کے پھر بھی ڈر گئے۔ اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ دوہ کافر آگئے۔ فرمان ہوا لا تحزن۔ ان اللہ معنا (قرآن شریف)

۲۔ غار ثور سے نکلکر حضرت ابو بکر نے اپنا اونٹ جناب رسالتمآب صلعم کے ہاں بیچا۔ بجائے قیمت دو سو درہم کے ۸۰۰ درہم لے لئے۔ دیکھئے ایک مرید اپنے ہادی و مرشد سے کتنا نفع لیتا ہے (مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۸۱ نولکشور۔ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۵۶۔ سیرۃ النبی شبلی نعمانی حصہ اول صفحہ ۱۹۸)

۳۔ جنگ احد میں حضرت ابو بکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان اور دیگر صحابہ کرام جناب رسول خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور جہاد فی سبیل اللہ میں سے منہ موڑ گئے (روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۹۱۔ معارج النبوۃ رکن چہارم صفحہ ۹۵ مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم صفحہ ۳۰۱ و مفصل ثبوت خلافت

حصہ اول صـ۱۱۴ و ۱۱۵- قرآن کریم پ۴ - ۱۰)

(ب۲) حضرت امیر عمر صاحب کا فرمان ہے کہ وہ جنگ احد سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھے اور پہاڑی بکری کی طرح اچھلتے کودتے پھرے (تفسیر نیشاپوری جلد ۴ صـ۱۱ درمنثور سیوطی جلد دوم صـ۸۸- نہایہ ابن اثیر جزری لفظ وقل- تاریخ الاسلام جلد دوم صـ۹۹- تفسیر روح المعانی جلد اول صـ۷۰

(ج۳) حضرت عثمان ابن عفان جنگ احد سے بھاگے تیسرے روز سرور عالم صلعم کے سامنے آئے- روضۃ الصفا جلد دوم صـ۹۱ مطبوعہ بمبئی- تاریخ حبیب السیر جلد دوم بمبئی- مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۱۴۸ طبری جلد سوم صـ۲۱ ازالتہ الخفا مقصد اول صـ۱۷۷- صحیح بخاری کتاب المغازی-

(د۴) جنگ خندق یا احزاب میں سوائے جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ ؑ کے اور کوئی صحابی عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں نہ نکلا سب کے سب کھڑے رہ گئے- جب عمرو بن عبدود کو جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام نے قتل کیا- تو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا- ضربۃ علی ابن ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ (دیکھو روضۃ الاحباب جلد اول صـ۲۱۸ و مدارج النبوۃ- و روضۃ الصفا جلد دوم صـ۱۰۹

(ہ۵) حضرت عمر نے صلح حدیبیہ کے روز جناب سرور عالم صلعم سے بے ادبانہ و گستاخانہ کلام کی المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ۹۱۲ کتاب الجہاد و السیر- سیرۃ النبی شبلی نعمانی حصہ اول صـ۲۵۷ بخاری ۱۲/۱۰۵)

(و۶) حضرت عمر نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسا شک نبوت پر کبھی نہیں ہوا جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں- مگر آج کے روز زیادہ شک ہوا (تفسیر ابن جریر جزو سادس والعشرون صـ۵۸ زاد المعاد ابن قیم حنبلی مطبع نظامی کانپور جلد اول صـ۳۷۶ تاریخ خمیس جلد دوم صـ۲۲ مصری- تفسیر معالم التنزیل-

(ح۷) جنگ خیبر میں دو دفعہ حضرت شیخین جھنڈا لے کر جنگ کو نکلے دونوں دفعہ ناکامیاب ہو کر آئے مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص نسائے مطبع محمدی لاہور صـ۱۲ روضۃ الصفا جلد دوم صـ۱۳۲- ازالتہ الخفاء مقصد دوم صـ۴۹

(ط۸) جنگ حنین میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور دیگر اصحاب النبی صلعم جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میدانِ جنگ میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ صرف حضرت علی علیہ السلام اور انکے رشتہ داران وحضرت عبداللہ بن مسعود ثابت قدم رہے حضرت عباس عم بزرگوار سیدالابرار نے بحکم سید احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو للکار کر پکارا یا اصحاب السمرۃ۔ یا اصحاب سورۃ البقر۔ اور خود جناب سرور عالم صلعم نے اپنی سفید خچر کو ایڑی لگائی اور فرمایا یا انصار اللہ وانصار رسول ہے انا النبی لا کذب ـ وانا ابن عبدالمطلب۔ دیکھو معارج النبوۃ رکن چہارم صـ۲۵۶ روضۃ الصفا جلد دوم صـ۵۳ تاریخ حبیب السیر جلد اوّل جزء سیوم صـ۶۴ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر جلد خامس صـ۱۹۴ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی باب غزوہ حنین پارہ ستر ھواں تفسیر حسینی جلد اول صـ۲۳۴ تاریخ خمیس دیار بکری جزو ثانی صـ۱۰۲ روضۃ الصفا جلد دوم صـ۵۴ تاریخ اسلام جلد ۲ صـ۱۳۵ غرض تمام غزوات وجہاد فی سبیل اللہ میں حضرات اصحاب ثلاثہ کی شجاعت وبہادری کا پتہ نہیں لگتا۔ فرمایئے ملا صاحب یہ اصحاب النبی تو کوئی لایوفی اور برادران وشیعان علی علیہ السلام نہ تھے۔ یہ کیوں بھاگتے رہے۔

(۱۱) جیش اسامہ بن زید بن حارث کے ہمراہ جو اصحاب النبی صلعم نہ گئے تھے اور اس کی ماتحتی سے انکار کیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمانا پڑا جھزو جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنھا۔ لشکر اسامہ کے ہمراہ جانے کی تیاری کرو جس نے اس سے انکار کیا۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو (ملل ونحل شہرستانی صـ۵)

(۱۲) حدیث قرطاس۔ جناب رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات کے قریب فرمایا۔ کہ میرے پاس قلم دوات لاؤ۔ تاکہ تم لوگوں کو تحریر کردوں جس سے گمراہ نہ ہوگی۔ حضرت عمر نے کہا اس پر درد کا غلبہ ہے حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے قرآن شریف کافی ہے۔ ان ھذا الرجل لیھجر۔ یہ شخص بکواس بکتا ہے۔ لوگوں نے شور وغل مچایا۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ نبی ورسول کے پاس جھگڑا اچھا نہیں۔ تم لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ (قوموعنی) آپ فرمادیں کہ آیا عمر صاحب شیعہ تھے مشکوۃ باب وفاۃ النبی۔ بخاری باب وفاۃ النبی صـ۴۲۹ و ۱۲/۴ + ۴/۴ مغازی)

(۱۳) حضرت ابوبکر وحضرت عمر دفن رسول مقبول میں شریک نہ ہوئے۔ وہ انصار

میں سے گئے ہوئے تھے۔ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۔ زجاج المطالب باب ۴ صفحہ ۲۷۰ بخاری ج ۱ باب موت یوم الاثنین۔ کتاب الجنائز۔

۱۴۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ صلعم حضرت مسطح خواہرزادہ حضرت ابوبکر اصحاب بدری اور عبد اللہ بن ابی سلول منافق وغیرہ نے جناب بی بی عائشہ کو زنا کی تہمت لگائی۔ بخاری کتاب الشہادہ ۱۶/۲۴۴۔

۱۵۔ زبیر اور ایک انصاری ثابت بن قیس میں حرہ کے ایک نالی پر جھگڑا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے حکم دیا۔ زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کے باغ میں پانی جانے دے۔ یہ سنکر انصاری کہنے لگا۔ کیوں نہیں آخر زبیر آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ آپ کے چہرہ کا رنگ غصے سے بدل گیا۔ آپ نے دوسرا حکم دیا زبیر ایسا کر اپنے درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ۔ جب تک منڈوں تک بھر جائے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے۔ دیکھو بخاری کتاب التفسیر پارہ اٹھارہواں صفحہ ۱۰۴ مطبع احمدی لاہور

۱۶۔ **فیصلہ نامنظور۔** حضرت ربیع نے ایک انصار کی لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ لڑکی کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلعم پاس فریاد آئی۔ آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا تھے اور ربیع کے بھائی وہ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا۔ کہ ربیع کا دانت توڑا جائے (بخاری کتاب التفسیر پارہ اٹھارہواں صفحہ ۱۱۷ مطبع احمدی لاہور۔

۱۷۔ **انصار کا رنج۔** جب اللہ تعالٰی نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت فرمایا تو آپ نے وہ مال ان لوگوں کو دیا۔ جو مؤلفۃ القلوب تھے اور انصار کو کچھ نہیں دیا۔ انصار کو رنج ہوا کہ اور لوگوں کو ملا اور انہیں نہیں ملا۔ انصار نے یہ بھی کہا اللہ پیغمبر صاحب صلعم کو بخشے۔ آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک انکا خون ٹپک رہا ہے (بخاری کتاب المغازی۔ پارہ سترھواں صفحہ ۹۴ مطبع احمدی لاہور) جب انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے۔ تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے (بخاری کتاب المغازی پارہ سترہواں صفحہ ۹۵ مطبع احمدی لاہور)

۱۸۔ **اللہ کی رضامندی منظور نہیں۔** جب آنحضرت صلعم نے حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص بولا۔ اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود

نہیں ابن مسعود۔ کہتے ہیں یہ سُنکر آنحضرت صلعم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ غصہ آگیا پھر فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے۔ انکو مجھ سے زیادہ تکلیف دیگئی۔ بخاری کتاب المغازی۔ پارہ سترہواں صہ ۱۰ مطبع احمدی لاہور)

۱۹۔ حضرت عثمان کے گورنر ولید بن عقبہ بن ابی معیط صحابی نے کوفہ میں شراب پیا اور نشہ میں نماز پڑھائی جس پر حضرت علیؓ نے اس کو چالیس کوڑے لگائے۔ بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہواں صہ ۱۴۲ مطبع احمدی لاہور۔

۲۰۔ حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی کہ راز جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کفار قریش مکہ سے آگاہ کردیا۔ بخاری کتاب المغازی پارہ پندرہواں صہ ۱۵ مطبع احمدی لاہور۔

۲۱۔ آنحضرت صلعم نے خالد بن ولید صحابی کو بنی جذیمہ کیطرف بھیجا انہوں نے انکو اسلام کی دعوت دی۔ وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکی۔ ہم اسلام لائے گھبراہٹ میں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد نے انکو قتل کرنا شروع کردیا۔ اور ہر ایک مسلمان کا قیدی حفاظت کے لئے اسی کے سپرد کردیا۔ ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے راوی نے کہا خدا کی قسم وہ تو اپنے قیدی کو نہیں ماریگا نہ کوئی ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی ماریگا جب آنحضرت صلعم نے یہ قصہ سنا تو اپنا ہاتھ اٹھایا اور دعا کی اللھم انی ابرأ الیك مما صنع خالد مرتین یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں۔ دوبارہ یہ فرمایا بخاری ازالۃ الخفا مقصد دوم صہ ۱۵۱

۲۲۔ ابو شحمہ فرزند حضرت عمر نے زنا کیا اور شراب پی جس پر انکو کوڑے لگنے حد قائم ہوئی

۲۳۔ حضرت علیؓ نے یمن کے ملک سے آنحضرت صلعم کو تھوڑا سونا بھیجا۔ آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو یعنے اقرع بن حابس حنظلی۔ مجاشعی اور عینیہ بن بدر فزاری اور زید طائی اور علقمہ عامری کو تقسیم کردیا۔ قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلعم نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں۔ ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں۔ آپ نے فرمایا بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں۔ مگر میں نے ان لوگوں کو دل ملانے کے لئے انکو دیا۔ کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص آن پہنچا جسکی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں۔ گلے پھولے ہوئے پیشانی بلند۔ داڑھی گھنی گنجان سر منڈا کہنے

لگایا محمدؐ اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں۔ حالانکہ میں اس کا رسول ہوں تو پھر اس کی اطاعت کون کریگا۔ اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار سمجھ کر بھیجا اور تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی خالد بن ولید نے آپ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں۔ آپ نے منع کیا۔ جب وہ پیچھے موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے۔ جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر قرآن انکے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے۔ اس میں کچھ لگاؤ نہیں رہتا۔ انکا کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرست کافروں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انکا زمانہ پایا۔ تو عاد قوم کی طرح انکو ہلاک کروں گا (بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۵)

جنگ بدر میں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت بعض لوگوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ایک سرخ چادر چرا لی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وما کان للنبی ان یغل الا آخرہ پ ۴ آل عمران۔ تفسیر جلال الدین سیوطی۔

۲۴۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو لیں۔ ہر ایک یہ کہیگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب۔ چودھواں پارہ صفحہ ۳۳ مطبع احمدی لاہور) ف اس وقت امت محمدیہ میں پچیس جھوٹے کاذب دجال گذرے ہیں جنھوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور سب سنی تھے۔ اور لاکھوں آدمیوں کو دین اسلام سے مرتد و گمراہ کر دیا ہے۔ سب سے اول مسیلمہ کذاب میں یمامہ نے دعویٰ نبوت کیا۔ جبکہ جناب سرور عالم صلعم دنیا میں موجود تھے اور خلافت اول میں بعد وفات سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ ایک لاکھ عرب مسلمان اور صحابی مرتد ہو کر مسیلمہ کذاب کے ہمراہ ہو گئے مسیلمہ نے اپنا قرآن علیحدہ بنا لیا تھا۔ اور اس میں زٹلیات اور ہفوات جمع کر دی تھیں (حاشیہ بخاری)

۲۵۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ ایک بار ہم آنحضرت صلعم کے پاس موجود تھے۔ آپ حنین کی لوٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اتنے میں ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا۔ جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کرو۔ آپ نے فرمایا ارے کم بخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا میں کون انصاف کریگا۔ اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہو

گئی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے تو اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا جانے دے اس کے جوڑ کے لوگ کچھ پیدا ہوں گے۔ کہ تم میں کوئی اپنی نماز کو انکے نماز کے مقابل حقیر جانیگا اور اپنے روزوں کو انکے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھیگا۔ قرآن پڑھیں گے۔ مگر وہ حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا۔ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔ اس کے بھال میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ پٹھے میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ بانس میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ پھر پھر میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ وہ تو لید اور خون سے پھرتی کیساتھ نکل گیا۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی۔ کہ ایک شخص ان میں ہوگا سیاہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے۔ جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائے گی۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سنی ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔ میں انکے ساتھ تھا۔ انھوں نے حکم دیا مقتولوں میں سے اس شخص کو ڈھونڈھو جس کا پتہ آنحضرت صلعم نے دیا تھا۔ لوگوں نے ڈھونڈھا تو وہی صفت کا ایک شخص ان میں ملا (بخاری کتاب المناقب۔ پارہ چودھواں ص ۵۴)

۲۶۔ مغیرہ صحابی کے غلام ابو لولو فیروز پارسی نے حضرت عمر کو خنجر زہر آلود سے قتل کیا۔ حضرت عمر کو مرتے وقت نبید شراب پلائی گئی۔ جو پیٹ سے باہر نکل گئی (بخاری کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۹۵ و ۹۶)

۲۷۔ حضرت عثمان کو مہاجرین و انصار صحابہ کبار نے اپنے گھر میں محصور کر کے قتل کر ڈالا۔ جنازہ بھی پڑھنے نہ دیا۔ اور یہودیوں کے گورستان حش کوکب میں دفن کرایا (تاریخ اسلام تمام شاہد ہیں)

۲۸۔ احداث صحابہ۔ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت و آئمہ مذہب سنی اور غور سے پڑھو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تم ننگے پاؤں۔ ننگے بدن بن ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے سورۃ انبیاء کی یہ آیت پڑھی۔ کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور ایسا ہوگا میرے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف دوزخ کی جانب کھینچ لے جائیں گے فاقول

[1] یہ کتابیں مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی سے مل سکتی ہیں۔

اصحابی اصحابی میں کہوں گا۔ فرشتو یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ کہیں گے تم کو معلوم نہیں یہ لوگ جب تمہاری وفات ہو گئی تو اسلام سے پھر گئے۔ بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۱۱۶ مطبع احمدی لاہور۔

۲۹۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے۔ بالشت کے بدلے بالشت ہاتھ کے بدلے ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگلے لوگوں سے کون مراد ہیں۔ یہود اور نصاریٰ۔ آپ نے فرمایا پھر کون۔ (بخاری کتاب بدء الخلق۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۱۴۲ مطبع احمدی لاہور۔

۳۰۔ نماز میں دید بازی۔ صحابہ کبار نماز میں اپنی پچھلی صف کی عورتوں کو تاڑتے تھے۔ ایک خوبصورت عورت آنحضرت صلعم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ بعض صحابہ پیچھے رہتے۔ جب رکوع میں جاتے تو بغل کے تلے اس کو دیکھتے (سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبع صدیقی لاہور)

۳۱۔ اسود عنسی صنعا میں ظاہر ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر کے آنحضرت صلعم کے عامل مہاجرین ابی امیہ پر غالب ہو گیا۔ اور یمن کا حاکم بن بیٹھا۔ آخر فیروز نے اس کو گھر میں گھس کر مار ڈالا (بخاری۔ کتاب المغازی سترہواں پارہ صفحہ ۹۰)

۳۲۔ ابی امامہ کہتے تھے بدتر مقتول آسمان کے چھتے کے نیچے یہ لوگ ہیں۔ یعنی خوارج اور بہتر مقتول وہ ہیں جنکو دوزخ کے کتوں نے قتل کیا۔ یعنی خوارج نے اور یہ لوگ مسلمان تھے پھر کافر ہو گئے سو پوچھا گیا اے امامہ یہ بات تم از خود کہتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۶۔

تعریف خارجی

خارجی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اس امام برحق کی بیعت سے جس پر جماعت (مومنین و صالحین و مہاجرین و انصار) نے اتفاق کر لیا ہو نکل جائے۔ خواہ اس صحابیوں کے وقت میں خلفائے راشدین میں سے کسی پر خروج کیا ہو یا تابعین کے وقت۔ یہ عقیدہ اہل سنت

(ب) اور وہ لوگ جنہوں نے حضرت علیؑ پر خروج کیا تھا۔ خوارج کہلاتے ہیں (عربی

نعات خونریزی) آپ ملاں صاحب فرمائیے جناب بی بی عائشہ۔ حضرت طلحہ و زبیر۔ امیر معاویہ
اور اس کا تمام لشکر شامی سنی اس اصطلاح میں آسکتے ہیں یا نہیں اور انہوں نے جو
جناب علی پر جنگ جمل و صفین میں خروج کیا۔ اور بالمقابل لڑائی کی۔ تو ان پر کیا فتویٰ ہے
کیا یہ اصحاب النبی صلعم نہ تھے۔ جو باغی ہوگئے۔

(ج) خوارج (نہروان) کے عقائد۔ حضرت علی کو برا کہنا اور ابن ملجم قاتل ملعون کی تعریف
کرنا۔ (۲) حضرت عثمان کو برا کہنا کہ اس تمام خونریزی کی بنیاد انکی بدعات تھیں جس
میں انہوں نے شیخین کی مخالفت کی (۳) طلحہ و زبیر و عائشہ اور عبداللہ ابن عباس اور
ہر ایک صحابی کو جنہوں نے اس لڑائی میں حصہ لیا تھا برا کہنا (۴) امام کا قریشی ہونا ضروری
نہیں (۵) گناہ کبیرہ کے مرتکب کا فر وناری سمجھنا (۶) زانی کو سنگسار نہ کرنا اور کہنا کہ یہ حکم
قرآن میں نہیں ہے (۷) تقیہ کو جائز نہ سمجھنا۔ اس لئے انکی تعداد کم ہوگئی (۸) اطفال مشرکین
کا دوزخ میں جانا (۹) اگر کوئی امام خلاف سنت کرے۔ تو اس سے بغاوت عین فرض
ہے (۱۰) جہاد اور قتال بصورت امکان فرض ہے (دیکھو تاریخ شیخ ابن بطوطہ جلد دوم
باب ۱ صفحہ ۲۷ ملل و نحل شہرستانی۔

۳۳۔ سمرہ بن جندب معاویہ کا رکن اعظم شراب بیچتا تھا۔ حضرت عمر نے کہا خدا اس پہ
لعنت کرے یہ پہلا شخص ہے جس نے بیع خمر کی بنا رکھی (احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۹۱ ازالۃ الخفا
مسند احمد حنبل بحوالہ اصلاح الفساق صفحہ ۱۹)

۳۴۔ حضرت عمر نے اپنے سالے اور بہنوئی قدامہ بن مظعون کو بحرین پر حاکم مقرر کیا۔
انہوں نے شراب پی جارود قبیلہ عبدالقیس کے سردار حضرت ابوہریرہ اور زوجہ قدامہ ہند بنت
ولید نے خلیفہ صاحب کے دربار میں گواہی دی۔ جب قدامہ شرابی کو بلایا اور کہا کہ ہم تم پہ
حد جاری کریں گے اس نے اپنی برات کے لئے جھٹ یہ آیت شریف پیش کردی۔ قال
عزوجل لیس علے الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا
وامنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا واحسنوا واللہ
یحب المحسنین استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۴۸

۳۵۔ اسلام کے تمام خلیفے امیر معاویہ سے لیکر بنی عباس کے خلفاء تک سوائے
معدودی چند کے فاسق و فاجر اور شرابی تھے اور وہ امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین کہلاتے

رہے اور دین اسلام کو مٹاتے رہے یہ سب سنی المذہب تھے۔

حالات امیر معاویہ

معاویہ بن ابوسفیان اپنے باپ کے ہمراہ فتح مکہ معظمہ کے بعد مسلمان ہوا اور مؤلفتہ القلوب میں شمار ہوا۔ جناب رسول اللہ صلعم کے محرروں میں سے تھا حضرت ابوبکر نے جب شام کو لشکر بھیجا تو معاویہ اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کیساتھ وہاں گیا۔ جب یزید مر گیا تو ابوبکر نے انکو وہاں کا حاکم کر دیا۔ حضرت عمر نے بھی انکو قائم رکھا اور حضرت عثمان نے انکو تمام ملک شام پر حاکم کر دیا۔ اور اس حساب سے وہ بیس برس شام کے امیر رہے اور بیس برس خلیفہ رہے (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۰۵ مطبع صدیقی لاہور)

(ب) امیر معاویہ نے حضرت علیؑ پر خروج کیا۔ اور اُن ہی کیواسطے حضرت امام حسنؑ نے خلافت سے صلح کیا اور یہ ربیع الآخر یا جمادی الاول سنہ ۴۱ھ میں تخت خلافت پر متمکن ہو گئے۔ اس سال کا نام سال جماعت رکھا گیا۔ کیونکہ اسی سال میں خلافت پر اجتماع امت ہو گیا (تاریخ الخلفاء سیوطی صد ۱۰۵ مطبع صدیقی لاہور۔

نوٹ:۔ معاویہ کی خلافت کے شروع سے اہلسنت والجماعت کی بنیاد پڑی۔ گویا اس کا بانی مبانی معاویہ ہے۔

(ج) سنہ ۴۱ھ میں معاویہ نے مروان بن حکم (راندہ درگاہ رسول صلعم) کو مدینہ کا حاکم کیا (ایضاً) سنہ ۵۶ھ میں معاویہ نے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کے لئے اہل شام سے بعیت لی (ایضاً) معاویہ نے اپنے بھائی زیاد۔ (مشکوک النسب) کو اپنا خلیفہ بنایا۔ جس سے رسول اللہ صلعم کے حکم میں سب سے پہلا تغیر واقع ہوا (ایضاً صد ۱۰۵)

(د) سنہ ۵۱ھ میں امیر معاویہ نے حج کیا اور اپنے بیٹے یزید کے لئے بعیت لی (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۰۶)

ھ۔ ابوسفیان زندگی بھر آنحضرت صلعم سے لڑتا رہا۔ معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت علیؑ خلیفہ برحق سے مقابلہ کیا۔ ہزاروں مسلمانوں کا خون کرایا۔ قیامت تک اسلام میں جو ضعف آ گیا یہ انہی کا طفیل تھا۔ انکے ناخلف خلف یزید پلید نے تو غضب ہی ڈھا دیا امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام جو جناب رسالتماب صلعم کی تصویر تھی دونوں کو شہید کرایا اہلبیت رسالت کی وہ بے حرمتی کی کہ پناہ بخدا غرض ایں خانہ ہمہ آفتاب است (مجاری حاشیہ

پارہ اٹھارہواں - کتاب التفسیر صفحہ ۸۳ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب ۔)

و- دمشق میں معاویہ ہاتھی کا تماشا دیکھ رہا تھا - کہ ایک شخص غلام نے محل میں گھسکر بیگم صاحبہ سے بدفعلی کی - جب معاویہ صاحب لوٹے تو اس کو پکڑا اور کہا کہ تجھ کو جرأت تم کو کیسی ہوئی - عرض کیا کہ حضور آپ کے حکم نے جرأت دلائی - معاویہ نے چشم پوشی کی - کتاب مستطرف باب العفو صفحہ ۱۷۳ مناظرہ امجدیہ -

(ز) معاویہ ریشمی لباس پہنا کرتا تھا جسکو جناب رسول اللہ صلعم نے مردوں پر حرام کردیا تھا - اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاتا تھا (نصائح کافیہ صفحہ ۹۶)

(ح) معاویہ نے جناب بی بی عائشہ کو کنوئیں میں ڈال کر اوپر سے چونا پھینکوا کر مروا ڈالا (تاریخ حبیب السیر جلد ۱ صفحہ ۵۸ - تاریخ ابن خلدون جلد ہفتم) [illegible] معاویہ آپ کے نزدیک اصحاب رسول ہے اس نے زوجہ نبی صلعم کو قتل کیا -

(ط) معاویہ اور اس کے عامل جمعہ کے خطبہ میں حضرت عثمان کو دعا کرتے تھے اور حضرت علیؑ کو سب (گالی) دیتے تھے (تاریخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۹۶ -

(ی) یہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ معاویہ دعائے قنوت پڑھتے وقت جناب علیؑ حضرت ابن عباس اور حسنین الشریفین اور حضرت مالک اشتر صحابی کو لعن و گالیاں دیتا تھا (تاریخ کامل ابن اثیر جلد دوم صفحہ ۱۳۴ تاریخ طبری عربی جلد اول صفحہ ۴ -

(ک) معاویہ نے صدقۂ فطر کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گیہوں مقرر کیا اور سنت نبوی کو بدل ڈالا (بخاری - کتاب الزکوۃ - باب صاع من زبیب ادھ)

(ل) معاویہ خلاف سنت خانہ کعبہ کے چاروں رکنوں کو چومتا تھا (بخاری - پارہ چھٹا - صفحہ ۱۳ کتاب المناسک مطبع احمدی لاہور)

بدعات معاویہ

معاویہ نے سب سے پہلے بیٹھکر خطبہ پڑھا - نماز عید سے قبل خطبہ پڑھا - تکبیریں ملی کردی - عسکری نے اپنی اوائل میں لکھا ہے کہ مسلمانوں میں قاصد سب سے پہلے امیر معاویہ ہی نے رکھے - انہوں نے خوجوں کو اپنی خدمت کے لئے مقرر کیا - انکو ان الفاظ میں سلام کیا گیا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - الصلوۃ یرحمک اللہ - سب سے پہلے مسجد میں حجرہ بنوایا اور کعبہ شریف کے غلاف اتارنے کا حکم دیا - اس سے پہلے غلاف تو برتو چڑھائے جاتے تھے (تاریخ

الخلفا سیوطی۔

(ب) سب سے پہلے اسلام میں معاویہ نے لوگوں کو بھوکھا پیاسا رکھا اور مارا۔ (اسج المطالب باب چہارم صـ۱۰۱)

(ج) معاویہ نے نماز میں بسم اللہ بالجہر کہنا چھوڑ دیا (تفسیر کبیر جلد اول سورۃ فاتحہ نصائح کافیہ ۹۶۔

د۔ معاویہ نے مال فے کو اپنا مال قرار دیا (نصائح کافیہ صـ۹۶)

ھ۔ معاویہ نے لوگوں کو متعۃ الحج سے منع کیا اور بلند آواز سے تلبیہ کرنا موقوف کیا۔ جو مذہب رسول مقبول و جناب علی علیہم السلام تھا (نصائح کافیہ صـ۹۲ کنز العمال جلد ۳ صـ۳۰ کتاب الحج)

(و) معاویہ نے حضرت عمار بن یاسر۔ حضرت محمدؐ بن ابی بکر۔ حضرت مالک اشتر۔ حضرت محمدؐ ابن عدی صحابہ رسول مقبول صلعم کو صرف محبت جناب علی المرتضےٰؑ کے باعث قتل کرایا (ابوالفدا صـ۹۶ تاریخ اسلام عباسی صـ۳۱۹)

(ز) رکوع اور سجود کی تکبیروں کو سب سے پہلے جس نے ترک کیا ہے حضرت عثمان بن عفان ہیں جس وقت وہ بڑے ہو گئے اور انکا آواز پست ہو گیا۔ اور معاویہ نے حضرت عثمان کی پیروی سے ترک کیا تھا (قسطلانی۔ فضل الباری ترجمہ بخاری پارہ تیسرا صـ۲۶ فٹ نوٹ ۳)

(ح) معاویہ نے مرتے وقت گلے میں نصاریٰ کی صلیب لٹکائی اور نصرانی ہو کر مرا۔ (محاضرات راغب اصفہانی)

(ط) حضرت عبادہ بن صامت شام میں تھے ایک جند میں۔ انکے پاس اونٹوں کی ایک قطار گذری معلوم ہوا کہ یہ شراب ہے۔ معاویہ کیواسطے خرید کر لے جاتے ہیں۔ عبادہ نے ایک آپنی لے کر سب مشکوں کو چیر دیا۔ پھر اہل شام سے عثمان اور معاویہ کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں۔ معاویہ نے حضرت عثمان کو لکھا۔ جناب خلیفہ نے عبادہ کو مدینہ بلا لیا (تاریخ الاسلام جلد سوم باب ۲ صـ۱۴۵۔

(ی) معاویہ فرمان رسول اللہ صلعم کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اپنی رائے سے کام لیتا تھا (کشف المغطا عن کتاب الموطا صـ۲۲ ہم مطبع صدیقی لاہور)

ک۔ معاویہ نے شرائط صلح میں بدعہدی کی۔ اپنی حین حیات میں بجائے امام حسین علیہ السلام کے اپنے بیٹے یزید پلید کو ولیعہد کیا۔ حاشیہ بخاری پ۲ صد۹۱

حالات یزید پلید سنی

اہلسنت والجماعت کا چھٹا خلیفہ ۲۵ھ میں پیدا ہوا نہایت موٹا تازہ آدمی۔ فاسق۔ فاجر۔ زانی۔ شرابی۔ عیاش۔ تارک الصلوٰۃ۔ شطرنج و چوسر کا شوقین ظالم۔ متکبر لہو و لعب کو زیادہ پسند کرتا تھا۔ اس نے بندر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے عہد میں حرمین الشریفین تک فسق و فجور پہنچ گیا تھا۔ معاویہ نے اس کو اپنی حیات میں ولیعہد بنایا تھا۔ اس وجہ سے لوگ ناخوش تھے۔ اس کے بدن پر بہت بال تھے (تاریخ الخلفاء سیوطی صد۱۱ مطبع محمدی لاہور صواعق محرقہ فارسی صد۳۶)

(ب) یزید پلید نے ماں بیٹا اور بہن بھائی کا نکاح جائز کر دیا تھا اور نکاح میں دو سگی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز رکھتا تھا۔ شراب خوار اور تارک الصلوٰۃ تھا (صواعق محرقہ فارسی صد۳۵۹)

(ج) یزید پلید شرابی تھا۔ راگ سرود کو جائز رکھا۔ حق کو سلب کیا۔ دین میں فسق کیا (ابوالشکور اسلمی حاشیہ شرح عقائد نسفی صد۱۱۷)

(د) یزید پلید نے بعد شہادت امام حسینؑ اپنا لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا (یہ سب سنی المذہب تھے) قتل و فساد عظیم اور خونریزی کی۔ مدینہ منورہ کی ہتک کی چنانچہ مشہور ہے۔ کہ تین سو لڑکیوں کی بکارت ضائع کی اور اسی قدر صحابہ رسول صلعم کو اس جنگ میں شہید کیا۔ سات سو قاری قرآن شریف قتل کئے گئے۔ مسجد نبوی میں کئی دن تک [illegible] بس ڈر سے باقی مدنی لوگ نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور مسجد تک نہ آنے پاتے تھے۔ کتوں اور بھیڑیوں نے آ کر مقام رسول مقبول صلعم پر آ کر پیشاب کرنا شروع کر دیا (صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی لاہور صد۳۵۹)

ہ۔ واقعہ حرہ میں تین دن تک مدینہ منورہ میں بحکم یزید پلید قتل عام ہوا۔ دس ہزار اہل مدینہ اور سات سو صحابی قتل ہوئے۔ عورات مدنی لشکر یزید پر مباح ہو گئیں تھیں۔ کہ ایک ہزار عورت نے حرام کے بچے جنے (جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق دہلوی حاشیہ مترجم بخاری پارہ بارہواں صد۶ کتاب الجہاد والسیر مطبع احمدی لاہور)

(و) اہل مدینہ کے خلع کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ یزید نے گناہوں میں بہت ہی زیادتی کی تھی۔ چنانچہ حنظیل نے فرمایا کہ ہم نے اس وقت تک یزید کی خلافت سے انکار نہیں کیا۔ کہ

ہمیں یقین نہ ہو گیا کہ آسمان سے پتھر برسیں گے۔ غضب ہے کہ لوگ ماؤں۔ بیٹوں اور بہنوں سے نکاح کریں علانیہ شراب پئیں اور نماز چھوڑ بیٹھیں (تاریخ الخلفا سیوطی صـ ۱۴۳)

(ز) ۶۳ھ میں یزید کو خبر پہنچی۔ کہ اہل مدینہ نے اس کی خلافت سے انکار کر کے اس پر خروج کیا ہے یزید نے فوراً ایک بڑا لشکر انکی طرف روانہ کیا اور اہل مدینہ سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ لشکر ابن الزبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا (یزید خلیفہ اسلام سنی اور اس کا لشکر بھی سنی) حسن بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ سے کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ جو اس لشکر کے ہاتھ سے پناہ میں رہا ہو۔ بہت سے صحابی اور دیگر لوگ قتل ہوئے۔ مدینہ شریف خراب کیا گیا اور بدبخت لشکریوں نے ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کر دیا۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صـ ۱۴۳)

(ک)۔ اس سنی یزید سنی خلیفہ نے اپنا لشکر اہل مدینہ سے جنگ کے لئے بھیجا۔ راستہ میں اس لشکر کا سپہ سالار مر گیا تو ایک اور سپہ سالار بنا دیا گیا۔ آخر صفر ۶۴ھ میں اس نے مکہ شریف کا محاصرہ کر دیا اور ابن زبیر سے جدال و قتال شروع کر دیا۔ اور منجنیق سے مارنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے شعلوں سے کعبہ شریف کے پردے اور اس دُنبہ کے سینگ جل گئے جو حضرت اسمٰعیل کا فدیہ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صـ ۱۴۴ تاریخ اسلام عباسی صـ ۳۱۵)

(ل) یزید پلید سنی کے سنی مسلمان شامی لشکر نے خانہ کعبہ کو جلایا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ثالث صـ ۱۳۵)

۷۔ عبدالملک بن مروان سنی

یہ اہلسنت والجماعت کا ساتواں خلیفہ ہے جس کو خلافت النبوۃ پر بٹھلایا گیا اور امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین کا خطبہ اس کے نام پر پڑھا گیا۔ اس کے حکم سے حجاج بن یوسف نے مکہ معظمہ کا محاصرہ کیا۔ عبداللہ بن زبیر کو قتل کر کے پھانسی دیدیا۔ حرم کعبہ کو خون آلود کیا۔ حجاج بن یوسف سنی نے اہل مدینہ کی سخت توہین کی۔ حضرت جابر و حضرت انس و دیگر صحابہ کی مشکیں کسوائیں۔ عبداللہ بن عمر کو زہر آلود تیر سے زخمی کرایا (تاریخ الخلفا سیوطی صـ ۱۱۶)

(ب) جب عبدالملک کو خلافت پہنچ گئی پھر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بس اب تیرا زمانہ ہو چکا (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صـ ۱۱۸ سطر ۲ تاریخ اسلام

عباسی صـ۳۵۷ -

۳۸ - ولید بن عبد الملک م وانی اہلسنت و الجماعت کا آٹھواں خلیفہ اور خلافت النبوۃ کا گدی نشین بڑا ظالم بادشاہ تھا حجاج کا ظلم اس کے عہد میں اور بھی ترقی پکڑ گیا (تاریخ علامہ عباسی صـ۳۵۸)

ولید سخت جبار و ظالم تھا۔ سعید بن جبیرؓ کو حجاج نے شہید کیا (تاریخ الخلفا سیوطی صـ۱۲۱ ۱۲۲)

۳۹ - ولید بن یزید بن عبد الملک م وانی سنی اہلسنت والجماعت کا بارہواں خلیفہ۔ بادشاہ اسلام سنی المذہب

یہ شخص نہایت فاسق و فاجر۔ شراب نوش۔ منہیات کا مرتکب تھا۔ حتیٰ کہ حج کا ارادہ اس قصد سے کیا کہ کعبہ کی چھت پر بیٹھکر شراب پئے۔ لوگ اس کے فسق و فجور سے تنگ آہی گئے تھے لہذا مقابلہ د مقاتلہ کو تیار ہو گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ یہ واقعہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ میں ہوا۔ اس کا بھائی سلیمان بن یزید دیکھ کر کہنے لگا خس کم جہاں پاک۔ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ بڑا شرابی سخت بے شرم اور نہایت فاسق شخص تھا۔ (اور مجھ کو بھی ہم نوالہ ہم پیالہ کرنا چاہتا تھا۔ ذہبی کہتے ہیں۔ کہ ولید کا کفر و زندقہ تو صحیح نہیں ٹھیرتا۔ (لیکن وہ مے نوشی و لواطت میں مشہور ہو گیا تھا۔

ابن فضل اللہ نے مسالک میں لکھا ہے کہ ولید بن یزید (سنیوں کا امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین) جبار۔ کینہ ور۔ جس ہانڈی میں کھائے اسی میں چھید کرنیوالا۔ جھوٹے وعدے کرنیوالا۔ اس زمانہ کا فرعون۔ اپنے زمانہ کو معائب سے بھر نیوالا۔ فاسق و فاجر۔ قاتل سفاک قرآن شریف کو نیزہ سے چھید نے والا تھا (تاریخ الخلفا سیوطی مطبع صدیقی لاہور صـ۱۳۶ ۱۳۷)

(ب) ولید نے ایکبار کلام مجید کو کھولا۔ اتفاق سے اس کی ناپاک نظر آیہ وخاب کل جبار عنید پر پڑ گئی۔ جھلا اٹھا۔ قرآن شریف کو پھینک دیا۔ نیزوں اور تیروں سے مارا یہ اشعار کہے ؎

تھدونی بجبار عنید۔ فھا انا ذاک جبار عنید۔ اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب مزقنی الولید

ترجمہ اے قرآن تو مجھے جبار عنید سے ڈراتا ہے۔ خبردار ہو جا کہ اس وقت میں جبار عنید سرکش ظالم ہوں۔ اے قرآن جب تو قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جانا تو کہنا کہ اے رب مجھے ولید نے پھاڑا ہے (ترجمہ ابن خلدون۔ کتاب ثانی جلد ششم صـ۔ فٹ نوٹ)

(ج) ولید بن یزید نے حضرت یحیٰی بن حضرت زید بن حضرت امام زین العابدین علیہم السلام کو قتل کرا کر سولی پر لٹکایا اور جناب یحیٰیؑ علیہ السلام کی نعش مبارک برابر سولی پر لٹکتی رہی تا آنکہ ابو مسلم خراسان کا حاکم ہوا اس نے نعش مبارک کو اتروا کر دفن کرا دیا (ابن خلدون کتاب ثانی جلد ششم صفحہ ۱۔

(د) ولید بن یزید کے حکم سے اس کی ایک لونڈی نے شراب پی اور جنب کی حالت میں سو رانہ لباس پہنکر امام جماعت بنکر نماز پڑھائی۔ اور سنیوں نے نماز پڑھ لی (جماعت کے ثواب سے تو محروم نہ رہے (حیوٰۃ الحیوان دمیری بحوالہ تنزیہ الانساب صفحہ ۱۳۴)

۳۰۔ عبداللہ بن جحش و ابن حنظل صحابہ مرتد ہو گئے اور اپنی ردۃ پر قائم رہے اور اشعث بن قیس بھی مرتد ہوا۔ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں قید ہو کر آیا اور پھر مسلمان ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے اس کیساتھ اپنی ہمشیرہ (بہن) کی شادی کر دی (شرح نخبتہ الفکر صفحہ ۹۵ ابن حجر عسقلانی) نوٹ: وہ ہمشیرہ حضرت ابوبکر سے جعدہ پیدا ہوئی جسکا نکاح حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کیساتھ ہوا اور اس جعدہ خواہر زادہ حضرت ابوبکر نے جناب امام حسنؑ کو زہر پلایا دمات شہیداً علیہ السلام۔

۴۱۔ عبداللہ بن سعد جو دیوان نبوت کا کاتب تھا مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمدؐ سچے ہیں تو مجھ پر بھی وحی آتی ہے جس طرح انپر آتی ہے (تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۲۷۶ نولکشور ما تحت آیت ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ (پ ۷۔ انعام)

۴۲۔ حضرت طلحہ و حضرت زبیرؓ بی بی عائشہ۔ معاویہ بن ابو سفیان و عمرو بن عاص وصحابہ نے جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و امام برحق سے باغی ہوئے اور جنگ جمل اور جنگ صفین میں بالمقابل لڑائیاں لڑے۔ کیا یہ شیعہ تھے۔

۴۳۔ جناب بی بی عائشہ ہمیشہ حضرت عثمان کو سب وشتم کرتی رہی اور لعنت ڈالتی رہیں۔ اقتلوا نعثلاً۔ لعن اللہ نعثلاً کا مقولہ دیکھو روضۃ الاحباب جلد ۲ صفحہ ۱۲ قاموس لفظ نعثل۔

۴۴۔ اخرج البیھقی عن ابن مسعود قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال فی خطبتہ ایھا الناس ان منکم منافقین۔

الخصائص الکبرےٰ جلد دوم صـ۱۰۲ مطبوعہ دائرۃ المعارف بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم لوگوں میں منافقین ہیں۔ قرآن شریف اس کا مؤید ہے۔ اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد انک لرسول اللہ جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم گواہی دیتے ہیں تحقیق تو اللہ تعالےٰ کا رسول ہے۔

۴۵۔ زہری کہتے ہیں کہ تعجب ہے کہ عبد اللہ ابن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے حضرت علیؑ سے بیعت نہ کی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کر لی (تذکرہ خواص الامۃ تاریخ طبری و تاریخ کامل۔ ابو الفدا۔ استیعاب۔ عینی شرح بخاری)

۴۶۔ حضرت ابوبکر نے اپنے عہد حکومت میں حضرت مالک بن نویرہ صحابی اور اس کی جماعت کو قتل کرایا اور خالد بن ولید صحابی نے اس کی عورت جمیلہ سے بلا عدت اسی رات کو زنا کیا۔ مگر خلیفہ اول نے اس پر حد نہ لگائی (تواریخ اسلام گواہ ہیں)

۴۷۔ حضرت عمر نے حضرت سعد وقاص و حضرت ابی بن کعب صحابہ کو بے گناہ درے لگائے (تاریخ اسلام جلد ۳ صـ۱۰۵)

الف۔ حضرت عمر نبید شراب پیا کرتے تھے (کشف المغطا عن کتاب الموطا صـ۵۵ مطبع صدیقی لاہور) جب قتل ہوئے انکو نبید پلائی گئی (بخاری پ۱۴ صـ۵۵)

(ب) حضرت عمر نے عرب کی ایک مسلحہ پارٹی اور آگ اور لکڑیاں لیکر جناب زہراؑ بتول بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان پر دھاوا کر دیا (ابو الفدا جلد ا صـ۱۵۶)

(ج) حضرت عمر نے متعۃ الحج اور متعۃ النسا کو جو زمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کرتے تھے۔ اپنے حکم سے بند کر دیئے۔ کنز العمال جزو سادس صـ۴۰۴ حاشیہ مسند امام احمد حنبل بخاری کتاب المناسک باب التمتع پ۶ صـ۱۷ مطبع احمدی لاہور)

(د) حضرت عمر نے اپنے عامل مغیرہ بن شعبہ حاکم بصرہ کو جو مشہور زانی تھا اور ام جمیل عورت سے زنا کیا۔ چھوڑ دیا اور حد نہ لگائی (تاریخ اسلام جلد سوم صـ۹۵)

(ﮦ) نماز تراویح کو باقاعدہ باجماعت پڑھانے کو رواج دیا اور نعم البدعۃ فرمایا۔ صحیح بخاری۔ کتاب التہجد۔ باب قیام النبی باللیل۔ پ۵ صـ۱۷۱۔ مطبع احمدی لاہور)

(و) زمانہ نبوت میں طلاق ثلاثہ ایک طلاق شمار ہوتی تھی اور مطابق کتاب اللہ

ہر ایک طہر میں عورتوں کو طلاق ملتی تھی۔ مگر حضرت عمر نے اس کو موقوف کر کے اپنا حکم جاری کیا اور ایک ہی وقت میں طلاق ثلاثہ کو جائز رکھا (صحیح مسلم کتاب الطلاق۔ باب الطلاق الثلاثہ جلد اول صفحہ ۴۷۸)

۴۸۔ حضرت عثمان نے باوجود اصحاب اور خلیفۂ اسلام ہونے کی دین میں احداث کئے۔ آپ نے اپنے عزیزو اقارب کو مسلمانوں کا حاکم مقرر کیا۔ اور ولید بن عقبہ کو کوفہ کا عامل کیا۔ جس نے شراب کے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور چار رکعت پڑھکر سلام پھیرا اور مقتدیوں سے کہا۔ اگر کہو تو اور پڑھا دوں (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۹۳ سطر ۱۹)

(ب) حضرت عثمان نے مروان درانده بارگاہ رسول مقبول صلعم، کو ملک افریقہ کا خمس معاف کردیا اور اپنے اقرباء کو بہت سا مال دیڈالا (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۹۴)

(ج) حضرت عثمان جنگ احد سے جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے (بخاری پ ۱۴ صفحہ ۹۳ مطبع احمدی لاہور)

(د) حضرت عثمان نے تیسری اذان جمعہ میں پڑھائی۔ آنحضرت صلعم اور شیخین کے زمانہ میں نہ تھی (بخاری کتاب الجمعہ پ ۴ صفحہ ۳۰ مطبع احمدی لاہور)

(ہ) منا میں حضرت عثمان بجائے قصر نماز کے پوری نماز خلاف سنت پڑھنے لگے (بخاری ابواب تقصیر الصلوٰۃ پ ۴ صفحہ ۹۸ مطبع احمدی لاہور)

(و) حضرت عثمان اپنی خلافت میں تمتع اور قرآن سے منع کرتے تھے۔ حضرت علیؑ نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ و عمرۃ اور کہنے لگے کہ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے نہیں چھوڑ سکتا (بخاری کتاب المناسک پ ۶)

(ز) حضرت عثمان نے حضرت ابوذر غفاری صدیق صحابی رضی اللہ عنہ کو بے گناہ جلاوطن کیا۔ آپ نے ربذہ میں وفات پائی (تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۶۶ جلد اول۔ تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۱ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۶)

(ح) صحابہ کرام جناب رسول اللہ صلعم کی احکام بجالانے میں تامل کرتے تھے (المعلم ترجمہ مسلم جلد ۳ صفحہ ۱۲۰۹)

(ط) حضرت عثمانؓ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اپنے غلاموں سے

ایسا پڑوایا کہ انکو فتق کا مرض ہو گیا (تاریخ اسلام جلد سوم صہ ۱۳۱)

(ی) حضرت عثمان نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن شریف کو منزل الٰہی جمع کرایا اور باقی سب الگ الگ پرچوں۔ ورقوں اور مصحف کو جو لوگوں کے پاس تھے منگوا کر جلا دینے کا حکم دیا (بخاری۔ باب جمع القرآن پ ۲۰ صہ ۱۳۲)

(ک) حضرت عثمان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لکھی ہوئے پروانہ زکوٰۃ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر صہ پ ۱۲ مطبع احمدی لاہور)

۴۸۔ مروان ملعون حاکم مدینہ بہ عہد معاویہ بن ابوسفیان جناب امام حسنؑ کو بر سر منبر گالیاں دیتا تھا اور جناب صبر کرتے رہتے (تاریخ الخلفاء سیوطی حالات معاویہ)

۴۹۔ عبداللہ ابن زبیر سنی حاکم حجاز نے خاندان نبوت کو بہت ستایا۔ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام کے خطبہ میں مذمت کرتا۔ چالیس دن تک خطبہ میں درود شریف نہ پڑھا اور خطبہ میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نکال ڈالا حضرت محمد ابن حنفیہ فرزند علی المرتضیٰ ع کو معہ ۱۵ کس معززین بنی ہاشم کے قید کر دیا اور لکڑیاں قید خانے کے دروازہ پر چن دیں اور آگ لگانے ہی کو تھا۔ کہ حضرت مختار ثقفی رح کی فوج نے آکر قید خانہ کو توڑ کر ان بزرگواروں کو چھڑایا (تاریخ اسلام جلد اول صہ ۴۰)

۵۰۔ حجاج بن یوسف ظالم سنی عراق میں حاکم تھا اس نے قریباً ڈیڑھ لاکھ مومنین و سادات کا خون بہایا۔ ہزاروں کو قید خانہ میں رکھا۔ حضرت قنبر غلام جناب علیؑ کو اسی نے شہید کیا۔ عبداللہ بن زبیر کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا اور خانہ کعبہ میں خون بہایا۔ غلاف کو جلایا (تاریخ اسلام صہ ۱۸۱)

۵۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمر صحابی سنی وطی فی الدبر کے قائل تھے (بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸ صہ ۱۶۷ باب قول نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم) طبرانی نے وصل کیا۔ اس میں یوں صاف ہے۔ کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اتری۔ بعضوں نے کہا انی این کے معنوں میں ہے۔ یعنی جہاں چاہو قبل یا دبر میں۔ وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری اور ذہلی اور بزاز اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸ صہ ۶۸ حاشیہ)

۵۲۔ حضرت امام علی المرتضےٰ علیہ السلام کو عبدالرحمٰن ابن ملجم سنی نے تلوار زہر آلود سے شہید کیا۔

۵۳۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کو معاویہ بن ابو سفیان نے زہر دے کر شہید کیا (تاریخ کامل۔

۵۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو یزید پلید سُنی نے کربلا معلیٰ میں شہید کرایا۔ سر الشہادتین)

۵۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو ولید بن عبد الملک اموی سُنّی نے زہر دے کر شہید کیا (تاریخ اسلام)

۵۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبد الملک مروانی سُنّی نے ۱۱۴ھ میں زہر سے شہید کیا۔

۵۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو منصور [illegible] سُنّی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام ج ۱ صفحہ [illegible])

۵۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہارون الرشید سنی نے زہر سے شہید کیا۔ (ابو الفدا ج ۱ صفحہ ۱۵)

۵۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو مامون الرشید عباسی سُنّی نے زہر سے شہید کیا (تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۱۹)

۶۰۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو خلیفہ معتصم باللہ سُنّی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام صفحہ ۳)

۶۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو خلیفہ معتز باللہ سُنی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۳)

۶۲۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو خلیفہ معتمد عباسی سنی نے ۲۶۰ھ میں زہر سے شہید کرایا (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۶۲۔ اور ہمیشہ سے فرقہ اہلسنت والجماعت

۶۳۔ حضرت حسن بن امام حسن ابن امام علی المرتضےٰ علیہم السلام اور جناب فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام کو ولید بن عبد الملک سنی نے انکو اپنے گھر سے نکلوا دیا اور ان کا اسباب زبردستی سے باہر پھینکوا دیا اور مکان کو گروا دیا اور روز روشن میں اہلبیت رسول

مقبول صلعم باہر نکلے اور جلاوطن ہوئے (جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق محدث دہلوی صفحہ ۱۲۷ سطر اول مطبوعہ نولکشور)

۶۴۔ ۱۲۲ھ میں حضرت زید بن امام زین العابدین علیہ السلام نے شہادت پائی اور ہشام سُنی نے انکو سولی پر لٹکایا اور ولید بن یزید بن عبد الملک کے زمانہ تک آپ کا جسم مقدس سولی پر لٹکتا رہا (تاریخ ابو الفداء عربی جلد اول صفحہ ۲۰۴ سطر ۹)

۶۵۔ ۱۳۹ھ میں ہادی عباسی سُنی کی خلافت میں حضرت حسین بن علی بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی علیہم السلام معہ رفقاء و شیعیان شہید ہوئے (ابو الفدا جلد دوم صفحہ ۱۱)

۶۶۔ ۱۴۵ھ میں محمد و ابراہیم فرزندان عبد اللہ بن حسن بن امام حسن بن امام علی معہ بہت سے سادات کے منصور عباسی سُنی کے ہاتھ سے شہید ہوئے (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۱۴۲ زمیندار پریس لاہور)

۶۷۔ ۲۳۶ھ میں متوکل دُسنی المذہب خلیفہ عباسی نے حضرت امام حسین کی قبر مبارک اور گرد و پیش کے مکانات کھدوا دینے کا حکم دیا۔ اور لوگوں کو زیارت کرنے سے منع کیا۔ مدتوں مزار مبارک جنگل بنا رہا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی صفحہ ۱۴۵ زمیندار پریس لاہور۔ تاریخ ابو الفدا جلد دوم صفحہ ۳۸ سطر ۸)

۶۸۔ ۲۴۴ھ میں متوکل نے یعقوب بن سکیت امام عربیہ کو قتل کر ڈالا۔ جو اس کے بیٹے معتز اور مؤید کو پڑھایا کرتے تھے ایک روز خلیفہ نے اپنے بیٹوں کے متعلق یعقوب بن سکیت سے پوچھا کہ بھلا یہ دونوں اچھے ہیں یا حسنؑ و حسینؑ یعقوب نے کہا کہ ان سے تو حضرت علیؑ کا غلام قنبر لاکھ درجہ اچھا ہے۔ یہ سنکر متوکل کو غصہ آیا اور ان کی زبان تالو سے نکلوا ڈالی اس صدمہ سے ہلاک ہوئے (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۴۶ سطر ۷ زمیندار پریس لاہور۔ ابو الفداء جلد ۲ صفحہ ۴۰)

۶۹۔ متوکل علی اللہ عباسی سُنی۔ ناصبی تھا اور حضرت علیؑ اور ان کی اولاد سے دشمنی رکھتا تھا۔ اس وقت میں سادات بیچارے مصیبت کے مارے جلاوطن ہو گئے۔ کربلا کے روضے جو عمرو بن عبد العزیز نے بنوائے تھے۔ انکے گرد کے مکانات اس نے مسمار کرا دیئے اور لوگوں کو زیارت سے منع کیا۔ ۲۳۶ھ میں متوکل نے حکم دیا کہ کوئی مزار شہدا اور ان کی اولاد پر نہ جائے اور زیارت کو نہ جائے اور حکم دیا کہ امام حسینؑ اور شہدا کربلا کے روضے

ہموار کر کے اُن پر زراعت کے لئے پانی چھوڑ دیں۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر پانی امام انام علیہ السلام اور تمام شہدائے عترت طاہرہ کی قبروں پر جاری نہ ہوا جس سے خلقت کو سخت حیرت ہوئی۔ اس نے بنی فاطمہؑ سے باغ فدک کو بھی چھین لیا تھا (تاریخ اسلام جلد ا صـ ۶۵)

۶۷۔ تاریخ اسلام گواہی دیتی ہے کہ سلطنتِ بنی عباس میں سنی خلفاء اسلام نے آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیا۔ ہمیشہ طرح طرح کے ان پر ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ جلا وطن ہوئے زندہ دیواروں میں چنے گئے چنانچہ صفر سنہ ۴۴۳ھ کا واقعہ بڑا جانگداز و جانکاہ ہے کہ صفر سنہ ۴۴۳ھ میں دار الخلافت بغداد میں اہل کرخ یعنی شیعوں نے ایک جدید تعمیر کی برجوں پر طلائے حرفوں میں یہ جملہ لکھا محمد و علی خیر البشر۔ اس پر اہلسنت بہت بگڑے اور ادعا کیا کہ یہ عبارت تھی محمد و علی خیر البشر فمن رضی فقد شکر و من ابی فقد کفر۔ شیعوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ جیسا ہمارا طریقہ ہے۔ کہ مسجدوں پر جملہ محمد و علی خیر البشر ہی لکھا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں ہے۔ خلیفہ قائم بامر اللہ نے دو معتمد سردار ابو تمام عباسی اور عدنان بن رضی علی کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا۔ ان دونوں نے تحقیقات کے بعد یہ رپورٹ کی کہ اہل کرخ کا بیان صحیح ہے اس پر خلیفہ نے اہلسنت کو حکم دیا کہ تعرض و جنگ سے باز رہیں۔ مگر قاضی ابن المذہب اور زہیری نے سنیوں کو بھڑکا کر فساد برپا کرا دیا۔ اہلسنت نے دجلے کا پانی کرخ میں جانا بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر اہل کرخ کا ایک گروہ ہو کر آیا۔ اور بزور دجلہ سے پانی لے گیا۔ پھر انہوں نے ضد کے طور پر گلاب ملا کر پانی کی سبیلیں رکھیں یہ بات سنیوں کو اور بھی ناگوار ہوئی اور بغداد کا امیر الامرا بھی بگڑ گیا۔ اور اس نے شیعوں پر تشدد شروع کیا۔ اب شیعوں نے اس جملے سے خیر البشر مٹا کر اس کی جگہ علیہما السلام لکھ دیا مگر اہلسنت نے کہا کہ ہم ہرگز اس پر راضی نہ ہوں گے۔ بلکہ تعمیر کے اس ٹکڑے کو نکال ڈالو جس پر محمدؐ و علیؑ لکھا ہے اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا چھوڑ دو۔ شیعوں نے اسے منظور نہ کیا اور برابر ۳۔ ربیع الاول تک جنگ چھڑی رہی۔ اس اثناء میں اہلسنت کی طرف سے ایک ہاشمی قتل ہوا۔ انہوں نے جوش دلانے کی غرض سے اس کی نعش کو چھپا دی اور تمام اہلسنت کے محلوں میں پھرایا اور پھر مقبرہ امام احمد حنبل میں دفن کر کے بڑے بھاری جتھے سے مشہد امام موسیٰ کاظمؑ پر یورش کی۔ اور

اس کے اندر گھسکر اوّل تمام بیش بہا اسباب مشہد طلائی و نقرئی قندیلوں کو لوٹا۔ پھر مشہد میں آگ لگائی امام موسیٰ کاظم و امام محمد تقی علیہما السلام کی ضریحیں جلیں (الاخرہ) تاریخ ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۹۹۔ کشف القبا ہب صفحہ ۴۳) یہ تھے خلفاء اسلام اور انکی رعایا سُنی المذہب اور انکے جور و ستم و مظالم۔ الغرض خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کا دور فتن و بدعات شروع ہوتا ہے۔ جنہوں نے نظام حکومت اسلامی کی بنیادیں متزلزل کردیں (الحریت فی الاسلام صفحہ ۲۶) حضرت عثمان کے تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوتی ہے۔ نوجوانوں نے خاصکر بنی امیہ کے نونہالوں نے وہی عیاشانہ زندگی اختیار کرلی۔ انکے اپنے ایک بھتیجے نے قمار خانہ جاری کیا اور عورتوں کا عاشقی و معشوقی کرنا ایک فیشن ہوگیا۔ مکہ کی عیاشی بنی امیہ کے عہد میں دمشق میں بدترین صورت میں نمودار ہوئے۔ تاریخ اسلام آنریبل جسٹس سید امیر علی صاحب قبلہ بالقابہ صفحہ ۵۴) بنی امیہ۔ بنی عباس۔ سلطنت عثمانیہ سلطنت مغلیہ سب کے سب نئی گورنمنٹ کے خلفاء اسلام کے اعمالنامے مشہور ہیں۔

امہات المومنین و دیگر خواتین کی گستاخی

امہات المومنین میں سے جناب بی بی عائشہ بنت حضرت ابوبکر اور جناب بی بی حفصہ بنت حضرت عمر کی گستاخی و بے ادبی۔ سازش و ایذا ہی رسول مقبول صلعم کو زیادہ مشہور ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے تمام ازواج سے ایک ماہ تک کنارہ کشی فرمائی طلاق تک نوبت پہنچی۔ بلکہ بی بی حفصہ کو طلاق رجعی نصیب ہوئی قرآن شریف و احادیث صحیحہ و تواریخ معتبرہ اہلسنت والجماعت گواہ ہیں۔

الف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایھا النبی لم تحرّم ما احل اللہ لك تبتغی مرضات ازواجك و اللہ غفور الرحیم۔ ترجمہ اے نبی تم کیوں حرام کرتا ہے وہ چیز جو خدا نے تیرے واسطے حلال کردی ہے۔ اپنی بیبیوں کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تفسیر۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے۔ ایک وقت میں حضرت زینب کے پاس کسی قدر شہد تھا جب حضرت صلعم انکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت پلاتیں اور حضرت کو اس سبب سے انکے گھر میں زیادہ توقف ہوتا۔ یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گراں گذری۔ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ نے اسبات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرالیا۔ کہ جب حضرت

وہاں سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائیں۔ تو ہم سے ہر ایک کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغفور ایک درخت کا گوند ہے کہ اسے عرفط کہتے ہیں۔ اس میں بُری بو آتی ہے اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بُری بوؤں سے پرہیز رکھتے تھے۔ پس حضرت ایک دن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میں سے مغفور کی بو آتی ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ میں نے مغفور تو نہیں کھایا۔ مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہے۔ بیبیاں بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کی کلی چوسی ہو گی۔ آپ نے شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا (سورہ تحریم پ۲۸ شروع)۔ تفسیر حسینی جلد دوم ص۵۵۳ بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ تحریم کی تفسیر۔ پارہ بیسواں۔ ص۱۹ (مطبع [illegible] لاہور)

(۲۲) [illegible] تعالیٰ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما و ان تظاهرا علیہ فان اللہ ھو مولہ وجبریل وصالح المومنین والملئکۃ بعد ذالک ظھیر۔ سورہ تحریم پ۲۸) ترجمہ اگر توبہ کرو تم دونوں اے حفصہ اور اے عائشہ اور پھر خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے میں باہم پشت پناہ نہ ہو تو تمہارے واسطے بہتر ہو گا پس تحقیق کہ پھر گئے ہیں دل تمہارے صواب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھید کی محافظت نہیں کرتیں اور اگر باہم پشت پناہ ہو گی تم دونو رسول کا دل ستانے میں تو یقینی اللہ وہ دوست اور اللہ مددگار ہے۔ اپنے پیغمبر کا آپ کو نصرت دیگا۔ اور جبرئیل انکے رفیق ہیں مددگاری کریں گے اور مومن صالح علی (کرم اللہ وجہہ) اور سب فرشتے آسمان اور زمین کے باوجود امداد کے خدا اور جبرئیل اور اصحاب آپ کے یار ہیں مددگار اور معاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہیں۔ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم ص۱۵۵ بخاری کتاب التفسیر پارہ بیسواں ص۱۹)

(۲۳) اللہ تعالیٰ ازواج النبی صلعم کو طلاق کی دھمکی دیتا ہے۔ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات تئبت عبدات سیحت ثیبت وابکارا (سورہ تحریم پ۲۸ رکوع اول) ترجمہ شاید کہ اس کا رب اگر وہ تم کو طلاق دے تو تم سے بہتر بیبیاں بدل دے حکم ماننے والیاں تصدیق کرنیوالیاں نمازی۔ توبہ کرنیوالیاں۔ بندگی کرنیوالیاں۔ ہجرت کرنے والیاں

رانڈ اور کنواریاں۔ ف حضرت عمر کہتے تھے آنحضرت صلعم کی بی بیاں آپ پر رشک کر کے لڑنے جھگڑنے لگیں۔ میں نے انسے کہا عجب نہیں پیغمبر صاحب تم کو طلاق دیدیں۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بی بیاں آپ کو عنایت فرماوے۔ اس وقت یہ آیت اتری (بخاری کتاب التفسیر صد۲ باب قول عسی ربہ ان طلقکن)

ھ۔ حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا امیر المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ستانے کے لئے ایکا کیا تھا۔ ابھی میں نے بات پوری نہیں کی تھی انہوں نے کہا عائشہ اور حفصہ (بخاری کتاب التفسیر۔ بیسواں پارہ صد۲ تفسیر سورہ تحریم)

ہ۔ عتبان بن مالک نے حضرت عمر کو خبر پہنچائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی بیبیوں سے الگ ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا (ہاتہ بتری کی) اب تو عائشہ اور حفصہ کی ناک میں مٹی لگی (بخاری کتاب التفسیر۔ بیسواں پارہ صد۱۷ مطبع احمدی لاہور)

و۔ جب امہات المومنین نے جناب بی بی زینبؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے کو بھیجا۔ کہ آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں۔ ابوبکر کی بیٹی میں انصاف کیجئے۔ وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں اور کہنے لگیں۔ کہ آپ کی بیبیاں ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں۔ اور آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں۔ اور آواز بلند کی اور حضرت عائشہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں۔ انکو برا بھلا کہنے لگیں۔ گالیاں نکالیں (بخاری کتاب الہبہ پارہ دسواں صد۳۵ مطبع احمدی لاہور)

ز۔ حضرت عمر کی زبانی واقعہ ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا میں ایک معاملہ میں کچھ فکر کر رہا تھا کہ اتنے میں میری جورو بولی تم ایسا کرو تم ایسا کرو تو اچھا ہے میں نے کہا ارے تجھے کیا مطلب۔ تو کیوں اس معاملہ میں کچھ دخل در معقولات کرتی ہے وہ کہنے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے۔ تجھ پر تعجب آتا ہے۔ میں نے اگر تم سے دو دو باتیں کیں تو کیا برائی ہوئی۔ تمہاری بیٹی حفصہ تو آنحضرت صلعم سے ایسی باتیں کرتی ہے بڑھ بڑھ کر جواب دیتی ہے کہ آپ سارا دن اس سے غصہ اور رنج میں رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا ہاں یہ بات ہے یہ بات سنتی ہے اپنی چادر سنبھالی اور سیدھے حفصہ کے پاس گئے اور انسے کہنے لگے۔ اے بیٹی حفصہ یہ کیا بات ہے تو آنحضرت صلعم سے بڑھ بڑھ کر باتیں بناتی ہے؟

اور سوال و جواب کرتی ہے اور آنحضرت صلعم تجھ پر سارا دن غصے رہتے ہیں۔ حفصہ نے کہا بیشک ہم تو خدا کی قسم۔ ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔ حضرت عمر نے کہا دیکھ۔ یاد رکھ میں تجھ کو اللہ و رسول کے غضب سے ڈراتا ہوں۔ تو ایسا کرے تو تباہ ہو جائے گی (بخاری جلد ۲ کتاب التفسیر)

(ح) لیلیٰ بنت حطیم زوجۂ رسول مقبول صلعم نے آنحضرت کی پیٹھ پر ایک مکا مارا۔ آپ نے فرمایا کون ہے کہ اس کو بھیڑیا کھائے۔ اس نے کہا میں حطیم کی بیٹی ہوں (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۔۔ مطبوعہ نولکشور و روضۃ الاحباب جلد دوم ذکر ازواج النبی)

(ط) ایک عورت زوجۂ رسول امیمہ یا امام یا اسماء نام کی تھی آنحضرت صلعم نے ابو اسید ساعدی صحابی کو بھیجا یا۔ کہ اس کو مدینہ میں لایا آواز اس کے جمال کا مدینہ میں شہرت پا چکا تھا۔ اور عورتیں اس کے دیکھنے کو آئیں اور امہات المومنین نے اس عورت کو یہ سکھلا رکھا تھا۔ کہ جب وہ آنحضرت صلعم سے خلوت کرے تو اعوذ باللہ منک کہنا تاکہ تجھے آنحضرت صلعم بہت دوست رکھیں اور عائشہ نے حفصہ سے کہا کہ تو اس کی مہندی باندھا اور میں اس کے سر کے بال کی کنگھی کرتی ہوں۔ اس وقت یہ کہا کہ جب آنحضرت صلعم مجھ سے خلوت کریں تو ان سے بول اعوذ باللہ منک جب آنحضرت صلعم گھر میں آئے اور پردہ ڈالا آنحضرت نے چاہا کہ اس سے مباشرت کریں اس نے کہا اعوذ باللہ منک آنحضرت صلعم نے اس کے نزدیک سے جست کی اور فرمایا کہ بناگاہ عظیم سے تو نے پناہ مانگی اٹھ اور اپنے اہل سے ملحق ہو اور ابو اسید صحابی کو فرمایا تاکہ اس نے اس کے قبیلہ میں پہنچایا (منہج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۶۷۹ و روضۃ الاحباب جلد دوم)

(ی) بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو ڈھونڈھا تو اپنا ہاتھ انکے بالوں میں ڈالا (بال نوچے) فرمایا کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا۔ میں نے کہا آپ کے لئے شیطان نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں میرے لئے بھی شیطان ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد کی۔ وہ میرا تابعدار بنگیا (سنن نسائی جلد دوم باب الغیرۃ کتاب عشرۃ النساء صفحہ ۱۰۲)

(ک) عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا مجھے معلوم نہ تھا۔ میں بی بی

زینب پاس چلی گئی بغیر انکی اجازت کے وہ غصہ میں تھیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں۔ جب ابوبکر کی چھوکری اپنی کرتی الٹ دے تو وہ آپ کو کافی ہے (رجع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی۔ باب حسن معاشرت النساء صت ۳۴)

بہتان عشق جونیہ

ابو اسید صحابی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت کیساتھ مدینہ سے نکلے اور ایک حاطہ والے باغ کے پاس پہنچے۔ جس کا نام شواط تھا وہاں جاکر اور دو باغوں کے بیچ میں پہنچے۔ آنحضرت نے فرمایا تم یہیں بیٹھو اور آپ خود باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں جونیہ بلائی گئی تھی جس کیساتھ اس کی محافظہ دایہ بھی تھی۔ اس کو کھجور کے ایک خانہ باغ میں اتار آگیا تھا۔ جو امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کا تھا۔ جب آنحضرت اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تو اس سے فرمایا کہ تو اپنا نفس مجھے ہبہ کر دے۔ جونیہ نے کہا کیا شاہزادیاں اپنا نفس بازاریوں کو بھی ہبہ کیا کرتی ہیں۔ جونیہ کے انکار پر آنحضرت نے اس کی طرف بغرض تسکین ہاتھ بڑھاکر اس پر رکھا۔ جونیہ نے کہا خدا کی دہائی ہے۔ اعوذ باللہ منک۔ میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ کہ تجھ سے بچنے۔ آنحضرت نے فرمایا تو نے اس سے پناہ مانگی۔ کہ جس سے مانگی جاتی ہے۔ پھر آنحضرت وہاں سے نکلکر ہمارے پاس آئے اور فرمایا اے اسید جونیہ کو کپڑے دیکر اس کے گھر والوں میں پہنچا دے۔ انتہی (بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وہل یوجہ الرجل با)

نوٹ۔ اس حدیث بخاری سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلعم غیر محرم عورتوں کو تخلیہ میں بلاکر مس و تعش کرتے تھے اور ابو اسید صحابی دلال تھا۔ جونیہ کا رد و بدل گستاخانہ کلام جناب کا تعشق معاذ اللہ نبوت پر دھبہ لگاتا ہے۔ یہ میاں بخاری کا اسلام پر احسان ہے کہ تا قیامت منزہ و کرریا ہے۔

الغرض۔ ملاں صاحب یہ خود حالات صحابہ کرام۔ امہات المومنین و خلفائے اسلام کو غور سے پڑھکر انصاف فرمادیں کہ کوئی شیعان جناب علی المرتضیٰ و آئمۃ الطاہرین علیہم السلام بے وفائی و غداری میں بڑھے ہوئے تھے یا اصحاب النبی صلعم اور سنی مسلمان یاد رکھو کہ جو لوگ نہ شیعہ تھے اگر آئمہ اطہار سے پھر گئے یا تکالیف پہنچائے ہے۔ وہ فی الحقیقت مخلصین شیعہ نہیں ہوسکتے تھے۔ در اصل منافقانہ طور پر دھوکا دینے کے

واسطے شیعہ کہلاتے رہے۔ اور یہی طریقۂ زمانہ نبوی میں بھی منافقین کا رہا۔ جیساکہ قرآن کریم میں ذکر ہے وقالت طائفۃ من اہل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا (پ۳ - آل عمران ع ۱۵)

قاتلانِ امام حسین علیہ السلام کون ہیں

وہی لوگ اور انکی ذریت رہے اور ان کے مرید ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگے اور کلمۂ ہذیان کہا۔ خلافت و باغ فدک چھین لیا اور دختر نیک اختر رسول سیدہ معصومہ کے مکان جنت اشیان کو جلانے کیواسطے دوڑے۔ سادات پر خمس بند کر دیا اور انکو عام رعایا میں ملا دیا۔ قرآن شریف کو جلا دیا۔ سیدنا علی المرتضےٰؑ کی خلافت راشدہ سے بغاوت کی جنگ جمل اور جنگ صفین میں لڑائیاں لڑے۔ اور مسجد کوفہ میں شہید کیا۔ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام سے بیوفائی کی انکو زہر سے شہید کیا اور روضۂ رسول مقبول صلعم میں دفن نہ ہونے دیا اور جسم اطہر پر تیر چلائے یہ سب لوگ ثلاثہ پرست اہلسنت تھے۔ فرمائیے بی بی عائشہ۔ حضرت طلحہ و حضرت زبیر و امیر معاویہ و عمرو بن العاص اور مروان کا کیا مذہب تھا۔ وہ شیعہ تھے یا سنی۔ مدنی تھے یا کوفی۔ پھر یزید پلید۔ شمر ملعون عبد اللہ بن زیاد ملعون۔ خولی۔ عمرو بن سعد۔ حصین بن نمیر۔ محمد بن اشعث خواہرزادہ حضرت ابوبکر اور تمام شامی فوج سنی تھے یا شیعہ۔ اگر شیعیان کوفہ نے بیوفائی کی تو فرمائیے اہالیان مکہ معظمہ و باشندگان مدینہ منورہ و مسلمانان شام نے جناب امام حسینؑ سے کونسی ہمدردی کی۔ کوفی لایوفی معاویہ شاہی ابن الوقت مسلمان تھے۔ منافقانہ اور جاسوسانہ طور پر مکر و فریب - دغا اور دھو کا بازی کے لئے آئمۂ اطہار علیہم السلام سے ملے رہے اور وقت پر پیٹھ دکھا دی جس طرح کہ منافق صحابہ ہمیشہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچاتے رہے۔ جنگ جمل میں جناب علی المرتضےٰ حیدر کرار علیہ السلام کے بالمقابل بی بی عائشہ کے طرفدار و سپاہ لا رسنی تھے۔ یا شیعہ جنگ صفین میں جناب علی المرتضےٰؑ کے مقابلہ میں معاویہ کی شامی سپاہ کون تھے۔ سنی یا شیعہ فرمائیے۔ حضرت مختار ثقفیؒ۔ حضرت سلیمان۔ حضرت ابراہیم بن مالک اشتر صحابی اور انکے ہمراہی فوج جنہوں نے بعد شہادت سیدنا امام حسین علیہ السلام خون ناحق کا انتقام لیا اور ستر ہزار کوفی و شامی۔ شمر۔ عمرو بن سعد۔ ابن زیاد۔ خولی ملاعنہ کو چن چن کر

فیل کیا اور گرم تیل میں جلا دیا۔ یہ انتقام لینے والے کیا مذہب رکھتے تھے۔ اپنی مستند کتب تواریخ سے جواب لکھیں۔ اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ اہلسنت و الجماعت معاویہ شاہی ابتدا ہی سے اہلبیت رسالت صلعم کا جانی دشمن اور قاتل رہا ہے اور وہ ہمیشہ جابر ظالم خلیفوں کا تابعدار وفادار بنا رہا رہا ہے۔

بہتان سنی۔ آئمہ اطہار علیہم السلام کی امامت کا منکر بقول شیعہ کافر ہے (بہتان الشیعہ صفحہ ۱۵)

برہان شیعہ۔ بقول شیعہ ہی کافر نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام سے کافر ہے۔

الف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحب امر جو تم میں سے ہو انکی اطاعت کرو۔ اہلسنت کے نزدیک بھی امام ادر ولی اور صاحب امر جناب امیر المومنین علیؑ ہیں اور انکے بعد انکی اولاد گیارہ امام ہیں۔

(ب) قال اللہ تعالےٰ انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون مائدہ ۶، تحقیق تمہارا والی اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو مومن ہیں۔ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں صدقہ دیتے ہیں۔ تمام علماء اہلسنت کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ آیت شریف جناب علی المرتضےٰؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ جبکہ انہوں نے حالت نماز میں ایک انگوٹھی فقیر کو دی (حدیث التفاسیر صفحہ ۱۱۶۔ درمنثور سیوطی)

ج۔ قال النبی صلعم ان علیًا منی و انا منہ وھو ولی کل مومن۔ ترجمہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ تمام مومنوں کا سردار ہے (مشکوۃ باب مناقب علیؑ جلد ۸ صفحہ ۱۲۰ و ترمذی جلد دوم) زیادہ دیکھو ثبوت خلافت حصہ اول صفحہ ۳۵)

یاد رکھو مامور من اللہ۔ حجۃ اللہ۔ ولی اللہ۔ وصی رسول اللہ۔ امام برحق و قرآن ناطق نائب رسول و خلیفۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار مذہبی انکار رسالت ہے اور انکار رسالت انکار خداوند تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منکر کافر ہے۔ تمام صوفیائے کرام

کے سرتاج ولائت جناب شاہ ولائت ہیں۔ حدیث ثقلین۔ حدیث سفینہ۔ حدیث غدیر۔ اور حدیث اثنا عشر اس کے موید ہیں (دیکھو ثبوت خلافت حصہ اوّل)

بہتان سنی حضرات شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور آپ کی اولاد سے گیارہ اشخاص انبیاءؑ علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں (بہتان الشیعہ صہ ۱۶ حصہ اوّل)

برہان شیعہ ۔ اگر آئمۃ الہدیٰ علیہم السلام معصوم نہ ہوں تو ان کی اطاعت و تابعداری سے کچھ فائدہ نہیں۔ پھر تو لغزش و گناہ و خطا میں بھی اطاعت لازم ہوگی۔ نہیں نہیں امام معصوم ہے امت کا رہبر اور پیشوا ہو سکتا ہے اور دنیا میں وہی مذہب پاک افضل و اعلیٰ ہے۔ جس کے بانی۔ ریفارمر۔ رہبر پاک و مقدس اور اعلےٰ کیریکٹر کے ہوں۔ ذریت و عترت آل محمدؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف اللہم صلی علےٰ محمد و آل محمدؐ فرض ہے اور تمام مومنین پر فرض ہے اگر وہ معصوم نہ ہوتے تو ان پر درود شریف نہ پڑھا جاتا وہ خون رسول لخت جگر رسول اور نور رسول صلعم ہیں الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنتہ امام حسنؑ اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور جنتی تمام جوان ہوں گے خواہ مرد ہوں یا عورت اگر وہ معصوم نہ ہوتے تو اللہ پاک انکو تمام آٹھ بہشت کا سردار نہ بناتا۔ آیت تطہیر گواہ ہے اور قرآن شریف ازلی ابدی و قدیم ہے ویسا ہی ارادہ الہٰی طہارت و عصمت آئمۃ الہدیٰ کے لئے بھی قدیم اور ازلی ہے انا و علی من نور واحد جناب رسول اللہ صلعم اور حضرت علیؑ ایک نور سے پیدا ہوئے پس تمام آئمۃ الہدیٰ علیہم السلام انوار مقدسہ معصوم و پاک ہیں۔ آیت تطہیر کی مفصل تفسیر میری کتاب ثبوت خلافت لین مفصل دیکھو شاید کہ ہدایت پاؤ۔

بہتان سنی بعد وفات رسول صلعم کے حضرت علیؑ نے عباس اور ابو سفیان کی بیعت سے انکار کیا اور حضرت عثمان کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت علیؑ سے بیعت کرنی چاہی تو حضرت علیؑ نے صاف انکار کر دیا۔ اگر حضرت علی من جانب اللہ و رسول خلیفہ تھے تو پھر بیعت لینے سے کیوں انکار کیا (بہتان الشیعہ صہ ۱۶ مختصراً)

برہان شیعہ بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عباس نے گھر ہی میں بیٹھے بیعت کرنی چاہی جو عوام الناس کیواسطے حجت نہ تھی۔ بنی ہاشم تو پہلے ہی سے جناب علیؑ کے ممد و معاون تھے۔ انہوں نے خلافت حضرت شیخین

کو قبول نہ کیا۔ اور نہ ہی بنی ہاشم نے مرتے دم تک حضرات اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی اور ابوسفیان کی بیعت شرارت اور فتنہ و فساد پر مبنی تھی۔ اور حضرت عثمان چونکہ قتل ہو گئے تھے اگر جناب امیر علیہ السلام فوراً بیعت لیتے تو شامی اور بنی امیہ دعوی خون حضرت عثمان کر دیتے۔ کہ انہوں نے اپنی خلافت کیواسطے حضرت عثمان کو قتل کروایا ہے۔ اس واسطے جناب امیر علیہ السلام نے توقف فرمایا۔ جو عین مصلحت تھی۔

بہتان سنی حضرت علیؑ بھی اپنے آپ کو پر خطا سمجھتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت اردو صد ۳۰۶ پر حضرت علیؑ خود فرماتے ہیں۔ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میرا نفس خطاء سے مبرا نہیں نہ میرا فعل خطا سے امن میں ہے۔ میں نفس پر اس قدر قادر نہیں ہوں۔ جس قدر خدا اوند قادر ہے (بہتان الشیعہ صد ۱۶۲)

دعا برہان شیعہ خاصان خدا کا قاعدہ ہے کہ وہ درگاہ ربوبیت میں عجز و انکساری کرتے ہیں۔ جس قدر تقرب الٰہی انکو زیادہ حاصل ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی وہ زیادہ جھکتے جاتے ہیں۔ مومنین کا اتفاق ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین معصوم و پاک و مقدس ہیں۔ مگر وہ کس طرح دعائیں مانگتے ہیں

الف۔ حضرت آدم و بی بی حوا علیہم السلام کی مناجات۔ قالا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین (پ ۸ الاعراف)

(ب) حضرت موسیٰؑ کی دعا۔ قال رب اغفر لی ولاخی وادخلنا فی رحمتک وانت ارحم الراحمین)

(ج) حضرت سلیمانؑ کی دعاء۔ قال رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی (ص ۲۳)

(د) حضرت ابراہیمؑ کی دعا۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم (پ البقرع ۱۵)

ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب (پ ۱۳ ابراہیم ع ۶)

ہ۔ حضرت نوحؑ کی دعاء قال رب انی اعوذ بک ان اسالک ما لیس لی بہ علم۔ والا تغفر لی وترحمنی اکن من الخاسرین (پ ۱۲ ھود۔ ع ۳-۴) اور

دعا ہے۔
قولہ تعالیٰ رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا وللمومنین والمومنات ولا تزد الظالمین الا تبارا (پ ۲۹ ۔ نوح)
(و) ۔ حضرت ایوب کی دعا ۔ وایوب اذ نادیٰ ربہ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین (پ ۱۷ ۔ الانبیاء ع ۶)
(ز) حضرت یوسف کی دعا ۔ وما ابری نفسی ۔ ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ۔ ان ربی غفور الرحیم (سورہ یوسف ۔ پ ۱۳)
(ح) حضرت یونس کی دعا ۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (پ ۱۷ الانبیاء)
(ط) جناب رسول اللہ صلعم کو حکم و فرمان الٰہی ہوتا ہے ۔ واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات (پ ۲۶ ۔ محمد ۔ ع ۲)
قولہ تعالیٰ فاصبر ان وعد اللہ واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار (۲۴ ۔ المومن)
قولہ تعالیٰ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع البصیر (پ ۲۴ ۔ المومن)
الغرض قرآن شریف میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی دعائیں و مناجات موجود ہیں ۔ کیا وہ سب کے سب گنہگار و خطاکار معاذ اللہ ظالم تھے یا وہ مسلمان نہ تھے یا صالح نہ تھے ۔ کہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین کی دعا مانگتے گئے ۔ کیا جناب رسول اللہ صلعم نبی آخر الزماں سید المرسلین گنہگار تھے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش مانگ ۔ نہیں تو یہ شان ربوبیت کے سامنے اظہار عبودیت ہے اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کے سامنے کمال عاجزی و خاکساری ہے ۔
بہتان سنی ۔ آئمہ طاہرین کے وقتوں میں شیعہ ایسے لوگ بھی تھے ۔ جو ان بزرگواروں کی عصمت کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے (بہتان الشیعہ حصہ اول ص ۱۷۸)
برہان شیعہ ۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ تمام امت محمدیہ صلعم کا اتفاق کسی شرعی مسئلہ پر ہرگز نہیں ۔ اگر مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد ہوتا تو یہ فرقہ بندی کیوں ہوتی اہلسنت والجماعت کے چار مذاہب ہیں ۔ حنفی ۔ شافعی ۔ مالکی حنبلی

ان میں ہرگز اتفاق نہیں۔ مسلمانوں کی عبادت نماز پنجگانہ میں ہر ایک مذہب کا اختلاف ہے اہلسنت سے عصمت الانبیاء کے بہت عالم قائل نہیں۔ اہلحدیث اللہ تعالےٰ کا جسم قرار دیتے ہیں۔ بہت سنی عالم جناب رسول اللہ صلعم کو بت پرست قبل بعثت نبوت جانتے ہیں۔ اہلحدیث اور صوفیائے کرام استمداد اولیاء عظام و سماع موتیٰ و قوالی و مولودخوانی و عرائض پر جھگڑا چلا آتا ہے۔ یا رسول اللہ۔ یا محمد پر لٹھ بازی ہوتی ہے تمام فرقہ احمدیہ قادیانی، ختم نبوت کے قائل نہیں۔ حضرت عیسےٰ کو مردہ جانتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا مانتے ہیں۔ تمام چکڑالوی احادیث نبویہ کے منکر ہیں۔ تمام نیچری وجود شیطان وجود ملائکہ۔ قوم یاجوج ماجوج۔ جنات و حیات مسیح و معراج جسمانی کے منکر ہیں۔ غرض کسی کے انکار کی وجہ سے اسلام کو ضعف نہیں پہنچتا۔ من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء فعلیھا۔ اسی طرح اگر چند شیعہ عصمت آئمۃ الہدیٰ کے قائل نہ ہوئے۔ تو اس سے عصمت معصومین مٹ نہیں سکتے۔

آلِ محمدؐ سے کون مراد ہیں

جہاں جہاں قرآن شریف میں لفظ آل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیساتھ آیا ہے۔ وہاں خاندان واولاد معنی ہیں اور اس کی تشریح جناب سرور عالم صلعم نے قولاً و فعلاً کر دی ہے جب امت محمدیہ صلعم کو آل محمدؐ کے نام بنام جناب مخبر صادق نے فرما دیئے ہیں۔ تو اس میں اپنی تاویل کرنی اور چون و چرا کرنی اور اعتراضات کرنے سراسر جہالت و بطالت وکفر ہے۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے

الف۔ قال لھم نبیھم ان اٰیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت منہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک اٰل موسیٰ و آل ہارون (پ۲۔ بقرع ۱۶) یہاں آل سے اولاد مراد ہے۔

ب۔ ان اللہ اصطفیٰ اٰدم و نوحاً و اٰل ابراھیم و اٰل عمران علی العالمین (پ۳ ع۱۲) اولاد مراد ہے۔

ج۔ فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکاً عظیما۔ (پ۵ نساء) نسل مراد ہے۔

د۔ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا اٰل لوط (خاندان لوطؑ مراد ہے)

۲- یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیاء (پ ۱۶ ع ۴) نسل مراد ہے۔
و- اعملوا آل داؤد شکرا و قلیل من عبادی الشکور (پ ۲۲ ع ۹) نسل داؤد مراد ہے۔

حدیث شریف۔ جناب رسول اللہ صلعم نے جناب علی المرتضے و جناب فاطمۃ الزہرا وجناب حسنین الشریفین کو اپنی کملی سیاہ میں لپیٹ کر فرمایا۔ اللھم ان ھولاء آل محمد پاک پروردگار تحقیق یہ آل محمد ہیں (در منثور سیوطی جلد ۵ صـ ۱۹۹ وصواعق محرقہ فارسی صـ ۲۴۴ ومنتخب کنز العمال جلد ۵ صـ ۹۶ وثبوت خلافت حصہ اول صـ ۱۶۵ پر مفصل تحقیق آل سیدنا محمد دیکھو)

حدیث شریف۔ جناب بوہریرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حسن وقت کھجور کٹتی تھی۔ تو لوگ اپنی اپنی زکوۃ کی کھجوریں آنحضرت صلعم کے پاس لاتے جاتے۔ یہاں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپ کے پاس لگ جاتا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہم السلام اس کھجور سے کھیل رہے تھے۔ اتنے میں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈالی۔ آنحضرت صلعم نے دیکھا اور انکے منہ سے نکالی اور فرمایا۔ اما علمت ان آل محمد لایاکلون الصدقۃ۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوۃ کا مال نہیں کھاتی (بخاری۔ کتاب الزکوۃ باب اخذ صدقۃ التمر پارہ چھٹا۔ صـ ۲۴۴ مترجمہ مطبع احمدی لاہور۔ نوٹ قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آل محمد صلعم بھی سادات کرام بزرگوار ہیں اور ملاں صاحب کا دعوے غلط و باطل اگر اولاد رسول کو آل محمد نہیں جانتے۔ تو دنیا میں اور کوئی آل نہیں بن سکتا۔

حدیث طینت

بہتان ملا ۶۔ شیعہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اہلسنت والجماعت کی نیکیاں ہم کو ملیں گی اور ہماری برائیاں اہلسنت والجماعت کو دی جائیں گی۔ دیکھو یہ کیسی بے حیا قوم ہے کہ خداوند جل شانہ کو بھی بے انصافی کا لباس پہنا کر ایک بہتان قائم کیا ہے۔ شیعہ اس کو حدیث طینت بولتے ہیں (بہتان الشیعہ صـ ۱۸۶ عنوان شیعوں نے زبردستی سے اہلسنت کا حق تلفی کرنا)

برہان الشیعہ

مذہب شیعہ کی کسی کتاب اصول و فروع و مستند تفسیر میں اہلسنت والجماعت کا نام ہرگز نہیں ہاں نواصب کا ذکر ہے۔ تفسیر امام حسن عسکری اردو صـ ۳ ۵۵ پر ناصبیوں کا ذکر ہے۔ ملاں صاحب نے اپنی ایمانداری

ودیانت وصداقت کا ثبوت دیا ہے کہ اپنے رسالہ ص۱۹۵ سطر اخیر پر بجائے نواصب کے لفظ اہلسنت لکھ دیا ہے الا لعنت اللہ علے الکاذبین کیا جھوٹ بولنا و جھوٹ لکھنا جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ ایک شخص کے اعمال حبط۔ مٹا کر اس کا بہتر عوض دوسرے کو دیدے۔ حبطت اعمالھم کا فرمان قرآن شریف میں کئی جگہ وارد ہے

سوال ملاں ۔ خداوند تعالیٰ نے اول سے اول کچھ لوگوں کا خمیر ناپاک زمین اور بیکار پانی سے کیوں پیدا کیا۔ جب خدا تعالیٰ نے انکا خمیر ہی ایسا بنایا کہ اُنسے نیکیاں نہ ہوں۔ پھر انکے ذمہ کیا گناہ ہوگا۔ سوائے گناہ کے نیکی اس سے صادر ہونا غیر ممکن ہے۔ پھر وہ لوگ نیکی سے محروم رہے اور جن لوگوں سے گناہ صادر ہوئے۔ انکا کیا قصور ہے۔ کہ انپر گناہ کی سزا لگائی جائے۔ یہ تو صریحاً ظلم و ستم ہے (رہنمائے الشیعہ ص۱۹۰ حصہ اول)

جواب شیعہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ناپاک خمیر کیوں پیدا کیا۔ یہ سوال شیعہ پر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہے کہ اس نے ابلیس کیوں پیدا کیا۔ حضرت آدم کو سڑی ہوئی مٹی سے کیوں بنایا۔ مشرکین و کافرین میں مادہ گناہ کیوں شامل کیا۔ اور تقدیر کو کیوں مقدر کیا۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے۔

الف۔ وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ و ان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہ من عندک قل کل من عند اللہ (پ۵ النساء) اور اے پیغمبر اگر انکو کوئی بھلائی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی آتی ہے تو یہ کہتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے۔ کہدے سب خدا کی طرف سے ہے۔

ب۔ وکل انسان الزمنہ طائرہ فی عنقہ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل) اور تفسیر میں لکھا ہے کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تقدیر کا لکھا اس کی گردن میں لٹکایا جاتا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ لڑکا شقی ہے یا سعید (تفسیر قادری جلد اص۵۹۲)

ج۔ فان اللہ یضل من یشاء و یھدی من یشاء (پ۲۲ فاطر ۲) ترجمہ اللہ جس کو چاہتا ہے۔ گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے۔

د۔ من یھد اللہ فھو المھتدی و من یضلل فاولئک ھم

الخاسرون (پ۹ - الاعراف ۲۲) ترجمہ جس کو اللہ تعالیٰ راہ لگا دے وہی راہ پاتا ہے اور جن کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے۔

ہ - من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانھم یعمھون (پ۹ الاعراف ۲۳) ترجمہ جسکو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی راہ پر لگانیوالا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑتا۔

و - ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد (پ۲۴ المومن) ترجمہ اور جسکو اللہ تعالےٰ بھٹکاوے اس کو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔

ز - مسئلہ تقدیر - مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - ربع اول صـ۳۵

مطبع امرتسر - ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخلوقات کی تقدیریں آسمان اور زمین کے پچاس ہزار برس پہلے پیدا کرنے سے لکھیں اور اس کا عرش پانی پر تھا (رواہ مسلم)

ح - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تلک کہ نادانی اور دانائی کی (رواہ مسلم مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - فصل اول صـ۳۵ ربع اول)

ط - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا البتہ کام دوزخیوں کے کرتا ہے - مگر وہ بہشتیوں میں سے ہوتا ہے اور بہشتیوں کا کام کرتا ہے اور وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے - اور عمل کا اعتبار نہیں - مگر ساتھ خاتمہ کے (متفق علیہ - مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - صـ۳۶ - ربع اول -)

ی - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر تحقیق ٹھکانا اس کا آگ میں لکھا گیا یا اس کا ٹھکانا بہشت میں - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسا نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے - واسطے اس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اس کے مگر جو شخص نیک بخت ہوا - اس کے واسطے نیک بختی کا عمل آسان کیا جاتا ہے اور جو شخص بدبخت ہوا - اس کے واسطے عمل بدبختی کا آسان کیا جاتا ہے - پھر پڑھی یہ آیت فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی - متفق علیہ

مشکوٰۃ۔ باب الایمان بالقدر صفحہ ۳۷ ربع اول مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر)

ک۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ پھر اس کی پیٹھ پر اپنا دھنا ہاتھ پھیرا۔ اس کیس سے اولاد نکالی پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے کہ عمل کرتے ہیں پھر انکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اس میں سے اولاد نکالی پس فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا عمل کس واسطے کرنا ہے یارسول اللہ صلعم۔ جناب نے فرمایا اللہ جس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کو جنت کیواسطے پیدا کرتا ہے۔ اس سے بہشتیوں کے سے کام کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مرتا ہے اعمال جنتی پر اور اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کر دیتا ہے اور جس وقت بندہ کو دوزخ کے واسطے پیدا کرتا ہے۔ اس سے دوزخیوں والے اعمال کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ اعمال دوزخ کرکے مرتا ہے اور اللہ اس کو بسبب اعمال کے دوزخ میں ڈالتا ہے (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۲ ایضاً)

ل۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب کرے وہ انپر ظلم کرنے والا نہیں (مشکوٰۃ۔ باب الایمان بالقدر۔ فصل ثالث صفحہ ۴۷۔ ربع اول)

م۔ جناب رسول اللہ صلعم نے اپنے صحابہ کو دو کتابیں دکھائیں فرمایا کہ دھنے ہاتھ والی کتاب میں بہشتیوں کے نام ہیں اور بائیں ہاتھ والی کتاب میں دوزخیوں کے نام باپوں انکے کے۔ اور قوموں انکے کے۔ نہ ان سے کم کئے جاتے ہیں۔ نہ کم کئے جاتے ہیں۔ صحابہ نے کہا کہ پھر عمل کس واسطے کئے جاتے ہیں۔ اگر سب کچھ لکھا جاچکا ہے فرمایا خوب مضبوط کرو۔ اور نزدیکی ڈھونڈھو۔ بہشتی بہشت کے اور دوزخی دوزخ کے کام کرتا ہے (ملخصاً مشکوٰۃ۔ باب الایمان والقدر صفحہ ۴۲ ربع اول)

(ن) ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی سے کہ اس کو سب طرح کی زمین میں سے لیا تھا پس اولاد موافق زمین کے بعض ان میں سے سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور بعضے اس کے بیچ بیچ اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک

(رواہ احمد و ترمذی - ابو داؤد مشکوٰۃ باب الایمان و القدر - ربع اول صد۲۴)

س۔ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے اپنی خلقت اندھیرے میں پیدا کی اس پر اپنا کچھ نور ڈالا جس کو اس نور میں سے کچھ پہنچا۔ اس نے راہ پائی۔ اور جسکو وہ نور نہ پہنچا وہ گمراہ ہوا (رواہ احمدی و ترمذی مشکوٰۃ باب الایمان و القدر صد۲۴)

ع۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں کوئی پیدا کیا گیا۔ مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرت کے پس ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں یا اس کو نصرانی یا مجوسی کر دیتے ہیں مشکوٰۃ ایضاً صد۲۴)

نوٹ۔ مسئلہ تقدیر مسلم اہلسنت و الجماعت ہے مذہب شیعہ میں انسان جبر اور اختیار کے درمیان ہے اللہ تعالےٰ نے اس کو عقل سلیم بخشی ہے اور ہدایت کے واسطے ہادی حق و معلم حقیقی آتے رہے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا ذمہ وار ہے۔ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالےٰ کا عقیدہ اہلسنت کا ہے۔

سوال دوم۔ جو شخص نیکی کرے اس کی نیکی چھین کر دوسرے کو دیدی جائے یہ بھی سراسر ظلم ہے۔ کسی فرقہ کا عقیدہ نہیں۔ کہ کسی کی نیکی بدی کرنے والے کو اور بدی والے کی بدی نیکی والے کو دی جائے۔ شیعہ جیسا ہمارا خدا نہیں۔ ہمارا خدا تو انصاف پسند ہے (بہتان شیعہ صد۱۹۰ حصہ اوّل)

الجواب۔ ظالم شخص کی نیکیاں ہمیشہ مظلوم کو ملتی ہیں اور اس کے اچھے اعمال مٹ جاتے ہیں۔ یہ ظالم کے واسطے ڈبل سزا جرمانہ ہے اور اس کو اسی دنیا میں اعلان دیا گیا ہے۔ چونکہ فرقہ شیعہ ہمیشہ سے مظلوم چلا آتا ہے اور ہزارہا قسم کی تکالیف اٹھاتا جاتا ہے۔ قتل و غارت۔ بے عزتی۔ جلا وطنی۔ طعن تشنیع۔ بائکاٹ حقہ پانی بند وغیرہ۔ مظالم و مصائب برداشت کرتا رہتا ہے اور نواصب و خوارج طرح طرح کی ایذا و تکالیف ہر زمانہ میں پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس واسطے اس صبر و استقلال و محبت خاندان نبوت صلعم کے باعث اس فرقہ کے کم و بیش گناہ محو ہو جائیں گے اور نواصب و خوارج کے اگر نیکیاں ہوں گی تو وہ انکو ملیں گے۔ دوزخ کی سزا اور نیکیوں کا حبط مٹ جانا جرمانہ ہے۔ یہ اس کی ذلت ہے۔ جیسا کہ دنیاوی عدالت میں چور و ملزم کو قید بامشقت کے علاوہ جرمانہ بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف۔ باب الظلم۔ الربع الثالث صد۴۳۹ امرتسری

پڑھو۔

حدیث شریف۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کہ اس کے واسطے بھائی مسلمان کا کچھ حق ہو آبروریزی یا کچھ اور ہو۔ پس چاہیئے کہ وہ اس کو معاف کردے۔ آج کے دن سے پہلے کہ دینار و درہم نہ ہو (آخرت میں) اگر اس کا عمل نیک ہوگا۔ تو موافق ظلم اس کے لئے لیا جائیگا۔ اور اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لی جاویں گی۔ پس وہ ظالم پر لادی جاویں گی۔ (رواہ البخاری) وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ غور سے پڑھو۔

حدیث شریف۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس صحابہ نے کہا مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ اس کے پاس نہ درہم ہے اور نہ اسباب فرمایا تحقیق مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کیساتھ آویگا۔ اور اس حالت میں بھی آویگا۔ کہ کسی کو گالی دی ہو۔ اور کسی کو تہمت کی ہو۔ کسی کا مال کھا گیا ہے۔ کسی کا خون کیا ہے۔ اور کسی کو مارا ہے۔ پس یہ مظلوم بعض ظالم کی نیکیوں سے دیا جاویگا۔ اگر اس ظالم کی نیکیاں تمام ہو جاوین گی۔ پہلے اس کے ساتھ جزا گناہ کے حکم کیا جاوے۔ تو مظلوموں کی برائیاں لی جاویں گی۔ اور ظالم پر ڈالی جاویں گی۔ پھر وہ ظالم آگ دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ باب الظلم۔ الربع ثالث فصل اول صفحہ ۳۴۳)

حدیث شریف۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنۃ فلہ اجرھا واجرُ من عمل بہا من بعدہٖ من غیران ینقص من اجورھم شیٔ ومن سنّ فی الاسلام سنۃ سیئۃً کان علیہ وزرھا وُ وزرُ من عمل بہا من بعدہٖ من غیران ینقص من اوزارھم شیٔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ربع اول صفحہ ۲۸)

ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اسلام میں نیک طریق کو رواج دے۔ پس اس کیواسطے اس کا ثواب ہے۔ اور ثواب اس شخص کا اس کے پیچھے عمل کیا۔ اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے اسلام میں برے طریقہ

کا رواج دیا۔ اس کے ویر اس کا گناہ ہے اور انکا گناہ بھی اس پر ہوگا۔ جو اس بُرے طریقہ پر چلیں گے۔ اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

حدیث شریف۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقتل نفس ظلماً الا کان علی ابن اٰدم الاول کفل من دمھا لانہ اوّل من سنّ القتل (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ربع اول صد۲۹)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ازروئے ظلم کے کوئی خون نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ کہ پہلے ابن آدم قابیل پر ایک حصہ خون کا چڑھتا ہے۔ کیونکہ واسطے کہ اس نے سب سے اول قتل کا طریقہ نکالا۔ یعنے جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے۔ جتنا گناہ اسپر لکھا جاتا ہے۔ اتنا ہی قابیل پر لکھا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھو کہ ظالم کو ذلیل سزا دینا اور مظلوم کو بخشدینا اور جرمانہ میں ظالم کی نیکیاں ضبط کرلینا عین انصاف اور عدل ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ظلم ہرگز نہیں۔ ورنہ احادیث مذکورہ بالا پر کیا رائے زنی کروگے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالےٰ کا انصاف وعدل اس کے رحم عفو ومغفرت کے ماتحت ہے اگر صرف عدل اور انصاف ہی ہو تو کوئی بشر دوزخ سے نہیں بچ سکتا۔ سوائے انبیا و مرسلین و آئمہ معصومین کے باقی سب کے سب مجرم عاصی اور گنہگار ہیں۔ اگر عدل کرے تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ رحم درکار ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے وہ حکم کرتا ہے۔ اس کے سامنے کسی کی مجال و طاقت نہیں اور وہ کسی کا پابند و ماتحت نہیں۔ ان اللہ علےٰ کل شئی قدیر ہر ایک گنہگار کو بخش سکتا ہے۔ اور ہر ایک عابد و زاہد۔ متقی پرہیزگار کو قلیل لغزش پر عذاب کرسکتا ہے۔ بلعم باعور باوجود سالہا سال کے عبادت کرنے کی دوزخی بنا۔ اور شیطان معلم الملکوت مقرب بارگاہ الٰہی ملعون وکافر ہوا

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنیسے .... اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

فرمایئے شیطان صرف ایک دفعہ انکار سجدہ سے ملعون کیوں ہوگیا۔

حدیث شریف۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں پر گھوم رہا

تھا۔ پیاس کے مارے مرنے کو تھا۔ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے جلدی سے اپنا موزہ اتار لیا۔ کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کو اس سبب۔۔۔ (بخاری کیا بدء الخلق پ۱۴ صہ۳۱ مطبع احمدی لاہور) فرمایئے یہ عدل ہے یا رحم۔

حدیث شریف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ اس نے ایک کم سو (۹۹) آدمیوں کو ظلم ناحق سے مار ڈالا تھا۔ پھر نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا۔ ایک درویش یا درویش کے پاس آیا اس سے پوچھا۔ میری توبہ قبول ہو گی۔ اس نے کہا نہیں۔ یہ سنتے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا۔ سو خون پورے کئے۔ پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک پادری نے کہا کہ تو فلانی بستی میں جا۔ رستے میں اس کی موت آن پہنچی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا اب رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالے نے بستی کو حکم دیا۔ اس شخص سے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا۔ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ناپو جب ناپا تو دیکھا وہ نصرہ بستی سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے۔ پھر وہ بخشدیا گیا (بخاری پ۱۴ صہ۱۴۵) فرمایئے جناب ملاں صاحب یہ عدل و انصاف ہے یا رحمت و مغفرت۔ عفو یا لطف و کرم۔

آیت شریف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنٰت وکان اللہ غفور الرحیما دپ۱۹۔ الفرقان اخیر ترجمہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پس مومنین شیعہ کی برائیوں کا بدلنا اور نیکیوں کا ملنا بعوض محبت و متابعت خاندان نبوت علیہم الصلوٰۃ و السلام ہے اور لیس الانسان الا ماسعی کے مطابق ہے۔ خوارج و نواصب دشمنان آل رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعمال ضبط ہوں گے اور انکو سزا ملے گی انکی نیکیاں برباد ہوں گی۔ اور مومنین کو اس آیہ شریفہ کے عین مطابق جزا ملے گی۔ پس اہلسنت کی تمام متذکرہ بالا احادیث صحیحہ مذہب شیعہ کے حدیث طینت کے بالکل موافق ہیں اور یہ فریقین کا مسلمہ مسئلہ ہے۔ ملاں کا اعتراض لغو و باطل ہے۔

حدیث طینت مذہب شیعہ { حیات القلوب اردو جلد سوم صہ۱۶۵ پر

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جب خداوند نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خداوند زمین سے دو مٹھی خاک اُٹھائی اور ارشاد ہوا کہ جو دائیں ہاتھ میں ہے اس سے انبیاء اوصیا اور صدیق مومن پیدا ہوں گے اور جو بائیں ہاتھ میں ہے اس سے مشرک و کافر پیدا ہوں گے۔ پھر دونوں کو ایک دوسری سے ملا دیا۔ اس لئے کافروں سے مومنین اور کافروں سے کافر پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صہ ۵۱ پر تحریر ہے۔ وتخرج الحی من المیت وتخرج المیّت من الحی۔ بہ حوالہ بہتان الشیعہ صہ ۱۴۷)

عصمت الانبیاءؑ بہتان مُلا۔ بہتان بر انبیاء اور مذمت رسول خدا۔ شیعہ کہتے ہیں۔ کہ اہلسنت انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہیں جانتے۔ بلکہ خاطی اور گنہگار سمجھتے ہیں۔ لیکن خود شیعہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل نہیں جیسا کہ اہل ہاشم اور شیعہ آئمہ کی عصمت کے قائل نہ تھے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو بھی معصوم نہیں جانتے (بہتان الشیعہ صہ ۱۹۴۔ صہ ۱۹۵)

الجواب۔ شیعہ اثنا عشریہ عصمت الانبیا کا قائل ہے اور جو لغزش کہ انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی ہے۔ اس کو ذنب گناہ نہیں کہتے جیسا کہ حیات القلوب فارسی جلد اوّل صہ ۱۳۰ کا حوالہ خود مُلا نے دیا ہے۔ کہ پیغمبروں سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ لیکن جب انسان کے کمال کا سب سے بڑا رتبہ یہی ہے کہ اپنے عجز و ذلت کا اقرار کرے اور یہ اقرار اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کچھ مخالفت نہ کرے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کبھی انبیاء علیہم السلام اور اپنے دوستوں کو انکی حالت پر چھوڑ دیتا ہے کہ کوئی گناہ جو مکروہ یا ترک اولیٰ ہو۔ ان سے صادر ہو جائے۔ مذہب سنی انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہیں جانتا۔ بلکہ انکو خاطی اور گنہگار سمجھتا ہے۔ انکے مترجمہ قرآن شریف و احادیث صحاح ستہ وغیرہ سے چند امثال پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی دانہ گندم کھایا۔ وعصیٰ آدمُ ربہ فغوی (پ۱۶۔ البقرہ پ۱۶۔ طٰہٰ۔ ع ۶ و ۷) مفصل دیکھو آئینہ مذہب سنی)

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے مشرک لڑکے کو کشتی پر سوار ہونیکی سفارش کی اور گناہ کیا (قرآن شریف)

۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ ایک تو ستاروں کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرا بت خانہ توڑ کر کلہاڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا۔ اور فرمایا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے۔ تیسرا اپنی منکوحہ بی بی سارہ کو کہہ دیا کہ یہ میری بہن ہے (بخاری۔ کتاب بدء الخلق پ۱۳ صہ۹۳ مطبع احمدی لاہور۔ و قرآن شریف پ۱۷۔ الانبیاء)

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک فرعونی قبطی کو مکا مار کر قتل کیا۔ اور گناہ کیا۔ (قرآن شریف پ۲۰ القصص)

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ عید کا بہانہ کر کے قبطیوں سے زیور مانگ لاؤ۔ تمام زیور اکٹھے کر کے خفیہ طور پر رات کو چلتے بنے (تفسیر قادری جلد۲ صہ۱۵۵ نول کشور)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے باوجود اپنی ۹۹ بی بیوں کے ہوتے اپنے ہمسایہ غلام اوریا کی خوبصورت عورت کو دیکھ کر عاشق ہو کر اس کے خاوند کو لڑائی میں قتل کرا کر اس کی عورت سے شادی کر لی (موضح القرآن۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تبویب القرآن) پ۲۳ ص۲)

۶۔ حضرت یوسف نے پانی پینے کا کٹورہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا۔ قافلہ والو تم بیشک چور ہو۔ تلاش پر وہ کٹورا نکل آیا۔ (سورہ یوسف ع)

توہین محمدی

۷۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مذہب سنی سینکڑوں بہتان والزام لگاتا ہے۔ کلمہ گو مسلمان ہو کر نبی آخر الزمان صلعم کی مذمت کرتا ہے۔ آپ کی زندگی۔ چال چلن اور کیریکٹر پر دھبہ لگاتا ہے۔

۸۔ وجدك ضالا فهدى کی تفسیر میں ہے کہ جناب بعثت سے اول بت پرست تھے (تفسیر کبیر جلد اخیر)

۹۔ قال اللہ تعالیٰ۔ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر (فتح) اے پیغمبر ہم نے کھلم کھلی تمہاری فتح کرا دی۔ تاکہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کرے۔

۱۰- الم نشرح لک صدرک کی تفسیر میں جناب رسول اللہ صلعم کا سینہ چاک ہوا۔ جبرئیل نے دل نکالکر دھو کر اور حکمت سے بھر کر دل کو رکھدیا (گویا پہلے ایمان اور حکمت سے خالی تھے (مشکوۃ۔ باب المعراج صہ ۲۷۵)

۱۱- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کی خوشنودی کے واسطے شہد اپنے اوپر حلال کر دیا۔ یا ماریہ قبطیہ کو طلاق دیدی۔ بلا قصور و گناہ (پ ۲۸ تحریم۔ مشکوۃ باب الخلع والطلاق صہ ۲۸۴ بخاری۔ پ ۲۰۔ کتاب التفسیر صہ ۶۹ مطبع احمدی لاہور) اور کل تفاسیر سنی گواہ ہیں۔

۱۲- آنحضرت صلعم عورت۔ خوشبو اور نماز سے زیادہ رغبت رکھتے تھے انسائے جلد ثانی۔ کتاب عشرۃ النساء)

۱۳- آپ صلعم بی بی عائشہ پر اس قدر عاشق تھے۔ کہ جب انکو دیکھ لیتے تو آپ کا دل بے اختیار ہو جاتا۔ (ہفوات المسلمین صہ ۵)

۱۴- آنحضرت صلعم نے ایک اجنبیہ عورت جونیہ کو باغ میں بلا کر اس پر دست درازی کی (بخاری کتاب الطلاق)

۱۵- آنحضرت صلعم نے ایک عربی عورت کو قلعہ بنی ساعدہ میں بلوایا۔ اور آپ نے اس سے تن بخشی چاہی تو اس نے دہائی مچائی۔ آعوذ باللہ منک کہا (بخاری۔ کتاب الاشربہ۔ باب الشرب من قدح النبی صلعم)

۱۶- آنحضرت صلعم نے بفرمان حضرت عباسؓ کعبہ کی مرمت کیواسطے پتھر اٹھائے اور اپنا ازار اتار کر ننگے ہو گئے اور بیہوش ہو کر گرے (بخاری کتاب الصلوۃ۔ باب کراہیت لعری فی الصلوۃ) پ ۱۵۔

۱۷- آنحضرت صلعم نے فرمایا وطی فی الدبر حلال ہے (تفسیر کبیر جلد ثانی حجتہ بالغہ مطبوعہ مصر صہ ۲۳۶۔ تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خاں جلد اول صہ ۲۸۷۔ ہفوات المسلمین صہ ۱۸۔ عینی شرح بخاری کتاب التفسیر۔ تہذیب ابن حجر عسقلانی جلد ۹ صہ ۳۴۲)

۱۸- آنحضرت صلعم قرآن شریف کی آیات کو بھول جایا کرتے تھے (بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب نسیان القرآن۔)

۱۹- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب کی حرمت سے اول خمر (شراب

فصیح ادا کرتے تھے۔ جذب القلوب شیخ عبد الحق محدث۔ صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ نولکشور)

۲۰۔ جناب رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا۔ حضرت عمر نے ان کا کپڑا گھسیٹ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ گویا آپ حضرت عمر سے کم علم تھے (بخاری کتاب اللباس باب لبس القمیص

۲۱۔ آنحضرت صلعم پر صحابہ مضحکہ اڑایا کرتے تھے اور مخول میں آپ کی بات اڑا دیتے تھے۔ بخاری کتاب العلم۔ باب الغضب فی الموعظۃ۔

۲۲۔ آنحضرت صلعم چالیس سال کی عمر تک قوم قریش کے دین پر رہے (تفسیر کبیر جلد ہشتم سورۃ والضحیٰ صفحہ ۴۶۸)

۲۳۔ آنحضرت صلعم کی قرائت نماز میں سورۃ النجم پڑھتے ہوئے آپ کی زبان پر شیطان نے یہ کلمات جاری کر دیئے۔ تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى (معالم التنزیل پ ج۔ ع ۷۔ غنیۃ الطالبین۔

۲۴۔ آنحضرت صلعم سے اسیران بدر کے بارے میں خطا ہوئی (شرح مسلم النبوت اصل اول صفحہ ۳۵۹)

۲۵۔ بی بی عائشہ کی تصویر ریشمی سبز کپڑے کے اندر حضرت جبرئیل علیہ السلام لیکر خدمت رسول مقبول صلعم میں حاضر ہوئے (ترمذی مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی فصل ثانی بالربع الرابع صفحہ ۴۲۵ امرتسری)

۲۶۔ بی بی عائشہ کے کپڑوں میں آنحضرت صلعم کو وحی آتی تھی (بخاری۔ پ ۱۰ کتاب الہبہ صفحہ ۲۵)

۲۷۔ بی بی عائشہ سے روزہ کی حالت میں آنحضرت صلعم بوسہ لیتے اور زبان چوستے (مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم صفحہ ۱۷۷)

۲۸۔ بی بی عائشہ سامنے سجدہ کی طرف لیٹی رہتیں۔ اور آپ نماز پڑھتے تھے (بخاری پ ۵ صفحہ ۳۴۲)

۲۹۔ آنحضرت بی بی عائشہ کیساتھ دوڑتے رہے (مشکوٰۃ۔ باب عشرۃ النساء صفحہ ۴۹)

۳۰۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے سامنے گڑیا کھیلتی رہتیں۔ (مشکوٰۃ باب

جلد ثانی صـ۴۰ باب الطلاق)

۵۴۔ آنحضرت صلعم کی بی بیاں عبادت ریاکارانہ کرتیں اور ایک دوسرے کے حسد سے اعتکاف کے واسطے خیمہ لگاتیں (بخاری کتاب الصوم باب اعتکاف النساء) المعلم ترجمہ مسلم جلد ۳ صـ۱۴۷ (۱۱۱)

۵۵۔ بی بی حفصہ نے اپنی باری کے واسطے بی بی عائشہ کو دھوکا دیا اور اونٹ بدل دیا۔ اور آپ سے فریب کیا (بخاری۔ کتاب النکاح باب القرعۃ بین النساء)

۵۶۔ جناب رسول اللہ صلعم سے حضرت موسیٰ نے حسد کیا۔ سفر معراج میں جب حضرت موسیٰ سے آپ صلعم ملاقات کرکے روانہ ہوئے۔ تو وہ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا۔ کیوں روتے کیوں ہو۔ آپ نے پروردگار سے عرض کی۔ پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بناکر بھیجا گیا ہے۔ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائے گی (بخاری کتاب بدء الخلق پ۱۳ صـ۱ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ:۔ بہشت میں آکر حضرت موسےٰ روتے ہیں۔ اور حسد کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدہ۔

۵۷۔ آنحضرت صلعم نے بی بی عائشہ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتا کہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنا دیا (اس کا نام تقیہ ہے) بخاری کتاب بدء الخلق پ۱۳ صـ۲۷ مطبع احمدی لاہور)

۵۸۔ آنحضرت صلعم کے گھر میں دو دو مہینے آگ نہیں جلتی تھی کھانا نہیں پکایا جاتا تھا۔ کھجور اور پانی پر گذران تھی۔ انصاری لوگ تحفہ کے طور۔ بکریوں کا دودھ بھیجا کرتے (کتاب الھبۃ۔ پ۱۰ صـ۲۹ بخاری مترجم۔ مطبع احمدی لاہور)

۵۹۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص جماع کرے لیکن انزال نہ ہو تو اس پر غسل نہیں۔ وضو کرکے نماز پڑھ سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الوضو۔ پارہ اوّل صـ۷۶ مطبع احمدی لاہور)

۶۰۔ نماز خشوع۔ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کے سلام پھیرنے کے بعد جلدی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی ایک بی بی کے پاس گئے۔ پھر باہر نکلے اور لوگوں کے چہروں پر جو آپ کے جلد اٹھ جانے سے تعجب تھا۔ اس کو ملاحظہ کیا۔ فرمایا مجھے نماز میں

سونے کی ایک ڈلی کا خیال آیا۔ مجھے برا معلوم ہوا کہ رات تک یا شام تک وہ ہمارے پاس رہے۔ میں نے اس کے بانٹنے کا حکم دے دیا۔ بخاری ابواب العمل فی الصلوٰۃ پارہ ۵ صفحہ ۳۵)

۶۱۔ ایک چھوکری آنحضرت صلعم کے پاس دف بجا رہی تھی۔ کہ اتنے میں حضرت ابوبکر آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی پھر حضرت عثمان آئے وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے اس لڑکی نے دف کو اپنے نیچے ڈال دیا۔ اور چوتڑوں پر بیٹھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ شیطان عمر سے ڈرتا ہے۔ مشکوٰۃ باب مناقب عمر الربع الرابع صفحہ ۷۵ ۴ (گویا حضرت عمر کا درجہ سب سے بڑا تھا اور آپ کا اتنا رعب تھا کہ شیطان ان سے بھاگتا تھا۔ عجب مسلمانی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا درجہ گھٹا دیا)

۶۲۔ آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک میں اپنے دو انصاری صحابیوں کو پانی کے واسطے گالیاں نکالیں۔ سبھما النبی صلعم (المعلم ترجمہ مسلم جلد ساوس ۲۳)

۶۳۔ خیال بت پرستی۔ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا۔ کہ ہم حجر اسود نہ چھونے دیں گے۔ جب تک ہمارے بتوں کو نہ چھو لو۔ اگرچہ انگلی کے سرے ہی سہی۔ حضرت صلعم کو طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا۔ دل مبارک میں خیال آیا۔ کہ اگر میں ایسا کروں تو کیا ہوگا۔ خدا تو جانتا ہے کہ دل سے اس کام کو میں برا جانتا ہوں۔ (تفسیر قادری جلد ۱ صفحہ ۶۰۹۔ بنی اسرائیل)

۶۴۔ ہجرت کے آٹھویں برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا۔ صحابہ نے جب یہ حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر کا سامان کرنے میں مشغول ہوئے۔ اور اسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکلکر احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لئے۔ مگر کفار نے اس سال عمرہ نہ ہونے دیا اور صلح حدیبیہ ہوئی کہ دس برس تک مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی نہ ہو۔ حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ نے کہا کہ ہمارے رسول صلعم کی خواب کی تعبیر سچ نہ ہوئی اور ہم نے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کٹوانا۔ اس جگہ پر ہم نہ ادا کر سکے (تفسیر

قادری جلد دوم۔ پارہ ۲۶۔ الفتح رصد ۴۴۲ ۔ صد ۴۵)

۶۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر حضرت عبداللہ بن مکتوم صحابی سے گفتگو نہ کرنی اور چیں بہ جبیں ہونے سے اللہ تعالےٰ نے عتاب کیا۔ پ ۳۰۔ عبس وتولی۔ تفسیر قادری صد ۶۰۹)

۶۶۔ شرح مواقف باب پنجم عصمت انبیاء میں ہے کہ انبیاء بھی ہر وقت عام لوگوں کی طرح گنہگار رہتے ہیں۔ سوائے اس وقت کے جب ان پر وحی کا نزول ہو (عجب عقیدہ سنی ہے)

۶۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بی بی عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے نکلیں گے اسمیں سے شیطان کا سینگ نکلیگا۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ صد ۶۹ مطبع احمدی لاہور)

۶۸۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں۔ جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی۔ (حاشیہ بخاری پ ۱۸ ۔ کتاب المغازی صد ۳۳۲ مطبع احمدی لاہو)

۶۹۔ سکرات موت حضرت پر ایسی دشوار تھی۔ کہ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہوتے تھے اور کبھی دست راست اور کبھی دست چپ کھینچتے تھے اور پسینہ رخسار نورانی پر اس نور الٰہی کے بیٹھا تھا۔ (منہاج النبوۃ جلد دوم صد ۷۹۶ م نولکشور

۷۰۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز میں بھولا کرتے تھے۔ اور سجدۂ سہو نکالا کرتے تھے (بخاری۔ ابواب السہو فی الصلوٰۃ۔ پانچواں پارہ صد ۳۴۵ مطبع احمدی لاہور)

۷۱۔ انبیاء علیہم السلام گناہ صغیرہ سے نہ عمداً معصوم تجویز کیے جاتے ہیں۔ نہ سہواً (شرح عقائد نسفی)

۷۲۔ جو شخص کہ یہ کہے کہ بھلا انبیاء سے احکام خدا میں کیونکر خطا ہو سکتی ہے۔ تو تم نہ سنو۔ کیونکہ یہ قول شیاطین اہل بدعت کا ہے۔ جیسے روافض وغیرہم۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اہلسنت والجماعت کا وہ گروہ اہل حق جو بدعت کا مٹانیوالا ہے۔ تمام انبیاء سے صدور خطاء کو جائز سمجھتا ہے (شرح مسلم الثبوت ملا بحر العلوم لکھنوی)

۷۳۔ جناب رسول اللہ صلعم آیت فاصدع بما تومر سے اوّل ہمیشہ اپنی

مشن۔ امر کو پوشیدہ رکھتے تھے (تفسیر در منثور جلد چہارم مطبوعہ مصر صلا۱۰۶ سطر ۱۳) تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ۵ صلا۴۱۹)

۴۷۔ جناب رسول اللہ صلعم نے اپنا مشن۔ تبلیغی کام پوشیدہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ آیت فاصدع بما تومر نازل ہوئی (تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی صلا۴۹۹ سطر ۱۳) یہی تقیہ ہے۔ غار ثور میں چھپا رہنا۔ مکہ معظمہ میں مصائب پر صبر کرنا۔ اور علانیہ نماز نہ پڑھنا۔ منافقین سے لڑائی نہ کرنا۔ صلح حدیبیہ میں لفظ رسول اللہ صلعم کو مٹوا دینا یہ سب تقیہ ہے۔

الغرض۔ مذہب سنی میں شان نبوت ہے نہ عصمت رسالت۔ دنیا میں یہی ایک مذہب ہے جس نے اپنے نبی و رسول۔ ہادی و مرشد و بانی مذہب کی توہین کی ہے۔ اور اہلسنت و الجماعت کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم بزرگان دین کی ہتک موجود نہ ہو

بہتان سُنّی مُلّاں

حضرت رسول خدا صلعم پر شیعوں نے ایک ایسا بہتان قائم کیا ہے۔ جو اگلے پیغمبروں میں نہیں پایا گیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ رسول خدا نے تبلیغ رسالت کی مزدوری اپنی امت سے طلب فرمائی۔ کہ میرے اہلبیت سے محبت رکھو۔ اور یہی تبلیغ رسالت کی مزدوری ہے جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۲ صلا۲۰ پر تحریر ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربےٰ (بہتان الشیعہ صلا۲۰۴-۲۰۵)

برہان شیعہ

مامورین من اللہ اور خلافت الٰہیہ کے خلفائے الراشدین کو امت کے سپرد کرنا انکے احکام منوانے و اطاعت و تابعداری کیواسطے تاکیدی فرمان پہنچانے اور انسے محبت رکھ کر دین اور دنیا کے فوائد حاصل کرنیکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بحکم پروردگار یہ نص قل لا اسئلکم الخ فرمائی۔ جس کی تفسیر میں تمام علماء کرام اہلسنت و الجماعت کا اتفاق ہے۔ کہ جس وقت یہ آیت اتری۔ تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون بزرگوار ہیں۔ جنکی موذۃ کے واسطے ہم لوگوں کو حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا علی فاطمہ۔ حسن اور حسین علیہم السلام آپ اپنے تمام مفسرین کو جھٹلا دیں اور انکو اللہ اور اس کے رسول پر

مفتری بناویں اور اپنے گھر کی خبر لیں۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد۶ صـ۲۰۱ ۔ مواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی صـ۲۱۵ ۔ تفسیر جامع البیان پ۲۵ صـ۱۳۱ ۔ تفسیر خازن جلد چہارم صـ۱۰۱ ۔ مدارک جلد۴ صـ۱۰۱ ۔ بیضاوی صـ۲۴ ۔ فتح البیان جزو ۸ صـ۲۷ ۔ ابن کثیر صـ۱۱۵ حقانی دہلوی جلد۶ صـ۲۱۷ ۔ روح المعانی جلد۷ صـ۵۱۹ ۔ حسینی فارسی جلد۲ صـ۶۴۳ ۔ معالم التنزیل جلد۴ صـ۳۱ ۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد۷ صـ۴۰۶ ۔ ثبوت خلافت حصہ اول صـ۱۴۶ بار دوم۔

بہتان سنی ملاں

شیعہ نے حضرت رسول خدا پر اپنے متعہ کے حلال کرنے کے لئے زنا کا بہتان قائم کیا۔ اول کہہ دیا کہ ہر ایک عورت بغیر نکاح کے حضرت پر حلال تھی۔ جو کہ اپنے آپ کو بخشدے۔ دوم کہہ دیا کہ بغیر مہر کے ہر ایک عورت حضرت کے لئے حلال تھی۔ جو اپنے آپ کو بخشدے صـ۲۰۹-۲۱۰

برہان شیعہ

کاش کہ ملاں صاحب قرآن شریف و تفاسیر و احادیث سنیہ سے واقف ہوتے۔ تو یہ لایعنی اعتراضات نہ کرتے اور اپنے ہم مذہب وہم خیال لوگوں میں شرمندہ نہ ہوتے۔

۱۔ بہ حوالہ بخاری کتاب الطلاق حالات جونیہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے صرف اس سے ہبہ۔ تن بخشی کے واسطے فرمایا تھا۔ وہاں نہ مہر کا ذکر تھا نہ نکاح کا۔ کیونکہ آپ اکیلے باغ میں بلا گواہاں تھے۔ مگر اس عورت نے دہائی مچائی۔ کیا وہ زنا تھا یا متعہ۔

۲۔ جناب بی بی زینب مطلقہ زید غلام کا نکاح کس نے پڑھا تھا اور کتنا حق مہر ادا ہوا۔ روضۃ الاحباب جلد اول صـ۴۱۶ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ پر ہے مرویست کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اذن بخانہ زینت رفت درحالیکہ وے سر برہنہ بود وگفت یا رسول اللہ بے خطبہ و بے گواہ فرمود اللہ الزوج وجبرئیل الشاہد وطعام ولیمہ ترتیب نمود (مناہج النبوۃ جلد۲ صـ۵۹۶ ۔

۳۔ بی بی میمونہ کا نکاح کس نے پڑھا تھا۔ اور اس کا حق مہر کتنا ادا ہوا سنی ملاں صاحب میمونہ وہ مستورہ ہے جس نے اپنی ذات کو پیغمبر خدا کو بخشدیا۔ جب اسکی خواستگاری کی خبر حضرت کی طرف سے اس کے نزدیک لے گئے اس وقت

ایک شتر پر سوار تھی بولی شتر اور جو کچھ شتر پر ہے خدا اور اس کے رسول کا ہے۔ یہ آیۃ نازل ہوئی۔ وامراۃ مومنۃ وھبت نفسھا للنبی الاخرۃ (منھاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم صہ ۴۷۶ مطبع نول کشور و روضۃ الاحباب جلد ا۔ صہ ۴۲۵۔ خصائص کبری سیوطی صہ ۲۷۶ جلد دوم۔

۴۔ ہبہ یا تن بخشی سے مراد عدم الزام مہر ہے! اس کا قرآن شریف میں اس طرح ثبوت ہے۔ قال اللہ تعالی۔ وَامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان ینکحھا خالصۃً لک من دون المومنین (پ ۲۲۔ احزاب ع ۵) اور ایمان والی عورت اگر بخشدے تو یعنی بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے اگر ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اس کو خالص واسطے تیرے یعنی واسطے اپنے سوائے مسلمانوں کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین ۔ نذیر احمد)

۵۔ بی بی صفیہ بنت حی بن اخطب کا نکاح کب پڑھا گیا۔ اور کتنا مہر تھا۔ جواب مستند کتب سے دینا۔ نتیجہ اخرج البیھقی عن ابی سعید قال لا نکاح الا بولی وسمہ دو مھر الا ما کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (خصائص کبری صہ ۲۴۵ جلد دوم

ب۔ جواز متعہ و تقیہ پر مذہب شیعہ کی طرف سے آئمہ مذاہب سنی و اظہار حقیت وا موعظہ تقیہ پر ہو۔

بہتان سنی۔ اگر حضرت علی نہ ہوتے۔ تو حضرت رسول خدا کی نبوت ہرگز ظاہر نہ ہوتی صہ ۲۱۴

برہان شیعہ۔ تفسیر معالم التنزیل میں ہے نہ استقام الاسلام بہ سیفہ دفتح، حضرت علی علیہ السلام کی تلوار سے اسلام کو تقویت پہنچی جناب علی علیہ السلام سپہ سالار لشکر سید احمد مختار صلعم تھے۔ انکی تلوار ذوالفقار سے کفار فی النار ہوئے اور وہ ہمیشہ مدد گار رہے اور دین محمد ہی صلعم کو چمکایا۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا علی منی وانا منہ (مشکوۃ باب مناقب علی) علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ جس طرح حضرت ہارون مدد و غمگسار حضرت موسیٰ کے تھے اسی طرح جناب علی المرتضیٰ وفادار جان نثار سید الابرار تھے۔ جن کی شان میں آنحضرت نے فرمایا۔ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعد ی (بخاری باب مناقب علی) ۵ نعم ما قیل

گر نہ بودے دست حیدر ذوالفقار ۔۔۔ کے بودے اللہ اکبر آشکار

ج۔ حضرت عمر کا جناب بی بی پاک کے گھر پر آگ اور لکڑی لیجانا اور دھمکانا

دیکھو آئینہ مذہب سنی۔ و رسالہ النار الحاطمہ۔

زہر خورانی

بہتان سنی ملاں۔ حضرت عائشہؓ اور حفصہ نے حضرت رسول خداؐ کو زہر دے کر شہید کیا۔ ایسی روایات کتب شیعہ میں امام جعفر صادقؑ سے بہت موجود ہیں۔ لیکن ان کا الزام رسول خدا پر صادق آتا ہے۔ کیونکہ اول ایسی جانی دشمن بیویوں سے نکاح کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ دوم طلاق دے کر علیحدہ کرنا لازم الملزوم تھا۔ (بہتان شیعہ صد ۲۲۲)

برہان شیعہ

بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے مجمل حالات لکھے جا چکے ہیں زیادہ دیکھو آئینہ مذہب سنی و ہفوات المسلمین۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں ہم نے جناب رسول اللہ صلعم کے مرض موت میں منہ میں دوا ڈالی۔ اور جناب رسول اکرم دوا نہ دینے کا اشارہ فرماتے رہے۔ ہم یہ سمجھے کہ جیسے ہر مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے مگر جب جنابؐ کو ہوش آیا تو ہم سے کہا کہ کیا میں نے تمہیں دوا نہ دینے کا اشارہ نہیں کیا تھا۔ ہم نے کہا جیسے ہر مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے آپ کو بھی ہوگی) پس جناب رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔ کہ جس قدر گھر میں ہیں ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے۔ میں دیکھتا ہوں مگر عباس کو نہ دینا۔ کہ وہ اس وقت موجود نہ تھے (بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب اللدود مطبوعہ مصر۔ روضۃ الاحباب جلد اول صد ۳۹۱)

یہ معاملہ زہر خورانی رسول مقبول صلعم پر کافی روشنی ڈالتا ہے کہ جناب نے کیوں سوائے حضرت عباس کے باقی سب کو دوا پینے کے واسطے حکم فرمایا۔ جناب کو کیا شک تھا کیا بی بی عائشہ نے دوا میں یا اپنے شوہر کا وہم مٹایا۔ یا حفصہ یا گھر والوں میں سے کسی اور کو وہ دوا پلائی۔ پس یقیناً اس دوا میں زہر تھا۔ اور دونوں بی بیوں کو اس دوا کے زہریلے ہونے کا علم تھا۔ اگر خود پیتیں تو ماری جاتیں اگر کسی اور کو پلاتیں تو فضیحت بھی ہوتی اور راز بھی کھلتا (ہفوات المسلمین صد ۱۱۲) حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ نے اپنی جانی دشمن بیبیوں سے کیوں نکاح کیا۔ اور ان کافرہ عورتوں کو کیوں طلاق نہ دی۔ بی بی حفصہ کو ایک دفعہ طلاق رجعی دیگئی (روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ) اوائل نکاح میں ہر دو بی بیاں اس طرح سازش کرنیوالیاں تھیں۔ بعدہ رفتہ رفتہ انکی طبیعت بگڑتی گئی۔ اور انکو سرزنش ہوتی رہی۔ اگر جناب رسول صلعم انکو طلاق دیدیتے اور وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرتیں۔

تو توہین نبوت ہے۔

بہتان سنی ملاں حضرت علیؑ پر بزدلی کا اتہام۔ حضرت فاطمہؑ پر بےحرمتی کا الزام شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ اور علیؑ پر رسول خدا کے انتقال کے بعد اصحابوں نے طرح طرح کے ظلم کئے ہیں۔ بلکہ یہ سب مظالم خصوصاً اصحاب ثلاثہ کے ذمہ لگاتے ہیں۔ اصحاب ثلاثہ کو ظالم اور غدار بنانے کے لئے ایسے ناحق بہتان بیان کرتے ہیں۔ اور دلی حسد کے سبب سے اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ کہ حضرت علیؑ شیر خدا اور حضرت فاطمہ زہرا لخت جگر رسول مصطفےٰ کی ایسی روایت کے بیان کرنے سے بےحرمتی ہو گی۔ سیف حسینی شیعہ صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے کہ آگ لے کر جناب فاطمہ کے گھر پر چڑھ آئے۔ اور اس گھر کو آگ لگا دی صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے کہ ابوبکر و عمر نے ناحق خلافت کا حق حضرت علیؑ سے چھین لیا۔ اور حضرت فاطمہؑ کے گھر کو آگ لگائی۔ اور پہلو پر دروازہ گرا دیا۔ اس ضرب سے پسلی ٹوٹ گئی۔ اور حمل ساقط ہوا صفحہ ۹۶۔ جب حضرت علیؑ نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کیا۔ تو عمر نے کہا کہ ہم تمہاری گردن تن سے جدا کر دیں گے۔ خلاصۃ المصائب صفحہ ۱۶۶ باغ فدک چھینا گیا۔ اور حضرت علیؑ کے گلے مبارک میں رسی باندھی گئی۔ قرآن شریف کی بےحرمتی سے جلایا گیا۔ اور سب کی بےحرمتی حضرت علیؑ کے روبرو ہوتی رہی اور اپنے معجزات اور بہادری سے کچھ کام نہ لیا۔ اور معجزہ اور بہادری کی دونوں طاقتیں چھوڑ دینا۔ بھلا انکے پاس موجود ہونے کا کیا فائدہ۔ خلاصہ از صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۳

برہان شیعہ یہ تمام واقعات کتب صحاح ستہ و تواریخ معتبرہ اہلسنت میں موجود ہیں۔ صرف ملاں صاحب کی کم علمی اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کتب مناظرہ سے نقل کر کے اپنے مریدوں کے خوش کرنے کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے۔ ان اعتراضات کے جوابات مذہب شیعہ کی طرف سے سینکڑوں دفعہ دئے گئے۔

واقعات مصائب حقیقی واقعات کا بیان کرنا نہ کوئی الزام ہے اور نہ ہی بےحرمتی کا اتہام۔ قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں سینکڑوں واقعات موجود ہیں جو ظاہراً بےحرمتی کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ مگر دراصل وہ مظلوم اور صابر اور حقدار کی مظلومیت۔ صبر اور حقانیت کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسے قصہ افک بی بی عائشہ

کہ جناب بی بی صاحبہ کو صحابہ کبار اور منافقین نے جھوٹی تہمت زناء لگائی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انکی عفت ظاہر کر دی۔

ب۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کفار و مشرکین نے ۹۵۰ سال تک طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالدیا حضرت موسیٰ علیہ السلام جلاوطن ہوئے۔ اور چالیس سال اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیکر جنگل میں پھرتے رہے۔ آپ پر زناء کی تہمت لگائی گئی۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام کا سر مبارک کاٹ کر یہودی بادشاہ کے روبرو رکھا گیا۔ حضرت دانیال شیر کے آگے ڈالے گئے۔ گرم ستون کیساتھ باندھے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی گئی۔ ان کو کانٹوں کا تاج پہنایا گیا۔ سب و شتم کیا گیا۔ اور صلیب پر لٹکایا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انکو صلیبی لعنت کی موت سے بچا لیا۔ حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالا گیا۔ غلام بنا کر بیچا گیا۔ اور جیل خانہ میں قید رہے۔ حضرت زکریا پر آرہ چلایا گیا۔ سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار و مشرکین عرب نے سینکڑوں تکالیف پہنچائیں۔

الف۔ ایک دفعہ جناب کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور آپ کی پیٹھ پر رکھدی آپنے اپنا سر نہیں اُٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی آئیں۔ اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی۔ اس کے لئے بددعا کرنے لگیں (بخاری کتاب المناقب باب مالقی النبی صلعم و اصحابہ من المشرکین پ۱۵ صد ۳۳ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ آنحضرت صلعم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ملعون آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا (بخاری کتاب المناقب پ۱۵ صد ۳۴)

ج۔ ابولہب نے دونوں ہاتھوں سے پتھر اٹھایا۔ کہ حضرت صلعم پر پھینک مارے اور ہلاک کرے (قرآن شریف) تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی صد ۶۵۴۔ سورہ تبت) طائف کے لوگوں نے آپ کو پتھر مارے۔ ایک پتھر آپ کی ایڑی مبارک میں لگا۔ اور آپ زخمی ہو گئے۔

د۔ حمالۃ الحطب ام جمیل کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس میں تھا۔ وہ دن کو کانٹوں کے گٹھے تنکوں کے بوجھ جمع کرتی اور رات بولاتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں ڈال دیتی تاکہ دامن مبارک میں کانٹا اٹکے یا آپ کے پائے نازک میں گڑ جائے۔ (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی صد ۶۵۴)

ہ۔ ایک دفعہ آپ راہ میں جا رہے تھے۔ ایک مشقی نے آ کر فرق مبارک پر خاک ڈال دی۔ اسی حالت میں آپ گھر میں تشریف لائے۔ آپ کی صاحبزادی (جناب فاطمۃ الزہرا) نے دیکھا۔ تو پانی لے کر آئیں۔ آپ کا سر دھوتی تھیں اور جوش محبت سے روتی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا جان پدر رو نہیں۔ خدا تیرے باپ کو بچالے گا (سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی حصہ اول صد ۱۸۲)

و۔ محرم ۷ نبوی سے تین سال تک شعب ابی طالب میں بنو ہاشم نے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا۔ بچے بھوک کے مارے روتے تھے۔ تو باہر آواز آتی تھی۔ قریش سن سن کر خوش ہوتے (ایضاً)

ز۔ کفار و مشرکین کے خوف سے جناب رسول اللہ صلعم تین روز غار ثور میں چھپے رہے (قرآن)

ح۔ جنگ احد میں آپ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا۔ اور بیچ کا دانت اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑا گیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؑ اس کو بند کرتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا۔ کہ خون تو اور بڑھ رہا ہے۔ تو انہوں نے بورئے کا ٹکڑا لیا۔ اس کو جلا کر راکھ کیا۔ پھر وہ زخم میں بھر دیا۔ تب خون تھم گیا (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب لبس البیضہ ۲۴)

ط۔ صحابہ کبار پر ظلم۔ بہر حال قریش نے جور و ظلم کے عبرت انگیز کارنامے شروع کئے۔ جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی تو وہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے۔ عرب کی تیز دھوپ ریتلی زمین کو دوپہر کے وقت جلتا توا بنا دیتی ہے۔ وہ ان غریبوں کو اس توے پر لٹاتے۔ چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔ کہ کروٹ نہ بدلنے پائیں۔ بدن پر گرم بالو بچھاتے۔ لوہے کو آگ پر گرم کر کے اس سے داغتے پانی میں ڈبکیاں دیتے۔ حضرت جناب۔ حضرت بلال۔ حضرت عمار بن یاسر حضرت سمیہ والدہ حضرت عمار ابو جہل کے

برچھا سے شہید ہوئیں۔ کہ انکو زیر ناف لگا تھا۔ اور حضرت حبیب رومی وغیرہ نے زیادہ ظلم برداشت کئے (سیرۃ النبی شبلی نعمانی صفحہ ۱۶۸)

ی۔ لبنیہ یہ بیچاری ایک کنیز تھی۔ حضرت عمر اس بیکس کو مارتے مارتے تھک جاتے۔ تو کہتے کہ میں نے تجھ کو رحم کی خاطر نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ کہ تھک گیا ہوں وہ نہایت استقلال سے جواب دیتیں۔ اگر تم اسلام نہ لاؤ گے تو خدا اس کا انتقام لے گا (سیرۃ النبی شبلی نعمانی صفحہ ۱۶۹)

ک۔ حضرت ابوذر غفاری بوسیلہ حضرت علیؓ مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلعم نے اُن سے فرمایا۔ اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کر تا رہ جب تک تجھ کو میری خبر پہنچے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کی عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہدوں گا۔ وہ نکلتے مسجد حرام میں آ کر بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ قریش کے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے۔ انکو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا۔ اسوقت حضرت عباسؓ آن پہونچے۔ اور ابوذر پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے۔ ارے یارو کیا غضب کرتے ہو غفار کی قوم کا ہے۔ تم جو سوداگری کے لئے جایا کرتے ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے یہ کہکر حضرت عباسؓ نے انکو چھڑا دیا (بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ پ ۱۵ صفحہ ۳۶)

الغرض۔ ان چند صحیح واقعات کو کتب اہلسنت سے لکھ کر ملاں صاحب سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہ تمام انبیا وکرام و سیدنا محمد رسول اللہ خیر الانام و صحابہ عظام پر بزدلی کا اتہام والزام نہیں کیا شیعوں نے ایسی روایات سے بے حرمتی و بے عزتی تو نہیں کی۔ میں حیران ہوں ایسی بے عزتی سے تو موت بہتر تھی۔ کوئی بشر اس سے بڑھ کر بے عزتی اور طرح طرح کی ذلت اپنے لئے اختیار نہیں کرتا۔ جب کہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام مبعوث من جانب اللہ تھے۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت و مدد انکے ہمراہ تھی۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلعم کی مدد کے واسطے پانچ ہزار فرشتے پہنچے۔ آپ کو معجزات و شجاعت و بہادری بھی دی گئی تھی۔ تو مصائب و تکالیف مکہ معظمہ میں یہ سب طاقتیں کہاں گئیں۔ بھلا انکے پاس موجود ہونے کا کیا فائدہ۔ اور وہ طاقتیں کس روز کے

لیئے رکھ چھوڑی تھیں۔ کیوں نہ کفار عرب سے فوراً انتقام لیا گیا۔ جو جواب مُلّاں صاحب اس کا دیں گے۔ وہی جواب ہمارا سمجھ لیں۔ کیونکہ جناب علی علیہ السلام منہاج النبوۃ کے تابع تھے۔

ل۔ احراق باب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا کا ثبوت پچیس کتب اہلسنت والجماعت میں موجود ہے۔ شیعہ اپنی طرف سے کوئی روایت جھوٹی پیش نہیں کرتے۔ دیکھو موعظہ حسنہ۔ آئینہ مذہب سنی۔ ثبوت خلافت بار اوّل۔ النار الحاطمہ۔ آپ کے عدم واقفیت یا تجاہل عارفانہ کا نتیجہ ہے۔ کہ ایک مشہور و متواتر واقعہ سے چشم پوشی کرتے ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں۔

م۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کو جب اپنی حین حیات میں کسی جگہ کسی موقعہ پر بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خلیفہ و جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا۔ تو یہ موجودگی استحقاق خلافت و اعلان ولیعہدی بروز خم غدیر جناب علی علیہ السلام کے حضرات اصحاب ثلاثہ کا خلافت میں کونسا حق تھا۔ اور کن فضائل روحانی و جسمانی میں وہ جناب امیر علیہ السلام سے افضل تھے۔

ن۔ حضرت عمر کا آگ لگانا اور پہلو میں دروازہ گرانا اور حمل کا ساقط ہونا کوئی بے بنیاد بات نہیں۔ ملل و نحل شہرستانی نے اس کو لکھا ہے اور معارج النبوۃ میں اس کا اشارہ ہے۔ اور یہ سب سنی مورخ ہیں۔

س۔ آپ کا سنی مورخ ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں لکھتا ہے۔ کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو انکار بیعت پر قتل کی دھمکی دی گئی۔

ع۔ باغ فدک چھینا گیا۔ اس پر آپ کے امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام احمد حنبل گواہ ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر نے جناب سیدۂ معصومہ کو باغ فدک سے محروم کر دیا۔ اور کچھ بھی نہ دیا۔ فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ستۃ اشھر فلما توفیت دفنھا زوجھا علی لیلاً ولم یوذن بھا ابابکر وصلی علیھا (بخاری کتاب المغازی۔ پ ۱۷ صفحہ ۲۱/۲۲۔ مطبع احمدی لاہور)

حضرت فاطمہ کو ابوبکر پر غصہ آیا۔ اور انہوں نے ملاقات ترک کر دی اور مرنے

تک اُن سے بات نہ کی۔ وہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں۔ جب انکی وفات ہوئی۔ انکے خاوند حضرت علیؓ نے رات ہی کو انکو دفن کر دیا۔ اور حضرت ابوبکر کو انکی وفات کی خبر نہ دی۔ اور حضرت علیؓ نے اپنر نماز پڑھی۔ ف ملاں صاحب غور سے پڑھئے۔ جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کا غضب ہونا معمولی بات نہیں بخاری صاحب فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ الفاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا اغضبنی۔ جناب فاطمۃ الزہرا میری لخت جگر ہیں۔ جس نے انکو غضبناک کیا۔ اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔ ملاں صاحب جناب رسول اللہ کا غضب اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ فرمائے حضرت ابوبکر صاحب اس ایک باغ فدک کے غضب سے غضب رسول اللہ و غضب اللہ تعالیٰ میں داخل ہوئے یا نہ ہوئے۔ جناب بی بی پاک ان سے چھ ماہ تک کیوں نہ بولیں اور انکو اپنے جنازہ پر کیوں نہ آنے دیا۔

ث۔ حضرت علیؓ کے گلے مبارک میں رسّی ڈالی گئی۔ اگر یہ واقعہ ہوا ہو۔ تو کچھ عجب نہیں۔ بلکہ اسوہ رسول مقبولؐ کے عین متابعت و پیروی ہے۔ ادہر ابن ابی معیط کافر نے جناب رسول اللہ صلعم کے گلے مبارک میں کپڑا ڈال کر گھونٹا۔ اسی منہاج النبوۃ پر جناب امیرؑ کے گلے میں اکلمہ گو مسلمانوں رسول اکرم صلعم کے مریدوں نے خلافت کیواسطے رسّی ڈال دی۔ یاعلی انت منی وانا منک ولحمک لحمی ودمک دمی۔ وانفسنا وانفسکم وعلی منی وانا منہ کے فرمان کی تصدیق ہوگئی۔

ص۔ تمام مورخین اہلسنت والجماعت اور امام بخاری کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت عثمان نے جمع القرآن کے بعد تمام موجودہ قرآن شریف کے صحیفے۔ کتبے وغیرہ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے سب کو جلا ڈالنے کا حکم دیا۔ اور مروان نے حضرت حفصہ کا قرآن شریف لے کر جلا دیا (دیکھو بخاری باب فضائل القرآن و مشکوۃ باب فضائل القرآن۔ آئینہ مذہب سنی و تحریف القرآن۔

یہ اگر بہتان والزام ہے تو سنی صاحبان کا نہ مذہب شیعہ کا ؎
گلہ غیروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بہتان سُنی ملاں ۔ حضرت فاطمہ پر بے صبری کا بہتان قائم کر دیا

دیکھو تذکرۃ المعصومین ص۳۵ جب رسول خدا نے ملک فنا سے ملک بقا کی طرف حالت فرمائی
تو تمام مخلوقات خدا حضرت کے غم والم میں نوحہ کرتے تھے لیکن سب سے زیادہ حضرت فاطمہ
کی آہ وزاری و نالہ وبیقراری تھی (کتبان الشیعہ حصہ اول ص۲۳۶)

برہان شیعہ وگریۂ جناب سیدہؑ

اہلسنت کے امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب المغازی۔ باب مرض النبی صلعم ووفاتہ
پارہ اٹھارہواں ص۳۸ وص۳۹ پر جناب سیدہ معصومہ کی آہ وزاری و نالہ وبے قراری اس طرح
لکھتے ہیں:۔

عن ثابت عن انس قال لما ثقل النبی صلے اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ
فقالت فاطمۃ علیہا السلام واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد
الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس
ماواہ یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ علیہا السلام
یا انس اطابت انفسکم ان تحثو علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
التراب۔ (بخاری کتاب المغازی ص۳۸)

ثابت نے انس سے روایت کی انہوں نے کہا۔ کہ جب آنحضرت صلعم کی بیماری سخت ہو گئی
تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی حضرت فاطمہؑ نے یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ ہائے میرے باپ
پر کیسی سختی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن باقی ہے۔ اس کے بعد تیرے
باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ
کہ رونے لگیں۔ ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا۔ اے باوا آپ نے
جنت الفردوس میں ٹھکانا بنایا۔ ہائے باوا میں جبرئیلؑ کو آپ کی موت کی خبر سناتی ہوں۔
جب آپ دفن ہو چکے۔ تو حضرت فاطمہؑ نے انس سے کہا۔ تم لوگوں نے کیا گوارا
کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالو انتہی۔ صاحب مدارج النبوۃ لکھتا
ہے۔ کہ صحابہ نے عرض کی ہاں بنت رسول اللہ یا زہرا ہم بھی اسی خیال میں گرے تھے
اور اندوہناک تھے۔ لیکن کیا کریں حکم شرع شریف سے چارہ نہیں بعد اس کے حضرت
فاطمۃ الزہراؑ اپنے باپ کی قبر پر آئیں۔ ایک مٹھی خاک قبر سے لے کر اپنی دونوں
چشم گریاں پر ڈالی اور فرمایا ؎

ماذا علی من شم تربت احمدؐ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

(منہاج النبوة صفحہ ۸۲۶ نول کشور)

ماتم رسول مقبول

۱۔ جب اصحاب رسول صلعم کے دفن سے فارغ ہوئے خاک حسرت و ندامت کے اپنے حال اور وقت پر کے سر پر ڈالتے تھے اور آتش فراق سے اس محبوبؐ دو جہاں کے جلتے تھے اور گریہ وزاری کرتے تھے خصوصاً فاطمة الزہراؑ اور علی مرتضےٰ سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور بیکس اور زار و زار نالاں تھے اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے منہ کی طرف نگاہ کرتے تھے اور اپنی یتیمی پر اور انکی نامرادی پر نالاں و گریاں تھے۔ اور اس طرف سے عائشہ صدیقہ اسی حجرے میں جناب دار السرور انکا تھا۔ سو بیت احزان اپنی خانماں ہو کر شب و روز روتی تھیں۔ ہر ایک نے اہلبیت کرام اور صحابہ عظام سے ایک ایک مرثیہ اس جناب کی وفات میں مسلک نظم میں کھینچا (منہاج النبوة جلد ۲ صفحہ ۸۱۷ نول کشور)

۲۔ جناب رسول خدا صلعم کی رحلت کے بعد ایک حمار نے جسپر حضرت کبھی سواری فرماتے تھے۔ بہت حزن کیا۔ اور اس نے اپنے تئیں کنوئیں میں ڈالا اور ناقہ اس جناب کا چارہ نہیں کھاتا تھا۔ اور پانی نہ پیتا تھا۔ یہاں تک کہ مرگیا (منہاج النبوة ترجمہ مدارج النبوة جلد دوم صفحہ ۸۱۰ مطبوعہ نول کشور۔

۳۔ ملک الموت نے حضور انور کے روح کو قبض کر کے کہا واہ محمدؐ آہ یا رسول رب العالمین (روضة الاحباب جلد اول صفحہ ۳۹۵ منہاج النبوة صفحہ ۷۹۹ جلد دوم۔

۴۔ مدینہ عائشہ۔ مرویست از عائشہ صدیقہ زاری۔ میکرد و میگفت دریغ آں پیغمبرے کہ فقر بر غناء اختیار کرد۔ آں دین پرورے کہ از غم گنہگاران امت ہیچ شب تمام در بستر راحت باستراحت مشغول نشد وہرگز از میدان صبر و تحمل از محاربہ نفس فرار ننمود و پشیمان او ہرگز بمنیات التفات نمود۔ باوجود کثرت ایذا و اضرار کفار و اہل ضلال گرد ملال بر روئے باقبالش ہی نہ نشست و در انعام و افضال بر روئے ہیچ فقیر بے نوال نہ بست و دندان در ثنایاں ان بضرب سنگ دشمن شکستہ شد و بر روئے بعصابہ حوادث روزگار بستہ شد و شکم وے در دو روز متتابع از نان جو سیر نشد

(اسی کا نام نوحہ بین اور مرثیہ ہے جو بی بی عائشہ نے فرمایا ہے) روضۃ الاحباب جلد ۱ صفحہ ۲۹۵

۵۔ مرثیہ بی بی عائشہ ؓ۔ ہر ایک نے وفات رسول صلعم پر مرثیہ کہا۔

اور جناب بی بی عائشہ نے فرمایا ہے

قد کنت لی جبل اأوذ بر کنہ ۔ ۔ ۔ امشی البراح وانت کنت جناحی

والیوم اخضع الضعیف واتقی ۔ ۔ ۔ منہ وادفع ظالمی بالراحی

(روضۃ الاحباب جلد ۱ صفحہ ۲۹۵)

جزع بی بی عائشہ ۔ سر مبارک پر بالیں نہاد و برخاست در حالیکہ میزد بر روے خود (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ و صفحہ ۵۵۳) ص

۶۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت حسان بن ثابت نے کئی مرثیے فرمائے (روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۲۹۹)

۷۔ عبد اللہ بن زید انصاری جو صاحب اذان اور مستجاب الدعوات تھا۔ دعا کی کہ اے پروردگار میری چشم جہاں بین کو لیلے میں تیری حبیب کے مشاہدہ جمال بغیر آنکھ نہیں چاہتا۔ فی الحال نابینا ہوا۔ اور ایک جماعت نے غربت اور مسافرت اختیار کی اور بدوں اس سرور کے مدینے میں رہ سکے۔ (منہاج النبوۃ [illegible] جلد دوم صفحہ ۵۱۹) دیکھو نوحہ اصحاب النبی صفحہ ۱۰

۸۔ فنشیح الناس یبکون ۔ لوگ چیخ مار کر رونے لگے (بخاری کتاب المناقب پ ۱۴ صفحہ ۵)

۹۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے۔ دیکھا تو وہ رو رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا۔ کیوں روتے کیوں ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو آنحضرت کا بیٹھنا اور وعظ کرنا یاد آیا (آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) بخاری کتاب مناقب پارہ پندرہواں صفحہ ۔ المطبع احمدی لاہور)

الغرض جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیٹنا۔ رونا۔ نوحہ کرنا۔ مرثیہ پڑھنا۔ مجلس کرنے غم کرنا آثار صحابہ ہے اور جائز ہے۔ تو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کبریٰ پر آہ و بکا کس طرح ناجائز ہو سکتا ہے (زیادہ دیکھو انوار حسینی)

بہتان سنی ملاں

اب ذرا یہ بھی دیکھئے کہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ پر ایک نرالا بہتان قائم کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ بغیر غسل مسجد کے اندر داخل ہو سکتے تھے (بہتان الشیعہ صد ۲۴۳)

برہان شیعہ

ملاں صاحب یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ اور آئندہ بیجا بہتان شیعہ پر نہ لگائیں۔ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ یا علیؑ لا یحل لاحد یجنب فی ھذا المسجد غیری و غیرک۔ (رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ باب مناقب علی صد ۴۹۵) ترجمہ حضرت ابی سعید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علی کوئی سوائے میرے اور تیرے حالت جنابت میں اس مسجد سے نہیں گذر سکتا۔ یا داخل نہیں ہو سکتا۔

بہتان سنی ملاں

اب بقول شیعہ حضرت علی علیہ السلام کا بے وضو نماز پڑھانا بھی سن لیجئے۔ کتاب استبصار جلد اول صد ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے بغیر طہارت لوگوں کو نماز پڑھا دی اور وہ نماز ظہر تھی۔ پھر ان کا منادی یہ اعلان دیتا ہوا نکلا۔ کہ امیر المومنین نے بغیر طہارت کے نماز پڑھا دی ہے۔ لہذا تم لوگ نماز کا اعادہ کرو اور حاضرین کو چاہئے کہ غائبین کو اس سے مطلع کریں

برہان شیعہ

اس سے تو جناب علیؑ کا کمال اتقاء ثابت ہوتا ہے۔ کہ سہواً نماز پڑھا کر اس کا اعادہ کرا دیا گیا۔ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی سہو نہیں ہوا سنئے

۱۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وقد اقیمت الصلوٰۃ وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاہ انتظرنا ان یکبر انصرف قال علی مکانکم فمکثنا علی ھیئتنا حتی خرج الینا ینطف راسہ ماء وقد اغتسل (بخاری کتاب الاذان۔ پ ۳ صد ۴۲)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم حجرے سے باہر نماز پڑھانے کے واسطے برآمد ہوئے اور نماز کی تکبیر ہو رہی تھی۔ صفیں برابر ہو چکی تھیں۔ جب آپ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے ہم انتظار کر رہے تھے۔ کہ اب تکبیر کہتے ہیں تو آپ لوٹے اور فرمایا کہ اس جگہ ٹھہرے رہو۔ ہم اسی حال میں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ

آپ نکلے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا۔ ف معلوم ہوا۔ کہ آپ کو جنابت ہوئی تھی اور خیال نہ رہا بے غسل کئے نماز کے لئے نکل آئے جب نماز شروع کرنے کو ہی تھے۔ اس وقت یاد آیا (ترجمہ مولوی وحید الزماں محدث سنی)

۲۔ دوسری حدیث بخاری۔ عن ابی ھریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ فسوی الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فتقدم وھو جنب ثم قال علی مکانکم فرجع فاغتسل ثم خرج وراسہ یقطر ماء فصلی بھم (بخاری کتاب الاذان۔ پ۳۔ صفحہ ۱۴۲ مطبع احمدی لاہور)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی۔ لوگوں نے صفیں برابر کریں آنحضرت صلعم حجرہ شریف سے باہر نکلے۔ امامت کے لئے آگے بڑھ گئے اور آپ جنب تھے۔ پھر یاد آیا۔ فرمایا یہیں ٹھیرے رہو۔ اور لوٹ گئے غسل کیا پھر باہر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نماز پڑھادی۔

۳۔ حضرت عمر ابن الخطاب نے لوگوں کو نماز صبح پڑھائی۔ پھر اپنی زمین کی طرف گئے جو جرف میں تھی۔ پس اپنے کپڑے میں احتلام کا نشان دیکھا۔ تو کہا کہ جب سے ہم چربی کھانے لگے ہیں۔ رگیں نرم ہوگئیں ہیں۔ پھر غسل کیا اور احتلام کے نشان کو اپنے کپڑے سے دھویا اور نماز کو لوٹایا۔ ف۔ اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی انکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا۔ کشف المغطاعن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۴ سطر ۱۱۔ جناب علی علیہ السلام اور حضرت عمر کے تقوے میں فرق کریں۔ کہ جناب علیؑ نے اپنے مقتدیوں کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ مگر حضرت عمر نے حکم نہ دیا۔

بہتان سنی مُلاں

اس سے بڑھ کر شیعوں نے حضرت علیؑ پر زنا کا بہتان اپنے متعہ کے حلال کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ حضرت علیؑ زناء کو بہ نمونہ نکاح خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ فروع کافی جلد دوم صفحہ ۹۵ پر ہے کہ ایک عورت عمر کے پاس آئی۔ اس نے کہا کہ میں زناء کی گئی ہوں۔ مجھے پاک کر دیجئے۔ تو عمر نے حکم دیا کہ وہ سنگسار کر دی جائے۔ اس کی خبر حضرت علیؑ کو دی گئی۔ تو آپ نے

پوچھا کہ تو کس طرح زنا کی گئی۔ اس عورت نے کہا کہ میں جنگل گئی تھی۔ وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی۔ میں نے ایک اعرابی سے پانی مانگا۔ اس نے پانی دینے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے نفس پر قابو دوں۔ جب مجھ کو پیاس نے پریشان کر دیا۔ مجھے اپنی جان کا خوف ہوا۔ تو اس نے مجھے پانی پلا دیا۔ اور میں نے اسے اپنے نفس پر قابو دیدیا۔ پس امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ تو نکاح ہے۔ قسم ہے رب کعبہ کی ملاحظہ فرمائیے یہ نکاح متعہ سے بڑھ گیا (بہتان الشیعہ ص۲۴۵)

جواز متعہ برہان شیعہ

حالت اضطرار میں جب گناہ ہوا تو حد رجم قائم نہیں ہو سکتی تھی اور مذہب حنفی میں اگر خرچی دے کر کسی عورت سے زنا کیا جائے تو کوئی حد نہیں۔ در مختار جلد دوم ص۱۵ عربی باب الوطی میں ہے ولا حد بالزناء بالمستاجرۃ لہا للزنا۔ اور فی الحقیقت یہ صورت متعہ کی تھی۔ گو حدیث بالا میں بالصراحت مذکور نہیں۔ مگر یہ حدیث باب المتعہ فروع کافی جلد دوم میں ہے۔

اس میں فریقین کی رضامندی تھی اور پانی کے عوض میں عورت نے اپنا نفس اعرابی کو قبضہ میں دیا۔ تو اس سے ایجاب و قبول اور حق مہر ثابت ہوا۔

صحابہ آٹا اور چند کھجور پر متعہ کرتے تھے۔ اخبرنی ابو الزبیر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والرقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر حتی نہی عنہ عمر (صحیح مسلم جلد ۱ ص۴۵۱ نکاح متعہ انصاری دہلی)۔ ابو زبیر نے خبر دی اس نے جابر بن عبد اللہ سے سنا فرمایا کہ ہم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر کے زمانہ میں ایک مٹھی آٹا اور کھجور پر متعہ کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ عمر نے منع کر دیا۔

ب۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلعم کیساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں۔ ہم نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کریں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا اور اجازت دیدی کہ ہم ایک کپڑا دے کر عورت سے نکاح (متعہ) کر سکتے ہیں (بخاری کتاب التفسیر پ۱۸۔ ص۱۱۱ مترجمہ مطبع احمدی لاہور)

حضرت عبداللہ ابن عباس۔ سعید بن جبیر۔ عمران بن حصین۔ جابر۔ سلمہ۔ عبداللہ ابن مسعود۔ مغیرہ۔ عطاء۔ طاؤس۔ اسماء بنت ابوبکر متعہ کے جواز کے قائل ہیں (نووی شرح مسلم۔ کشف المغطا۔ عمدۃ القاری۔ تفسیر کبیر۔ فتح البیان۔ در منثور نیشا پوری۔ معالم التنزیل وغیرہ وغیرہ۔

بہتان سنی ملاں

پیغمبر آخر الزماں کی بیٹیوں پر شیعوں کا بہتان۔ شیعہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا کی حضرت فاطمہؑ کے سوائے اور کوئی بیٹی نہ تھی۔ باقی جو بیٹیاں اولاد رسول میں لوگ شامل کرتے ہیں۔ وہ حقیقی نہیں الخ بہتان الشیعہ صفحہ ۲۴۱ تا صفحہ ۲۴۲۔

بنات الرسول

برہان شیعہ۔ سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ ملاں صاحب اپنے قول کی خود تردید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں تذکرۃ المعصومین شیعہ صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ قبل نبوت قاسم اور رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعد نبوت طیب طاہر اور حضرت فاطمہؑ پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں لکھا ہے۔ کہ بعد نبوت کے سوائے حضرت فاطمہؑ کے اور کوئی اولاد خدیجہ سے پیدا نہیں ہوئی۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ پر لکھا ہے۔ کہ اولاد رسول خدا صلعم جو خدیجۃ الکبریٰ سے پیدا ہوئی۔ عبداللہ۔ طاہر۔ قاسم۔ زینب اور رقیہ۔ ام کلثوم و حضرت فاطمہؑ ہیں۔ اصول کافی کتاب الحجۃ باب مولد النبی صفحہ ۲۷۸ پر تحریر ہے۔ ترجمہ حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت خدیجہؑ سے نکاح کیا۔ اس وقت آپ کی عمر کچھ اوپر بیس سال کی تھی۔ لیکن چنانچہ حضرت خدیجہ سے قبل از بعثت قاسم و رقیہ۔ زینب و ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بعد از بعثت طیب و طاہر اور حضرت فاطمہؑ کی ولادت ہوئی۔ اب ان روایات شیعہ سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت رسول پاک صلعم کی چار بیٹیاں تھیں۔ بہتان الشیعہ صفحہ ۲۴۲ (۲۴۳)

پس ہر ایک منصف مزاج محقق مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ جب کتب شیعہ میں جناب سرور عالم صلعم کی چار بیٹیاں درج ہیں۔ تو مذہب شیعہ پر کیسے اعتراض یا بہتان و افترا ہو سکتا ہے۔

تحقیقی جواب۔ دختران مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بابت

شیعہ اور سنی میں اختلافی مسئلہ ہے۔ فریقین میں سے کوئی بھی صحیح روایت متفقہ نہیں بتلا سکتا۔ یوں زبان سے تو ہر ایک چار بیٹیاں بتاتا ہے۔ مگر عملاً ایک ہی صاحبزادی ثابت ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے کسی اہلسنت کی کتاب سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ حضرت زینب اور بی بی رقیہ و بی بی کلثوم آپ کے لخت جگر ہیں جیسے جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کیواسطے فرمان ہے الفاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا اغضبنی (بخاری)

دوم۔ آیت تطہیر میں سوائے جناب سیدہ معصومہؑ کے اور کوئی صاحبزادی شامل نہیں۔

سوم۔ درود شریف اللھم صل علی محمد وآل محمد میں صرف ایک صاحبزادی داخل ہے۔

چہارم۔ تمام کتب صحاح ستہ میں ایک بھی ایسی حدیث مناقب و فضائل میں نہیں۔ جو باقی تین صاحبزادیوں کی شان میں ہو۔ حالانکہ جناب سیدہ معصومہؑ کے سینکڑوں مناقب ہیں۔

پنجم۔ ابتدائے نبوت سے آخیر دم تک سوائے جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج و غم دکھ و سکھ میں اور کوئی صاحبزادی شامل نہیں رہی۔

ششم۔ جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سب سے چھوٹی صاحبزادی بتلائی جاتی ہیں۔ مگر جب انکی والدہ صاحبہ مکرمہ علیہا السلام کا انتقال ہوا تو آپ کی پرورش با تربیت باقی تین صاحبزادیوں میں کسی نے نہیں کی۔ اور باقی تین صاحبزادیاں کافروں سے اول بیاہی گئیں۔

ہفتم۔ جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کو اللہ تعالٰے نے خاتون جنت۔ خاتون قیامت سیدۃ النساء العالمین کا شرف بخشا ہے۔ مگر باقی صاحبزادیوں کیواسطے کوئی خاص امتیازی شان نہیں۔

ہشتم۔ تمام علماء کرام اہلسنت خطبۂ جمعہ میں صرف ایک ہی صاحبزادی سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کی فضیلت شمار کرکے اُن پر درود سلام بھیجتی ہیں۔

باقی صاحبزادیوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ کیا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد نہیں۔

نہم ۔ بنات الرسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی حدیث شریف سوائے اخاتون قیامت کے مروی نہیں۔

دہم ۔ آیت مباہلہ میں صرف جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم داخل ہوئیں۔ حالانکہ پاک پروردگار جل شانہٗ نے نساءنا جمع کے صیغہ سے فرمان جاری کیا۔ مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صرف ایک صاحبزادی لے گئے دیگر مستورات ازواج النبی صلعم کو ہمراہ نہ لے گئے۔ کیا جناب نبی اکرم صلعم نے اس حکم الٰہی کا مفہوم نہ سمجھا تھا۔ یا دیدہ و دانستہ حکم عدولی کر دی۔ اللہ تعالےٰ کو کیا علم نہ تھا۔ کہ باقی بیٹیاں وفات پا چکی ہیں۔ اور جمع کے صیغہ سے احکام جاری کر دیئے

شانِ توحید

بہتان ملا ۔ شیعہ ان طوفانات کے سبب اہل اسلام سے خارج ہیں (ص ۲۴۳)

برہان شیعہ ۔ آپ کے تمام طوفانات و بہتانات و افترا و کذب و غلط بیانی کا جواب کتاب اللہ و سنت سے دیا گیا۔ آپ نے اپنے تمام رسالہ میں مذہب امامیہ کے رو سے یہ ثابت نہیں کیا۔ کہ انکے عقاید مخالف اسلام ہیں۔ توحید و رسالت و امامت و قیامت کے قائل نماز روزہ حج۔ زکوۃ۔ خمس وغیرہ کے عامل اور محبت خاندان رسالت صلعم میں اہل مومنین کو کافر و خارج از اسلام سمجھنا۔ کافروں۔ بیدینوں اور نواصب و خوارج کا کام ہے فرمایئے مسلمان کی تعریف کیا ہے شرائط و معیار اسلام کیا ہیں۔ آپ کے پاس اپنی مسلمانی کے ثبوت میں کیا دلائل ہیں۔ کیا جو توحید و شان ربوبیت و شان رسالت کو نہ سمجھے اور مذہب اہلبیت رسالت و خاندان نبوت صلعم کی مخالفت میں اپنے مذاہب قیاسی جاری کرے۔ وہ مسلمان ہیں۔ فرمایئے جس مذہب اہلحدیث و اہلسنت والجماعت میں اللہ تعالےٰ کو مجسم مانا گیا ہو۔ کیا وہ موحد ہیں۔

۱۔ اللہ تعالےٰ کا پہلو ہے قیامت کو مومن اپنے پروردگار سے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب (پہلو) اس پر رکھ دیگا۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ پارہ انیسواں صفحہ ۲۴۔ سورہ ھود) مترجمہ مطبع احمدی لاہور

۲۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولیگا ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑیں گے (بخاری۔ کتاب التفسیر۔ پارہ بیسواں سورہ ن والقلم صـ۱۵)

۳۔ اللہ تعالیٰ کی انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھالے گا (پانچ انگلیاں مکمل ہوئیں انسان کی طرح) بخاری کتاب التفسیر پارہ بیسواں صـ۳ والمعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صـ۲۶۵ مطبع صدیقی لاہور)

۴۔ اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا۔ پھر فرمائے گا۔ میں بادشاہ ہوں۔ اب دوسری دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں (بخاری کتاب التفسیر باب قولہ والارض جمیعًا قبضتہ یوم القیامتہ۔ بیسواں پارہ صـ۹ مطبع احمدی لاہور صحیح مسلم جلد سادس صـ۲۶۶ ابن ماجہ جلد اول صـ۹۵ و صـ۹۳ مطبع صدیقی لاہور

۵۔ اللہ تعالیٰ کی کمر۔ اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا۔ اس وقت رحم اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پروردگار کی کمر تھام لی (بخاری کتاب التفسیر۔ الذین کفروا۔ پارہ بیسواں صـ۲۴)

۶۔ اللہ تعالیٰ کا قدم دوزخ میں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے۔ یہاں تک پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دیگا۔ اس وقت کہے گی۔ بس بس میں بھر گئی (بخاری کتاب التفسیر سورہ ق۔ صـ۳۳/۳۴ مطبع احمدی لاہور پ۲۰۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صـ۲۶۲۶ مطبع صدیقی لاہور)

۷۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومن سے سرگوشی کریگا (بخاری کتاب المظالم پ۹ صـ۶۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ۲۶۴۷

۸۔ اللہ تعالیٰ دن قیامت کو ہنس دیگا۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الکافر یقتل المسلم پارہ ۱۱ صـ۵۲۔ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ۱ صـ۸۳۔ صـ۸۹)

۹۔ اللہ تعالی ہنس بھی دیگا اور تعجب بھی کریگا ۔ (بخاری کتاب المناقب پ۱۵ ص۱۰)

۱۰۔ اللہ تعالے کا دن قیامت کو مومنین کو دیدار ہوگا (بخاری کتاب التفسیر پارہ ۱۸ ص۱۰ ربع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص۸۳ ص۸۹

۱۱۔ اللہ تعالے قیامت کے روز پہلے ادنی صورت میں (بھیس بدل کر) دیدار دیگا (بخاری کتاب التفسیر پ۱۸ ص۲۰ امطبع احمدی وتفسیر موضح القرآن سورہ ن والقلم)

۱۲۔ قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی ۔ اللہ تعالے اس کو الٹی پلٹی کردے گا اپنے ہاتھ سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ جلد سادس ص۲۶۸۹)

۱۳۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالی مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی ۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۶۳۳

۱۴۔ اللہ تعالے رات اور دن کو گنہگاروں کی توجہ کیواسطے ہاتھ پھیلاتا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۶۳۹ ۔

۱۵۔ اللہ تعالے بندہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے جب بندہ ایک بالشت بڑھتا ہے جب بندہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو اللہ تعالے ایک باع بڑھتا ہے ۔ جب بندہ ایک باع بڑھتا ہے تو اللہ تعالے اس کی طرف جلدی آتا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۵۸۸

۱۶۔ اللہ تعالی کی صورت ۔ اللہ تعالے نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ۔ اور اس کو ساٹھ گز بنایا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۷۲ ومشکوۃ کتاب الاداب ۔ باب السلام ربع ثالث ص۳۱۹)

۱۷۔ اللہ تعالے کی کرسی ۔ روز قیامت اللہ تعالے کرسی پر بیٹھیگا ۔ اور کرسی چرچر کرے گی ۔ جیسا کہ نیا چمڑا زین کا آواز کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلعم اللہ تعالے کی داہنی طرف کھڑے ہوں گے (مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا چہرہ۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا کر دیدار دے گا (مشکوٰۃ باب رویۃ اللہ۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت ایک باغ میں مجلس کریگا۔ مومنین کے روبرو گفتگو ہوگی۔ پردہ نقاب اٹھایا جائے گا۔ اور دیدار ہوگا (دیکھو مشکوٰۃ باب صفتہ الجنتہ واہلہا۔ الربع الرابع صلـ۱۶۹ امرتسری)

۲۰۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کو دنیا کی آسمان کی طرف اترتا ہے (بخاری پ ۵ صلـ۱۴ صحیح مسلم صلـ۲۵۸)

۲۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں۔ جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہو اس سے دونوں ہاتھ کی پھیلائی نزدیک ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے۔ اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صلـ۲۵۹)

۲۲۔ اللہ تعالیٰ کو روز قیامت اہل جنت دیکھیں گے کہ انکا رب اوپر سے جھانکتا ہے (سنن ابن ماجہ جلد اول صلـ۵۸)

۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی (مدارج النبوۃ باب وفات النبی)

۲۴۔ اللہ تعالیٰ بے ریش جوان ہے عرش پر ہے۔ جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے (حاشیہ بخاری پارہ نمبر ۱ صلـ۱۰۱ زیادہ دیکھو کتاب آئینہ مذہب سنی و ہفوات المسلمین)

الغرض مذہب اہلسنت کی معتبر و صحیح کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی شان و جاہ و جلال میں اس قسم کے ہفوات و بہتان و افترا موجود ہیں مسلمانو! سوچو اور انصاف سے غور کرو جس مذہب جس قوم جس ملت۔ جس دین میں نہ شان الوہیت نہ شان نبوت نہ شان صحابہ اور نہ ہی ادب و تعظیم امہات المومنین وہ مذہب کس طرح حقانیت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ سنی مسلمان یہ عقائد رکھ کر کیسے حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ کیا یہ عقائد یہود و نصاریٰ اور اہل ہنود کے نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے وہ صاحب مکان ہے مسلمانو! آؤ بناوٹی مذہب و قیاسی دین و دور از عقل و قیاس اجتہاد

کو چھوڑ و ملاں۔ مولویوں کی مکر و فریب اور ریاکاری سے منہ موڑو اصلی اور حقیقی اسلام پاک مذہب امامیہ کا محکم دامن پکڑو۔ جو یہی راہ نجات اور ابدی حیات کا وسیلہ ہے

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

اللھم صلی علے سیدنا محمد وآل سیدنا محمد

وما علینا الا البلغ المبین

راقم ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ

ذریعۃ الفلاح در اصلاح دائرہ الاصلاح

حال ہی میں ایک رسالہ بنام "حضرات روافض کا خدا سے مقابلہ" دائرۃ الاصلاح نے شائع کیا ہے۔ لہذا منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر (سابق سنی) نے نہایت موزوں اور مہذب طریقہ میں انکا دندان شکن جواب دیا ہے۔ اس رسالہ میں نہ صرف اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ بلکہ اسناد معتبرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن جلانا پھاڑنا۔ اور اس کو تیر اندازی کا تختہ مشق منانا خلفائے اہلسنت کا شیوہ رہا ہے۔ اور انکے ہاں قرآن پاک کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ صاحب کی نسبت اکابرین علمائے اہلسنت کی رائے بتائی گئی ہے کہ وہ اس کو علم قرآن وحدیث وفقہ سے بالکل بے بہرہ۔ قرآن کی بیقدری کرنیوالا۔ شرک کی جڑ لگانیوالا۔ اور خارج از اسلام فرقہ مرجیہ کا فرد جانتے تھے۔ دیگر آخر میں ایک بے بنیاد مشہور عام افواہ کا کہ "شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے" ازالہ کیا گیا ہے۔ اٹاوہ بھٹنڈہ۔ فیروز پور چھاؤنی وغیرہ میں شیعہ حفاظ کا کثیر التعداد مجمع عام میں قرآن سنانا۔ اور حفاظ اہلسنت کا انکی صحت پر مہر کرنا اور تحریری سندات عطا کرنا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔

قیمت صرف ۲ر

پتہ ملنے کا :- مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی

ضمیمہ

آئینہ مذہب حنفی

التماس ضروری و ضروری اول

اگر صاحبان شیعہ ایسے ناحق بہتان کتب اہلسنت جماعت سے ثابت کرکے اسکا جواب لکھیں یا خاکسار کو وہ نشان ثابت کریں تو یکصد روپیہ بطور انعام دیا جاوے گا۔

دبستان الشیعہ

جواب شیعہ جناب صاحب کے رسالہ کا جواب معتبر کتب اہلسنت والجماعت سے دیا گیا ہے۔ آپ کسی محقق و منصف مزاج عالم مسلمان یا آریہ یا عیسائی کو دکھا دیں اور فیصلہ کرائیں۔ شان توحید و شان رسالت پر بہتان و افترا پیشتر بخاری وغیرہ سے لکھ چکا ہوں۔ اب آپ مذہب حنفی کے مسائل فقہیہ کو بھی غور سے پڑھیے۔ حسب وعدہ ایک صد روپیہ کسی معزز و معتبر شخص کے پاس جمع کرا دیجئے اور سنتے جائیے

حضرت امام اعظم صاحب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کا نام نعمان والد صاحب کا نام ثابت بن زوطی کابلی انژاد تھے۔ جوان ہوکر کوفہ میں حماد سے علم حاصل کیا۔ ہارون الرشید کے زمانہ میں آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسف قاضی القضاۃ بغداد مقرر ہوئے۔ پھر انہیں کے انتخاب و تجویز کے موافق تمام ممالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کئے جانے لگے قاضی ابو یوسف نے اپنے اس زمانہ قضاء قدر میں مذہب حنفیہ کی اشاعت میں قابل قدر کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں تصنیف کیں اور دفتر مسائل فقہیہ مرتب کیا علامہ ابن خلکان عمار بن ابی مالک کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ کہ ابوحنیفہ کے شاگردوں میں کوئی بھی قاضی ابو یوسف کے مثل نہ تھا انہیں نے امام ابوحنیفہ اور محمد بن ابی لیلی کے اقوال کو دنیا میں شائع کیا (خطط مقریزی جلد دوم صفحہ ۳۴۳۔ تاریخ ابن خلکان تذکرہ قاضی ابو یوسف)

قاضی ابو یوسف کو اپنے مذہب کی اشاعت میں اس سے بڑی مدد ملی کہ انکا مذہب طبیعت سلطنت و مزاج تمدن سے زیادہ موافق تھا۔ لہذا چونکہ انکے مذہب کے چار عنصروں میں عنصر قیاس غالب تھا۔ اس سے بھی انکو کچھ مدد ملی ہو تو کوئی جائے تعجب نہیں۔ قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی نے بقدر دو ثلث کے مذہب ابی حنیفہ سے انکار کیا ہے یعنے انکے مجموعہ فقہ میں سے دو ثلث کو قبول نہیں کیا۔ اور خود اصلاح کی ہے۔ (منخول نسخہ قلمی بحوالہ کشف الغیا ہب عن حدوث المذاہب صـ)

امام ابو حنیفہ صاحب کو سترہ حدیثیں پہنچی ہیں (تاریخ ابن خلکان جلد اول صـ۳۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ۵) امام صاحب حدیث میں یتیم تھے۔ انکی نہ رائے کام کی ہے نہ حدیث۔ قیاس والوں کے امام ہیں۔ علماء نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظہ ہیں۔ اور حدیث میں غلطیاں کرنے والے ہیں۔ بڑے بڑے محدثین نے انسے ایک حدیث بھی نقل نہیں کی (حقیقۃ الفقہ صـ۵۲ تا صـ۵۵)

شاہ بیرس کے زمانہ ۶۶۵ھ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے آخر سلطان فرح بن برقوق نے جو اشرف چرکسیہ کہا جاتا تھا۔ اول نویں صدی میں کعبے شریف کے اندر علاوہ مصلی ابراہیمی کے چار مصلے اور قائم کردیئے۔ چار مصلے بدعت اور امر زبوں ہیں (حقیقۃ الفقہ صـ۵۲)

مذہب حنفی کے بعد یکے بعد دیگرے۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری فی زمانہ چکڑالوی۔ نیچری۔ مرزائی لاہوری۔ احمدی۔ قادیانی وغیرہ پیدا ہوتے گئے۔ مذہب حنفی کو چھوڑتے گئے اس سے فرقہ اہلحدیث سابق نام وہابی علیحدہ ہوگیا۔ مذہب حنفی چونکہ قیاسی و اجتہادی مذہب ہے۔ اس لئے اس کے ہزاروں مسائل خلاف کتاب اللہ و احادیث صحیحہ ہیں جیسے مثالاً۔

۱۔ جو صحابہ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں (ترجمہ در مختار جلد اول صـ۲۶۱ بحقیقۃ الفقہ صـ۸)

۲۔ جو اللہ کی صفات اور دیدار کے منکر ہیں وہ کافر نہیں (ترجمہ در مختار جلد ۱ صـ۲۶۱ از حقیقۃ الفقہ صـ۸)

۳۔ بے ترتیب وضو کرلے تو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد ۱ صـ۹۔ ترجمہ ہدایہ

جلد اول صـ۲۸ ترجمہ کنز صـ۱۱)

۴- جب بارش کا پانی گر ایا بہتی نہر میں داخل ہوا تو وضو ہو گیا (ترجمہ عالمگیری جلد صـ۵ ہدایہ جلد اول صـ۶)

۵- نیند (شراب) تھوڑا پکا ہوا ہو اگرچہ نشہ آور ہو تب بھی وضو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۲۸)

۶- باہم ننگے مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (مترجم درمختار جلد ا صـ۶۹) ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۱۶۔ ترجمہ ہدایہ جلد ا صـ۴۷۔ مترجمہ شرح وقایہ صـ۲۷ ترجمہ منیۃ المصلی صـ۴۷)

۷- اپنے ذکر یا دوسرے کے ذکر (آلہ تناسل) کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۱۶)

۸- زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا (ترجمہ درمختار جلد ا صـ۸۳)

۹- جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۸ ہد ۸۳۔ ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۱۹۔ منیۃ المصلی صـ۸ ترجمہ ہدایہ جلد اول صـ۴۳۔ حقیقۃ الفقہ صـ۸۳)

۱۰- اپنے دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (ترجمہ درمختار جلد ا صـ۸)

۱۱- کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۸۳)

۱۲- ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا۔ اگر لذت و حرارت نہ پائے۔ تو غسل فرض نہیں ترجمہ درمختار جلد اول صـ۸۲۔ ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۱۹۔ ترجمہ ہدایہ جلد ا صـ۴۷۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ صـ۱۹)

۱۳- بے شہوت لڑکے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں (درمختار جلد اول صـ۸۳)

۱۴- چوپایہ کے فرج یا ران میں وطی کرے اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں (ہدایہ جلد اول صـ۸۳)

۱۵۔ دہ در دہ حوض میں کتا مردہ پڑا ہو تو اس کے دوسری طرف وضو جائز نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ا صـ ۶۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۸۵)

۱۶۔ کتا بہتے پانی میں بیٹھے تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد ا صـ ۳۱۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ ۳۹)

۱۷۔ جنبی کا مستعمل پانی یعنے دھوون پاک ہے (درمختار جلد اول صـ ۷۶ ترجمہ شرح وقایہ صـ ۴۶)

۱۸۔ استنجاہ کا مستعمل پانی پاک ہے (ترجمہ ہدایہ جلد اول صـ ۱۰۵ حقیقۃ الفقہ صـ ۸۶)

۱۹۔ سور کا بال تھوڑے پانی میں گرجائے تو پانی پاک ہے (ترجمہ ہدایہ جلد ا صـ ۴۷۔ حقیقۃ الفقہ صـ ۸۶)

۲۰۔ کنوئیں میں کتا گرجائے۔ اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ ۱۰۵)

۲۱۔ جنبی نے ڈول ڈھونڈھنے کے لئے غوطہ لگایا۔ تو جنبی اور پانی دونوں پاک ہیں (ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ ۶۱)

۲۲۔ پیشاب۔ پاخانہ۔ منی۔ مذی بقدر ۳ ماشہ کپڑے کو لگ جائے۔ تو کپڑا پاک ہے۔ ترجمہ عالمگیری جلد اول صـ ۶۱۔ ترجمہ ہدایہ جلد ا صـ ۶۱۔ صـ ۲۴۵ قدوری صـ ۷ از حقیقۃ الفقہ صـ ۸۶)

۲۳۔ کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دہونا بھی ضروری نہیں ترجمہ درمختار جلد اول صـ ۳۳)

۲۴۔ کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دہوئے غسل ضروری نہیں اور وضو نہیں ٹوٹتا (عربی درمختار جلد اول صـ ۱۳)

۲۵۔ پیشاب اور خون پینا اور مردار کھانا بیمار کو جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد ۱ صـ ۲۲۴۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ ۷۸۔ حقیقۃ الفقہ صـ ۸۶)

۲۶۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ ۱۰۶۔ ترجمہ ہدایہ جلد اول صـ ۱۱۸۔ صـ ۲۲۳۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ ۱۵ و منیۃ المصلی صـ ۴۸ حقیقۃ الفقہ صـ ۸۷)

۲۷ - چمگادڑ وچوہے کا پیشاب پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۵۳۔ ترجمہ عالمگیر جلد اول صـ۱۳)

۲۸ - پاخانہ میں قرآن اگر صرف توڑ توڑ کر پڑھے تو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد چہارم صـ۲۴۳ حقیقۃ الفقہ صـ۸۸)

۲۹ - فرج کی رطوبت پاک ہے بالاتفاق جیسے پسینہ تھوک وغیرہ (ابوحنیفہ مترجم درمختار جلد ا صـ۹۳ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۲۴ حقیقۃ الفقہ صـ۸۹)

۳۰ - جس عضو پر نجاست لگی ہو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے (مترجم عالمگیری جلد اول صـ۶۱۔ منیہ صـ۵۷۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱۸ حقیقۃ الفقہ صـ۸۹)

۳۱ - خون سے الحمد (سورہ فاتحہ) ضرورتاً لکھنا جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۰۱ از حقیقۃ الفقہ صـ۸۹)

۳۲ - جو نکسیر بند نہ ہوتی ہو تو قرآن کی آیت کو خون سے پیشانی پر لکھنا جائز ہے ترجمہ عالمگیری جلد ۴ صـ۳۲۶ حقیقۃ الفقہ صـ۸۹)

۳۳ - کافر کا جوٹھا پاک ہے (مترجم درمختار جلد ا صـ۱۱۱ مترجم عالمگیری جلد ا صـ۳۲ مترجم ہدایہ جلد ا صـ۱۲۷)

۳۴ - جنبی کو قرآن لکھنا درست ہے بشرطیکہ چھوا نہ جائے (مترجم شرح وقایہ صـ۷)

۳۵ - پیاسے کو شراب پینا جائز ہے (مترجم درمختار جلد اول صـ۱۰۱ حقیقۃ الفقہ صـ۹۰)

۳۶ - جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے سے پاک ہے (ابو یوسف) مترجم درمختار جلد اول صـ۱۵۷۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ۵۶۔ جلد ۴ صـ۲۰۔ مترجم جلد اول ہدایہ صـ۲۴۳)

۳۷ - سور نجس العین نہیں (ابوحنیفہ) مترجم درمختار جلد ۴ صـ۲۷۱ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۳۸ - سور کی بیع جائز ہے (مترجم منیہ صـ۴۷ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۳۹ - اگر مسلمان نے وکیل کیا ذمی کو شراب یا سور بیچنے کے لئے تو یہ وکیل

اور یہ بیع و شرا صحیح (ابو حنیفہ، غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار جلد سوم صفحہ ۹۵)

۴۰۔ سوئر کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور اس کی بیع جائز ہے (منیۃ المصلی صفحہ ۳۴)

۴۱۔ سوئر کے بال پاک ہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد دوم صفحہ ۳۹) امام محمدؒ کے نزدیک۔

۴۲۔ سوئر یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۳)

۴۳۔ کتا نجس العین نہیں (مترجم جلد اول صفحہ ۱۰۵ عربی صفحہ ۱۶۔ مترجم عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۵۔ مترجم ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۹۴۔ صفحہ ۱۱۱ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۲)

۴۴۔ بھیگے کتے کی چھینٹوں سے اور اس کے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا (مترجم در مختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مترجم ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۲)

۴۵۔ کتے کی بیع جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۲ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۲)

۴۶۔ کتے کے بالوں کا آزار بند بنانا جائز ہے اور تکیہ بنانے میں مضائقہ نہیں۔ (مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۳ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۲)

۴۷۔ کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں (مترجم در مختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۱۲)

۴۸۔ کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے (مترجم در مختار جلد اول صفحہ ۱۰۵۔ مترجم جلد اول صفحہ ۱۱۲۔ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۲)

۴۹۔ کتے اور ہاتھی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے (مترجم در مختار جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ مترجم شرح وقایہ صفحہ ۴۷)

۵۰۔ مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھانے سے پاک ہو جاتا ہے (مترجم عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۲۔ بہشتی زیور حصہ ۱ صفحہ ۷۱)

۵۱۔ سوا سور کے حرام جانوروں پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا۔ تو اس کے کل اجزا چربی اور گوشت پاک ہے (مترجم در مختار جلد ۴ صفحہ ۲۷۰۔ مترجم ہدایہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ منیہ صفحہ ۴۸ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۹۳)

۵۲ - سوا سور کے سب کے بال پاک ہیں (مترجم درمختار جلد اول ص ۱۰۵ - حقیقۃ الفقہ ص ۹۳)

۵۳ - پٹھے مردار کے پاک ہیں (مترجم درمختار جلد اول ص ۱۰۵ - مترجم عالمگیری جلد اول ص ۳۳ - مترجم ہدایہ جلد ا ص ۱۱۳ - مترجم شرح وقایہ ص ۷۹)

۵۴ - مردار کا پستہ اور دودھ پاک ہے (مترجم درمختار جلد ا ص ۱۰۵ - مترجم عالمگیری جلد اول ص ۳۳)

۵۵ - آدمی کے کان پاک ہیں (مترجم درمختار جلد ا ص ۱۰۵)

۵۶ - اگر جانور نجاست و غیر نجاست دونوں کھاتا ہو اس طرح کہ اس کا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا ہو سور کے دودھ سے کہ اس کا گوشت تغیر نہیں ہوتا - اور جو دودھ اس کا نیست و نابود ہو جاتا ہے - اس کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا (غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار نولکشور جلد چہارم ص ۱۹۶)

۵۷ - کتا اور گدھا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد سوم ص ۱۸)

۵۸ - جو حیوان سور کے دودھ سے پالا گیا ہو - وہ حلال ہے (مترجم درمختار جلد چہارم ص ۱۹۶)

۵۹ - کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد چہارم ص ۳۲۴ مترجم ہدایہ جلد چہارم ص ۲۹۶)

۶۰ - مردار کی کھال پر قرآن لکھنا جائز [illegible] (مترجم عالمگیری جلد ۴ ص ۳۲۶)

۶۱ - سور کا شکار کرنا [illegible]

۶۲ - سوا سور کے تمام جانوروں کی کھال اور گوشت شکار کرنے سے پاک ہو جاتا ہے (شرح وقایہ ص [illegible])

۶۳ - حرام جانور کتا - بھیڑیا - گیدڑ وغیرہ [illegible] کہ ذبح کیا جاوے تو کھال اس کی پاک ہے بلا دباغت اور سوائے [illegible] سے پاک ہو جاتا ہے (فتاوی قاضیخان نولکشور جلد اول ص ۱۱)

۶۴- اذان فارسی وغیرہ ہر زبان میں جائز ہے۔ اگر لوگ سمجھ لیں۔ کہ اذان ہوتی ہے (مترجم در مختار جلد اول صـ۲۲۵ حقیقۃ الفقہ صـ۴۹)

۶۵- بسم اللہ کا منکر کافر نہیں (مترجم در مختار جلد اول صـ۲۴۹ حقیقۃ الفقہ صـ۹۵)

۶۶- سلام کیوقت قصداً پاد مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں (مترجم در مختار جلد ا صـ۲۴۵ و صـ۲۸۶۔ مترجم جلد اول صـ۴۰۵۔ مترجم شرح وقایہ صـ۱۱۵۔ کنز صـ۴۴)

۶۷- نمازی جنب آدمی یا کتا منہ بند ھالے کر نماز پڑھے تو جائز ہے۔ (مترجم در مختار جلد اول صـ۱۸۷)

۶۸- نمازی کی پیٹھ پر کتا بیٹھ جائے۔ منہ سے لعاب نہ نکلے تو مضائقہ نہیں (بہشتی زیور حصہ ۱۱ صـ۳۳)

۶۹- کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (مترجم در مختار جلد اول صـ۲۸۶)

۷۰- پرندے پر پتھر پھینکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (مترجم در مختار جلد ا صـ۲۹۳۔ مترجم عالمگیر جلد ا صـ۱۴۲)

۷۱- نماز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک رکن کے بعد ایک ایک بار لات مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (منیہ صـ۱۰۱۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۷۲- مستحق امامت وہ ہے۔ جس کی بیوی اچھی ہو (مترجم در مختار جلد ا صـ۲۵۹)

۷۳- خطبہ جمعہ بے وضو پڑھنا درست ہے (مترجم در مختار جلد ا صـ۳۸۰ ہدایہ جلد اول صـ۶۴۲)

۷۴- شروع کرنا نماز کا سوا عربی کے درست ہے۔ اگرچہ عربی جانتا ہو (مترجم در مختار جلد اول صـ۲۱۰) مترجم جلد اول صـ۲۳۱)

۷۵- ناف یا ران میں جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (مترجم در مختار جلد اول صـ۵۱۱)

۷۶- روزہ میں حلق لگانے سے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم در مختار جلد اول صـ۵۱۲ ہدایہ جلد اول صـ۵۹۳)

۷۷۔ اگر زنا کے خوف سے حلق لگا کر منی نکال دے تو توقع ہے۔ کہ وبال نہ ہو (درمختار جلد ا صفحہ ۵۱۲ مترجم)

۷۸۔ چوپایہ کے فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۵۱۲ مترجم عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۸۹۳ مترجم شرح وقایہ صفحہ ۱۸۷۔ مالابد منہ صفحہ ۶۴)

۷۹۔ مردہ عورت سے وطی کرے چھوٹی لڑکی یا بہیمہ سے وطی کی یا ران یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ کا کفارہ نہیں (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۵۱۵)

۸۰۔ منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت و مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۵۱۵)

۸۱۔ سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں (مترجم درمختار جلد اول صفحہ ۵۱۵ ہدایہ جلد اول صفحہ ۹۳۷۔ کنز الدقائق صفحہ ۹۸۔ مالابد صفحہ ۶۳۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صفحہ ۱۵)

۸۲۔ عورت نے شوہر کو مساس کیا۔ اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں (مترجم عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۸۹۳)

۸۳۔ عورتیں چپٹی لڑا دیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۲۹۲)

۸۴۔ جو روزہ میں زنا کے ڈر سے جلق لگائے یا جانور سے صحبت کرکے منی نکال دے۔ تو ثواب ہے (مترجم ہدایہ جلد ا صفحہ ۸۹۳۔ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۰۱)

۸۵۔ اغلام کرانے سے روزہ کا کفارہ نہیں (ابو حنیفہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۹۹۲ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۰۱)

۸۶۔ روزہ دار عورت یا مرد سے اغلام کرے تو کفارہ نہیں (مترجم ہدایہ جلد اول صفحہ ۹۰۳)

۸۷۔ ران وغیرہ میں جماع کرے اور انزال ہو جائے تو روزہ کا کفارہ نہیں (ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۹۰۷)

۸۸۔ مرد کا آلہ منتشر ہوا۔ اور اس نے بہ شہوت جورو کو طلب کیا۔ اس درمیان میں اس نے اپنی بیٹی کی ٹانگوں میں داخل کیا۔ تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھی تو جورو حرام نہیں۔ اگر بڑھ گئی تو جورو حرام ہے (مترجم فتاوی عالمگیری صہ۱۷۔ حقیقۃ الفقہ صہ۱۰۳)

۸۹۔ نکاح موقت (متعہ) امام زفر کے نزدیک جائز ہے شرح وقایہ صہ۲۳۸ حقیقۃ الفقہ صہ۱۰۴)

۹۰۔ شراب اور سور نکاح کے مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے (شرح وقایہ صہ۲۴۹)

۹۱۔ مرد انتہائے مغرب میں ہو اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو۔ کسی طرح انکا نکاح کر دیا گیا۔ اگر بعد تاریخ نکاح کے عورت چھ مہینہ میں بچہ جنے۔ تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا۔ حرامی نہ ہوگا۔ بابہ یہ اس مرد کی کرامت تصور کی جائے گی (مترجم درمختار جلد ۲ صہ۲۴۰۔ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۰۵)

۹۲۔ نکاح ہوگیا اور رخصت نہ ہوئی لڑکا پیدا ہوگیا۔ تو شوہر ہی کا ہے۔ حرامی نہیں (بہشتی زیور حصہ ۴ صہ۶۹۔ حقیقۃ الفقہ)

۹۳۔ میاں پردیس میں ہے۔ برسیں گذر گئیں۔ یہاں لڑکا پیدا ہوگیا۔ تو شوہر کا ہے۔ بہشتی زیور ۴ صہ۶۹)

۹۴۔ عدت میں سیاہ ماتمی لباس پہننا جائز ہے (مترجم درمختار جلد دوم صہ۲۲۹۔ حقیقۃ الفقہ)

۹۵۔ کم عمر لڑکی یا مردہ جانور سے وطی کرے تو حد نہیں (مترجم درمختار جلد دوم صہ۴۰۲)

۹۶۔ جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ۔ پھوپھی وغیرہ) ان سے نکاح کرکے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہ۔ مترجم درمختار جلد دوم صہ۴۱۴۔ مترجم عالمگیری جلد دوم صہ۶۷۔ مترجم ہدایہ جلد دوم صہ۴۵۷۔ مترجم شرح وقایہ صہ۱۴۱۔ کنز صہ۱۹۱۔ قدوری صہ۲۴۲ بہ حوالہ حقیقۃ الفقہ صہ۱۰۶۔ فتاوے

قاضی خاں جلد چہارم صٓ ۸۲۱)

۹۷۔ محرمات سے حرام جان کر کے بھی نکاح کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہ درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۴)

۹۸۔ جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو (خرچی دے کر) زنا کرے تو حد نہیں درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۶۔ عالمگیری جلد دوم صٓ ۶۷۱ کنز صٓ ۱۹۲۔ فتاوے قاضی خاں جلد چہارم صٓ ۸۲۱)

۹۹۔ اندھا۔ گونگا زنا کرے تو انپر حد نہیں (درمختار جلد دوم صٓ ۴۰۱

۱۱۰۔ خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں (درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۷ عالمگیری جلد دوم صٓ ۶۷۵۔ ہدایہ جلد دوم صٓ ۴۶۳)

۱۰۱۔ اغلام کرنے سے حد نہیں آتی (ابو حنیفہ درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۵۔ عالمگیری جلد دوم صٓ ۶۷۳ ہدایہ جلد دوم صٓ ۴۵۷۔ شرح وقایہ صٓ ۳۳۱۔ کنز صٓ ۱۹۲ا۔ قدوری صٓ ۲۲۶

۱۰۲۔ اپنی بیوی یا لونڈی سے جلق لگوالے تو نہ حد ہے نہ تعزیر (درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۵)

۱۰۳۔ کسی کی لونڈی رہن ہو۔ اور اس سے زنا کرے تو حد نہیں (درمختار جلد دوم صٓ ۴۱۲)

۱۰۴۔ جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا۔ جو اس کو حلال نہ تھی۔ پھر اس سے صحبت کی۔ تو ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صٓ ۶۶۶)

۱۰۵۔ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے۔ پوتے۔ پڑپوتے وغیرہ کی لونڈی سے زنا کرے۔ اور یہ بھی کہے۔ کہ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے حلال نہیں تو بھی اسپر حد نہیں (فتاوے قاضی خاں نولکشور۔ جلد ۴ صٓ ۸۲۔ کتاب الحدود سطر ۳)

۱۰۶۔ اگر کوئی مجوسیہ عورت سے بیاہ کرے یا اپنی سالی یا ساس سے بیاہ کرے یا خاوند والی عورت سے بیاہ کرے۔ انسے وہ فعل کرے۔ اور یہ بھی کہے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ سب مجھ پر حرام ہیں۔ لیکن ان تمام وجہوں سے ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک حد واجب نہیں (فتاوی قاضیخاں نول کشور جلد ۴ صٓ ۸۲۔ سطر ۷)

۱۰۷۔ اگر کسی نے خاوند والی عورت سے بیاہ کیا۔ پھر اس سے وطی کی۔ اگرچہ یہ کہے کہ یہ حلال نہیں۔ تو بھی ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک اس پر حد نہیں (فتاویٰ قاضی خاں جلد چہارم ص۴۲۱ نول کشور)

۱۰۸۔ اگر اپنی عورت یا لونڈی سے حیض یا نفاس میں وطی کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ (فتاویٰ قاضیخاں جلد ۴ ص۴۲۱ سطر ۷)

۱۰۹۔ اگر کوئی مرد کسی بالغ مرد سے لواط کرے تو اسے تعزیر کی جائے۔ لیکن اگر لڑکے سے کرے تو اس پر کچھ نہیں۔ فتاوے قاضی خاں جلد چہارم ص۴۲۵ سطر ۹)

۱۱۰۔ جھوٹا گواہ گذار کر بیگانی عورت کے لینے اور اس سے صحبت کرنے پر امام اعظم کے نزدیک گناہ نہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد دوم ص۳۴۵ شرح وقایہ ص۲۳۴ کنز الدقائق کلاں دہلی ص۲۵۵۔ فتاوے عالمگیری دہلی جلد ۳ ص۱۰۱)

۱۱۱۔ حد نہیں مرد غیر مکلف کے زنا کرنے سے ساتھ عورت مکلفہ کے مطابقاً نہ مرد پر نہ عورت پر اور حد نہیں اس عورت کیساتھ زنا کرنے سے جس کو زنا کیواسطے مزدوری دی گئی (غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار نول کشور جلد دوم ص۴۱۶)

۱۱۲۔ تسکین شہوت کی نیت سے مشت زنی کرنے میں گناہ نہیں (فتاوے قاضی خاں جلد اول ص۱۰۱)

۱۱۳۔ کتے کو گود میں اٹھا کر یا بغل میں دبا کر نماز پڑھنی درست ہے (مترجم در مختار جلد سوم ص۱۰۶)

۱۱۴۔ مسلمان مسلمان سے دار الحرب میں سود لے تو جائز ہے (عالمگیری جلد ۳ ص۱۹۰۔ شرح وقایہ ص۳۹۶)

۱۱۵۔ مسجد کو گوبر مٹی سے لیپنا جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد چہارم ص۳۲۱)

۱۱۶۔ مرد اپنے ذکر کو اپنی عورت کے منہ میں داخل کرے تو مکروہ ہے بعض کے نزدیک مکروہ بھی نہیں (مترجم عالمگیری جلد چہارم ص۳۵)

۱۱۷۔ زمین کو غصب کر کے مسجد بناوے تو ڈر نہیں۔ (عالمگیری جلد چہارم ص۳۶۹)

۱۱۸۔ شراب جو و سیب و شہد کی اس قدر پیے کہ نشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

(عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۲۱۴ ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۵ شرح وقایہ صفحہ ۵۵۵)

۱۱۹ - شراب چھوارے اور منقی کی حلال ہے (قدوری صفحہ ۲۳۲)

۱۲۰ - نبیذ - شہد - انجیر - گیہوں - جوار - جوا کی شراب لہو و لعب کے لئے نہ پیے تو حلال ہے (ابو حنیفہ و ابو یوسف) ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۹ - درمختار جلد چہارم صفحہ ۲۶۴ صفحہ ۲۶۵ عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ - کنز صفحہ ۳۸۶ - مالابد صفحہ ۷۱)

۱۲۱ - تحقیق یہ کہ بھنگ مباح ہے (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۶)

۱۲۲ - ضرورتاً نماز میں بچہ کو لینا جائز ہے (درمختار جلد اوّل صفحہ ۳۰۵ - عالمگیری جلد اول صفحہ ۴)

۱۲۳ - حضرت عیسےٰؑ نازل ہو کر امام ابو حنیفہ کے مذہب پر حکم کریں گے (درمختار جلد اول صفحہ ۲۴)

۱۲۴ - حضرت خضرؑ نے امام ابو حنیفہ سے تیس برس علم حاصل کیا پھر حضرت خضر سے امام قشیری نے تین برس میں علم حاصل کرکے ہزار کتابیں تصنیف کیں پھر انکو صندوق میں نہر جیحوں میں امانت رکھیں حضرت عیسےٰؑ ان کتابوں کو نکال کر عمل کریں گے (درمختار جلد اوّل صفحہ ۲۴ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۴۷)

۱۲۵ - فقہ کا سیکھنا افضل ہے - قرآن کے سیکھنے سے (درمختار جلد اوّل صفحہ ۱۴ - عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۵۹ - ہدایہ جلد اول صفحہ ۴۲۲ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۷۹)

۱۲۶ - مسلمان فاسق عام فرشتوں سے افضل ہیں (درمختار جلد ۱ صفحہ ۲۴۵)

۱۲۷ - فارسی میں اللہ بزرگ است پڑھکر ذبح کرے تو جائز ہے (عالمگیری جلد ۴ صفحہ ۲۱۱)

۱۲۸ - جو جانور کہ کھائے جاتے ہیں - انکو شراب پلائی گئی ہو پھر اسیوقت ذبح کر دیا گیا - تو حلال ہے (درمختار جلد چہارم صفحہ ۱۹۶ - عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۰۰ - ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۲۷۷)

۱۲۹ - جو کوا مردار اور دانہ کھاتا ہو وہ حلال ہے (درمختار جلد چہارم صفحہ ۱۷۷ عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۲۱۸ ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۱۶۵ - شرح وقایہ صفحہ ۵۵۴ - قدوری صفحہ ۲۳۶ مالابد منہ صفحہ ۶۹)

۱۳۰۔ چمگادڑ اور اُلّو کا گوشت حلال ہے (عالمگیری جلد چہارم ص۲۱۵ مترجم فتاویٰ ہندی۔

۱۳۱۔ آیت پر حدیث کو مقدم کرنا ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔ (شرح وقایہ ص۶۱)

۱۳۲۔ حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے (در مختار جلد اول ص۴۷۵ جلد چہارم ص۳۹۸)

۱۳۳۔ حوض میں کتا گر کر مر گیا۔ اگر تہ میں بیٹھ گیا تو وضو جائز ہے (در مختار جلد اول ص۹۹)

۱۳۴۔ شراب میں آٹے کی گوندھی ہوئی روٹی پکائی گئی۔ اگر سرکہ ڈالا جائے تو پاک ہے (در مختار جلد اول ص۱۵۸۔ عالمگیری جلد اول ص۹ حقیقۃ الفقہ ...)

۱۳۵۔ شرابیوں کے کپڑے نجس نہیں ہوتے (در مختار جلد اول ص۱۰۳ ہدایہ جلد اول ص۲۴)

۱۳۶۔ قوت حاصل کرنے کے لئے اس قدر شراب پی لینی جائز ہے کہ نشہ نہ کرے۔ ہدایہ مترجم فارسی نول کشور جلد چہارم ص۱۳۱۔ شرح وقایہ عربی نول کشور ص۳۶۴)

۱۳۷۔ شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کھانا پینا جائز ہے (ہدایہ چھاپہ مصطفائی جلد دوم ص۴۸۳)

۱۳۸۔ ضرورت کے لئے سور کے بالوں سے کام لینا اور فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ ہدایہ مطبوعہ دہلی جلد ۳ ص۲۷)

۱۳۹۔ ابو حنیفہ اور محمد صاحبان کے نزدیک سور کے بالوں سے موزے سینے جائز ہیں (تفسیر کبیر جلد دوم ص۱۳۵)

۱۴۰۔ امام مالک نے فرمایا جو ٹھا کتے اور سور کا پاک ہے (کنز الدقائق ص۱۷ حاشیہ ع۳ (منقول از کتاب حقیقۃ الفقہ المسمی بہ ضیافۃ الاحبہ مطبوعہ نامی دہلی)

نتیجہ۔ یہ ہے کہ مذہب حنفی اور اس کی حقانیت اور ... مسائل جس پر اہلسنت والجماعت کی شریعت اسلام اور ایمان کا دارومدار ہے امام اعظم ...

صاحب نے صریحاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور فرمان آئمۃ الھدیٰ اہلبیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انحراف و انکار کیا ہے اور شریعت محمدیہ صلعم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے قیاس کو مذہب بنا دیا ہے۔ مذہب حنفی سر سے لیکر پاؤں تک کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے مسلمانوں کو گمراہی اور اندھیرے میں رکھا ہوا ہے اور صراطِ مستقیم و راہِ نجات سے بہکایا ہوا ہے۔

مسلمانو! تم غور کرو اور انصاف کرو کیا یہی حقانیت اسلام ہے۔ کیا یہی روحانیت اسلام ہے۔ کیا یہی طہارت اسلام ہے کیا یہی صداقت اسلام ہے جو امام اعظم صاحب کوفی کے مذہب میں پائی جاتی ہے۔ کیا یہ مسائل وام مارگیوں کے نہیں۔ مسلمانو! موت سے پہلے تم فکر کرو۔ اور سوچو کہ اللہ کے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو کس کے سپرد کیا تھا۔ کتاب اللہ و عاترتی اھلبیتی کا فرمان موجود ہے۔ ان لوگوں نے دونوں کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس اور اجتہاد اور اجماع سے فرقہ بندی کر لی۔ اور مسلمان اصلی راستہ سے بھٹک گئے۔ مسلمانو! قیامت سر پر ہے۔ آسمانی نشانی بڑے زور وشور سے تم کو جگا رہی ہیں۔ آؤ ان تمام بناوٹی مذاہب کو چھوڑ کر پاک اور مقدس اور معصوم آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محکم دامن پکڑ لو۔ یہی سیدھا اور حقیقی نجات کا راستہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

واخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

محررہ ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر منشی جعفری جھنگ سیالوی کربلائی سابق حنفی سنی۔

تمام شد

مختصر فہرست کتب

فلسفۃ الاسلام

وہ نایاب گوہر جسے متبصر دنیا کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں وہ انمول موتی جو فلسفۂ اسلام کے خزانے میں مکنون تھا وہ اعلےٰ مضامین جو ارود وانِ پبلک کی نگاہوں سے پوشیدہ تھے۔ وہ مقدس الفاظ اور مطالب جن کی زیارت کے لئے آنکھیں ترستی تھیں۔ تحقیقات جدیدہ کا وہ خزانہ ہر شخص جس سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ معرفت کا وہ چھلکتا ہوا ساغر جس سے سرشار ہونے کی ابھی تک کوئی سبیل پیش نظر نہ تھی۔ آج زمانہ کی محفل میں کتاب ہدایت نصاب فلسفۃ الاسلام کے نام سے طبع اور شائع ہو کر گردش کر رہا ہے۔ جس کے بت شکن براہین باہرہ ساطعہ اور اصنام فگن قوانین قاہرہ قاطعہ اردوئے معلےٰ کی ملاحتوں میں ملک شادکام کئے دیتی ہیں۔ اس کا ہر ہر مسئلہ اسلام کا فلسفہ موجودہ زمانے کے فلاسفر اور طبقہ محققین کے کانوں میں گونج رہا ہے جسکے قابل عزت قدر ہونے کی یہ بین دلیل اور کافی ضمانت ہے۔ کہ کتاب مذکور نتیجہ تصنیفات و افادات اعلیحضرت رئیس الشیعہ۔ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام۔ نائب امام صدر المفسرین سلطان المحدثین محی الملت والدین۔ نباض دہر۔ فقیہ عصر حکیم الامۃ سرکار شریعتمدار جناب قبلہ وکعبہ علامہ السید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان ام ظلہ العالی ہے۔ اس حصہ اول میں نبوت۔ رسالت اور اسلام کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ اور اس کے ہر ہر مسئلہ کی گوناگوں خوبیوں کو ایسا مدلل بیان کر دیا ہے کہ ہر سلیم العقل ایک دفعہ ملاحظہ کر لینے کے بعد اسلام تسلیم کئے بغیر چین نہیں لیتا۔ جو ہماری ناچیز کوششوں سے حسن اختتام کو پہنچا ہے۔ اور یہ اسی پاک پروردگار کا تفضل و احسان ہے جس نے خاکسار کو اس قابل کیا ہے کہ اس گراں بہا تحفہ کو انکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محققین اور علم دوست طبقہ سے امید کامل ہے کہ اس جوہر بے بہا کی خریداری میں تاخیر نہ فرمائیں۔ تاکہ فوراً اس کتاب کا دوسرا حصہ جو فلسفۃ الایمان کے نام سے بالکل تیار اور مکمل ہے۔ جس میں امامت خلافت اور ایمان کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ ہے۔ جلد زیر طبع ہو کر طالبان ہدایت اور متلاشیان صراط مستقیم کی نجات کا باعث ہو سکے۔ تقطیع

۸۱/۲۲×۲۲ کے ۱۰۸ صفحات مفید اعلیٰ کاغذ پر یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہے باوجود ان تمام محاسن اور خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ ؎

رسالہ معراجیہ

جس میں معراج شریف کا عظیم الشان واقعہ اسلامی دنیا کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ میں اہمیت کا پہلو لئے ہوئے ہے چنانچہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ صاف اور صریح نص قرآنی شاہد ہے۔ اس عجیب و غریب مہتمم بالشان واقعہ کی نسبت یہ رسالہ جس میں معرفت اور حقائق کے دریا بہا دیئے گئے ہیں۔ عالیجناب سرکار شریعتمدار مولانا مولوی سید حشمت علیؒ شاہ صاحب قبلہ خیراللہ پوری مدظلہ العالی کے قلم معجز رقم کا نتیجہ ہے۔ معراج کی فلاسفی کو جن جن دلائل قاطع اور براہین ساطعہ سے قبلہ صاحب موصوف نے بیان فرمایا ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان تمام اعتراضات کی تردید جو بعض اشخاص کم فہمی سے اس واقعہ پر کیا کرتے ہیں جس خوبی اور عرقریزی سے کی گئی ہے۔ وہ ہر ایک دماغ کا کام نہیں۔ علاوہ ازیں فلک الافلاک کی کیفیت بہشت بریں کی مسرت افزا سیر۔ دوزخ کے ہولناک نظارے مظہر العجائب و مظہر الغرائب اسد اللہ الغالب کل غالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی قدر و منزلت ساکنانِ عرش کے نزدیک جو جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ملاحظہ فرمائی۔ اور جناب امیر علیہ السلام کا وصی قرار دیا جانا فرشتوں کا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا۔ اور وصی رسول کی علمی فضیلت کا رب العزت کی جانب سے تعریف۔ الغرض ایسے ایسے عجیب واقعات احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے قلمبند کئے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ ہر مومن مخلص کے علمی معلومات کے ازدیاد کا باعث اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا۔ حضرات شائقین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر مستفید ہوں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف ۴ ؎

نبوت خلافت

مولفہ جناب حاج الحرمین الشریفین ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر کربلائی جعفری سابق حنفی سنی جھنگ سیالوی۔ جس میں جناب امیر المومنین امام المتقین۔ مظہر العجائب والغرائب۔ امام المشارق والمغارب۔ نائب رسول مقبول و زوج بتول اسد

اللہ الغالب سیدنا مولانا واماما علی ابن ابی طالبؑ کی پاک ومقدس وروحانی زندگی۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ خدمات اسلامی۔ سپہ سالاری ولعیدی وجانشینی۔ خلافت بلافصل کو کتاب اللہ وکتب اہلسنت وقانون قدرت سے محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت صرف فی جلد عگار

آفتاب خلافت

جس میں مؤلف نے انیس علمائے اہلسنت وچار مورخین یورپ کی معتبر کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا وزیر اور خلیفہ مقرر کر کے بنی ہاشم کو حکم دیا۔ کہ اس کی اطاعت کرو۔ اور بائیس علمائے معتبرین اہلسنت جو کہ نزول آیہ مبارکہ۔ یا ایھا الرسول بلغ الخ کے میدان غدیر میں ناقل اور قائل ہیں۔ ان کے منقولات سے خلافت بلافصل مولا علی کو حق کر کے دکھایا ہے قیمت صرف ۴ر

رسالہ آئینہ مذہب سنی

مولفہ جناب ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر کربلائی جعفری سابق حنفی سنی جھنگ سیالوی۔

جس میں مذہب سنی کی نہایت ہی معتبر کتب صحاح ستہ سے عموماً اور صحیح بخاری سے خصوصاً ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت نے مذہب اسلام کو بدنام کیا ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ کو ایک معمولی انسان خیال کر کے مجسم قرار دیا ہے۔ اور اس کو مکار فریبی وگمراہ کرنے والا کہا گیا ہے۔

نیز جناب رسول خدا صلعم کی شان رسالت میں سخت بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔ اہلبیت عظام کی سخت توہین کی ہے اور جو نماز فرقہ اہلسنت حنفی المذہب پڑھ رہا ہے وہ ناقص اور غیر مکمل ہے۔ دیگر یہ بھی ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سنی مذہب بناوٹی قیاسی۔ اور اجتہادی ملاں مولویوں کا بنایا ہوا ہے۔ غرض کہ مؤلف نے اس میں اصولی بحث کر کے ہمیشہ کے لئے مناظرہ شیعہ سنی کو بند کر دیا ہے رسالہ آسان اور عام فہم ہے۔ ہر ایک مومن کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے قیمت صرف ۱۰ر

یہ وہ موعظہ جات ہیں جو جناب صدر المفسرین فخر المحققین علامہ سید علی الحائری صاحب قبلہ بالقابہم نے لاہور میں مختلف مقامات پر کئے

موعظہ حسنہ الملقب بہ اظہار حقیقت بجواب رسالہ اظہار حقیقت

یہ وہی پانچ گھنٹہ کی مکمل تقریر اور حکمت بھرا موعظہ حسنہ ہے۔ جو ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء بموقعہ بازار اندرون موچی دروازہ لاہور میں حضور علامہ صاحب مدظلہ نے دس ہزار مجمع عام میں مخالفین کے سات سوالوں کے جواب نہیں کی ۴۰ کتب معتمدہ سے عبارتیں پڑھکر سنائیں دوران تقریر میں کسی مخالف کو انکار کرنے کی جرات نہ ہوسکی۔ بلکہ انکے عالموں کو اپنے مواعظ میں آج مجبوراً ان مسائل کا علی الاعلان اقرار کرنا پڑا۔ موعظہ حسنہ کے ہر دلعزیز ہونے کی اس سے بہتر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ میں دو ہزار کی تعداد میں فروخت ہوگیا۔ اب ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء کو ایک ہزار کی تعداد میں دوسرا ایڈیشن چھاپنا پڑا۔ قیمت فی کاپی ۶/

موعظہ غدیریہ

یہ وہی تین گھنٹہ کی معرکتہ الآرا تقریر موعظہ غدیر ہے۔ جو ۱۸ ماہ ذیحجۃ الحرام کو جناب قبلہ و کعبہ علامہ صاحب دام ظلہ نے تقریباً پانچہزار کے مجمع عام میں اس حدیث غدیر بیان فرماتے ہوئے معتبر و مستند کتب اہلسنت کی عبارتیں پڑھکر سنائیں اور تبلیغ رسالت غدیر خم کا نقشہ دکھا کر قلوب مخالفین پر ہمیشہ کے لئے کبھی نہ ٹوٹنے والی مہر لگادی۔ قیمت فی جلد ۵/

موعظہ مباہلہ

یہ وہی معرکتہ الآرا موعظہ مباہلہ ہے جو ۲۴ ذیحجۃ الحرام کو حضور فیض گنجور حضرت علامہ صاحب دام ظلہ نے موضوع مباہلہ پر جامع نکات عجیبہ بیان فرماتے ہوئے ضمناً مخالفین خلافت حقہ کی رگ حیات کو کچھ ایسی طرح کچل ڈالا کہ تازیست اب ہنگامہ آرائی کی ان میں جرأت ہی پیدا نہ ہوسکے گی قیمت ۵/